Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly
BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 7

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

18 / جمادی الاوّل 1438 ہجری قمری　16 تبلیغ 1396 ہجری شمسی　16 / فروری 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 10 / فروری 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

خواجہ غلام فرید صاحب اپنی کتاب اشارات فریدی میں جا بجا میری تصدیق فرماتے ہیں

اہل فقر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن کو بذریعہ خواب یا کشف یا الہام پتا ملتا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں، پس چونکہ خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العلم کی طرح پاک باطن تھے اسلئے خدا نے اُن پر میری سچائی کی حقیقت کھول دی

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۱۹۔ انیسواں نشان یہ ہے کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو نواب بہاولپور کے پیر تھے میری تصدیق کے لئے ایک خواب دیکھا جس کی بنا پر میری محبت خدا تعالیٰ نے اُن کے دل میں ڈال دی اور اسی بنا پر کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے ملفوظات ہیں جا بجا خواجہ صاحب موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں۔ اہل فقر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن کو بذریعہ خواب یا کشف یا الہام پتا ملتا ہے اسپر ایمان لاتے ہیں۔ پس چونکہ خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العلم کی طرح پاک باطن تھے اس لئے خدا نے اُن پر میری سچائی کی حقیقت کھول دی اور کئی مولوی جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا مکذب بنانے کے لئے آپ کے گاؤں میں پہنچے جیسا کہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کئے ہیں اور بعض غزنویوں کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا مگر آپ نے کسی کی بھی پروا نہیں کی اور ان خشک مُلّاؤں کو ایسے دندان شکن جواب دیئے کہ وہ ساکت ہو گئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کا خاتمہ مصدق ہونے کی حالت میں ہوا۔ چنانچہ وہ خطوط جو آپ نے میری طرف لکھے اُن سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کس قدر میری محبت اُن کے دل میں ڈال دی تھی اور کس قدر اپنے فضل سے میرے بارہ میں اُن کو معرفت بخش دی تھی۔ خواجہ صاحب نے اپنی کتاب اشارات فریدی میں مخالفوں کے حملوں کا جا بجا جواب دیا ہے جیسا کہ ایک جگہ اشارات فریدی میں لکھا ہے کہ کسی نے خواجہ صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کی کہ آتھم میعاد کے بعد مرا۔ انہوں نے میرا نام لے کر فرمایا کہ اس بات کی کیا پروا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آتھم اُنہیں کے نفس سے مرا ہے یعنی انہیں کی توجہ اور عقد ہمت نے آتھم کا خاتمہ کر دیا۔[1] اور کسی نے میری نسبت آپ کو کہا کہ ہم اُن کو مہدی معہود کیونکر مان لیں کیونکہ مہدی موعود کی ساری علامتیں جو حدیثوں میں لکھی ہیں اُن میں پائی نہیں جاتیں۔ تب خواجہ صاحب اس کلمہ پر ناراض ہوئے اور فرمایا کہ یہ تو کہو کہ تمام قرار دادہ نشان جو لوگوں نے پہلے سے سمجھ رکھے تھے کس نبی یا رسول میں سب کے سب پائے گئے اگر ایسا وقوع میں آتا تو کیوں بعض کافر رہتے اور بعض ایمان لاتے۔ یہی سنّت اللہ ہے کہ جو جو علامتیں پیشگوئیوں میں کسی آنے والے نبی کے بارہ میں لکھی جاتی ہیں وہ تمام باتیں اپنے ظاہری الفاظ کے ساتھ ہرگز پوری نہیں ہوتیں بعض جگہ استعارات ہوتے ہیں بعض جگہ خود اپنی سمجھ میں فرق پڑ جاتا ہے اور بعض جگہ پرانی باتوں میں کچھ تحریف ہو جاتی ہے اس لئے تقویٰ کا طریق یہ ہے کہ جو باتیں پوری ہو جائیں اُن سے فائدہ اُٹھائیں اور وقت اور ضرورت کو مدنظر رکھیں اور اگر تمام مقرر کردہ علامتوں کو اپنی سمجھ سے مطابق کرنا ضروری ہوتا تو تمام نبیوں سے دستبردار ہونا پڑتا اور انجام اس کا بجز محرومی اور بے ایمانی کے کچھ نہ ہوتا کیونکہ کوئی بھی ایسا نبی نہیں گزرا جس پر تمام قرار دادہ علامتیں ظاہری طور پر صادق آ گئی ہوں۔ کوئی نہ کوئی کسر رہ گئی ہے۔ یہودی پہلے مسیح کی نسبت یعنی حضرت عیسیٰ کی نسبت کہتے تھے کہ وہ اُس وقت آئے گا کہ جب پہلے اس سے الیاس نبی دوبارہ زمین پر آ جائے گا۔ پس کیا الیاس آ گیا؟ ایسا ہی یہودیوں کا اِس بات پر اصرار تھا کہ آنے والا خاتم الانبیاء بنی اسرائیل میں سے ہوگا پس کیا وہ بنی اسرائیل میں سے ظاہر ہوا؟ پھر جبکہ یہودیوں کے خیال کے موافق جس پر ان کے تمام نبیوں کا اتفاق تھا خاتم الانبیاء بنی اسرائیل میں سے نہیں آیا۔ پھر اگر مہدی موعود فاطمی یا عباسی خاندان سے ظاہر نہ ہوا تو اس میں کونسی تعجب کی جگہ ہے۔ خدا کی پیشگوئی میں کئی اسرار مخفی ہوتے ہیں اور امتحان بھی منظور ہوتا ہے۔[2]

پس جبکہ یہودی اپنے خیالات پر زور دینے سے ایمان سے محروم رہے تو مسلمانوں کے لئے یہ عبرت پکڑنے کا مقام ہے کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ آخری زمانہ میں مسلمانوں میں سے بعض یہودی ہو جائیں گے یعنی یہودیوں کی عادت اختیار کریں گے اور اُن کے قدم پر چلیں گے جیسا کہ لکھا ہے کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں سے بھی زنا کیا ہوگا تو وہ بھی کرینگے۔ پس کس قدر خوف کا مقام ہے کہ اکثر یہودیوں نے صرف اِس سبب سے حضرت عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول نہیں کیا کہ اس بات کو انہوں نے اپنا فرض سمجھا کہ جب تک ساری علامتیں اور ساری نشانیاں اُن میں اپنے خیال کے موافق پوری ہوتی نہ دیکھ لیں تب تک ماننا ناجائز ہے اور آخر کفر کے گڑھے میں گر گئے اور اس بات پر اب تک اڑے رہے کہ پہلے الیاس آنا چاہیئے پھر مسیح اور خاتم الانبیاء بنی اسرائیل میں سے چاہیئے۔ غرض خواجہ غلام فرید صاحب کو خدا تعالیٰ نے یہ نور باطن عطا کیا تھا کہ وہ ایک ہی نظر میں صادق اور کاذب میں فرق کر لیتے تھے خدا اُن کو غریق رحمت کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

---

[1] میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ آتھم کی نسبت جو پیشگوئی تھی وہ اپنے مفہوم کے مطابق پوری ہو گئی۔ اگر آتھم لوگوں کے روبرو جو ساٹھ یا ستر تھے دجّال کہنے سے رجوع نہ کرتا تو اس وقت کہہ سکتے تھے کہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی مگر جبکہ آتھم نے رجوع کر لیا تھا تو ضرور تھا کہ وہ شرط کا فائدہ اُٹھاتا بلکہ اگر آتھم باوجود اس قدر رجوع کے جو اس نے اپنی عزّت اور حشمت کی کچھ پروا نہ کر کے عیسائیوں کے مجمع میں ہی رجوع کیا پھر بھی پندرہ مہینہ کے اندر مر جاتا تو خدا تعالیٰ کے وعدہ پر اعتراض ہوتا۔ تب کہہ سکتے کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی مگر اب باوجود رجوع کے پھر اعتراض کرنا اُن لوگوں کا کام ہے جن کو دین اور دیانت سے کچھ سروکار نہیں۔ ہاں جب آتھم پندرہ مہینہ کے گزرنے کے بعد شوخ چشم ہو گیا اور خدا تعالیٰ کے احسان کا شکر گزار نہ رہا تب ایک دوسری پیشگوئی کے مطابق میرے آخری اشتہار سے پندرہ مہینہ کے اندر مر گیا۔ بہر حال اس کی موت پندرہ مہینہ سے باہر نہ نکل سکی۔ چنانچہ ایک عقلمند نے باوجود عیسائی ہونے کے اقرار کیا ہے کہ آتھم کی نسبت جو پیشگوئی تھی وہ نہایت صفائی سے پوری ہو گئی اور انکار ہٹ دھرمی ہے۔ منہ

[2] حدیثوں کو خوب غور کر کے پڑھو وہ مہدی معہود کی نسبت اس قدر اختلاف رکھتی ہیں کہ گویا تناقضات کا مجموعہ ہے۔ بعض حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی فاطمی ہوگا اور بعض میں لکھا ہے کہ عباسی ہوگا اور بعض میں لکھا ہے کہ رَجُلٌ مِّنۡ اُمَّتِیۡ یعنی میری اُمّت سے ایک شخص ہوگا اور ابن ماجہ کی حدیث نے ان سب روایات پر پانی پھیر دیا ہے کیونکہ اس حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ لَا مَھۡدِیَ اِلَّا عِیۡسٰی یعنی عیسیٰ ہی مہدی ہے اسکے سوا اور کوئی مہدی نہیں۔ پھر مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔ پس جس رنگ پر پیشگوئی ظہور میں آئی اور جو کچھ حَکَمِ موعود نے فیصلہ کیا وہی صحیح ہے۔ منہ

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 215 تا 217)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

مَیں آپ کونماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور اُس کے رسول ادا کرنے کو شرائطِ بیعت میں شامل فرمایا ہے پس نماز ایک اہم اسلامی فریضہ ہے، اس کے ایسے پابند ہوجائیں کہ پھر کبھی یہ سلسلہ منقطع نہ ہو

پیغام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ فن لینڈ 2016

لندن
24.9.16

پیارے انصار بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصار اللہ فن لینڈ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔آمین۔

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔مَیں آپ کو نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں مختلف مقامات پر نماز کا حکم دیا ہے اور اس کی اہمیت اور افادیت بیان فرمائی ہے۔احادیث میں بھی نماز کے مسائل اور اس کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں۔سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک قوم مسلمان ہوئی اور انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف کردی جائے۔مگر آپ نے یہی فرمایا کہ دیکھو جس مذہب میں خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں وہ مذہب ہی کچھ نہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 614)

آپ سب انصار اللہ کے ممبر ہیں۔اس عمر میں طبعی طور پر انسان کے دل میں فکرِ آخرت پیدا ہوجاتی ہے۔اگر کوئی اس عمر میں بھی نماز سے غافل ہے تو یہ بہت فکر والی بات ہے۔نماز انسان کو اطمینانِ قلب عطا کرتی ہے۔برائیوں سے اور فحشاء سے بچاتی ہے اور روحانی ترقی عطا کرتی ہے۔یہ وہ معراج ہے جو بندے کو اللہ تعالیٰ کی رضا عطا کرتی ہے اور اس کی دنیا و عاقبت سنوارتی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔جو لوگ نمازوں کے پابند ہوتے ہیں وہ ہر پہلو سے اپنی دینی حالت بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ان میں تبلیغ کا شوق بھی پیدا ہوجاتا ہے۔وہ دینی خدمت کے کاموں میں مستعدی سے حصہ لینے لگتے ہیں۔پھر وہ ہمیشہ خلافت سے بھی اپنا تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے لئے خود بھی خلیفۂ وقت کو دعائیہ خطوط لکھتے ہیں اور اپنے اہل خانہ کو بھی اس کی اہمیت اور برکات سے آگاہ کرتے ہیں۔ایسے لوگ ایمان و اخلاص میں مسلسل ترقی کرتے رہتے ہیں اور ان پر برکتوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔پس آپ بھی ان برکتوں کے حصول کے لئے ان سب نیکیوں کو اپنائیں اور اس کی ابتدا نمازوں کی ادائیگی سے کریں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور اس کے رسول ادا کرنے کو شرائطِ بیعت میں شامل فرمایا ہے۔پس نماز ایک اہم اسلامی فریضہ ہے۔اس کے ایسے پابند ہوجائیں کہ پھر کبھی یہ سلسلہ منقطع نہ ہو۔اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

والسلام خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

نکاحوں اور شادیوں کی کامیابی کیلئے ایک دوسرے پہ اعتماد بڑا ضروری ہے

ایک دوسرے کی خاطر صبر اور برداشت ہونی چاہئے ایک دوسرے کی کمزوریوں اور خامیوں کو نظرانداز کرنا چاہئے اور اچھائیوں پر نظر رکھنی چاہئے

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 09رنومبر 2014ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ایک نکاح عزیزہ ناصرہ طاہرہ خالد بنت مکرم محمد اسلم خالد صاحب کا ہے جو عزیزم شہزاد ٹونی آدم ابن مکرم محمد اقبال صاحب (ارلز فیلڈ) کے ساتھ تیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔اور دوسرا عزیزہ حنا مریم اِخلف بنت مکرم محمد اِخلف صاحب (ہالینڈ) کا ہے جو مصطفیٰ شفقی صاحب (اٹلی) کے ساتھ چھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔بچی کے بھائی مکرم ابراہیم اِخلف صاحب بچی کے وکیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ دونوں نکاح ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور دونوں فریق، لڑکے اور لڑکیاں اس بات کو جاننے والی ہوں کہ نکاحوں اور شادیوں کی کامیابی کے لئے ایک دوسرے پہ اعتماد بڑا ضروری ہے اور دوسری بات یہ کہ ایک دوسرے کی خاطر صبر اور برداشت ہونی چاہئے۔ایک دوسرے کی کمزوریوں اور خامیوں کو نظرانداز کرنا چاہئے اور اچھائیوں پر نظر رکھنی چاہئے۔اگر یہ باتیں سامنے رہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نکاح اور شادیاں کامیاب ہوتی ہیں اور آئندہ نسلوں میں بھی اس کے نیک اثرات قائم ہوتے ہیں۔

یہ بچی (ناصرہ طاہر خالد) ننہال کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی کی اولاد میں سے ہے۔اور اسی طرح ان کے دادا بھی خادم دین تھے۔اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ بابرکت فرمائے اور بچی کو بھی اپنے نیک آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ حنا مریم اِخلف بنت محمد اِخلف صاحب (ہالینڈ) کا ہے جیسا کہ میں نے ابھی بتایا جو ابراہیم اِخلف صاحب کی بہن ہیں۔اس کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا۔اس دوران بچی کے وکیل مکرم ابراہیم اِخلف صاحب کے جواب دینے سے قبل لڑکے نے کھڑے ہو کر نکاح کو قبول کے لئے ’ہاں‘ کہنا چاہا۔جس پر حضور انور نے فرمایا:

Not you. I am asking him, not you.

اور پھر بچی کے وکیل کے قبول کرنے پر حضور انور نے لڑکے سے ایجاب و قبول کرواتے ہوئے فرمایا:

Now it is your turn. You are very much anxious and ambitious.

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ برکت فرمائے۔اب دعا کر لیں! (مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن) ☆☆

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 20رجنوری 2017، صفحہ 2)

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

All Services free of Cost

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association, USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

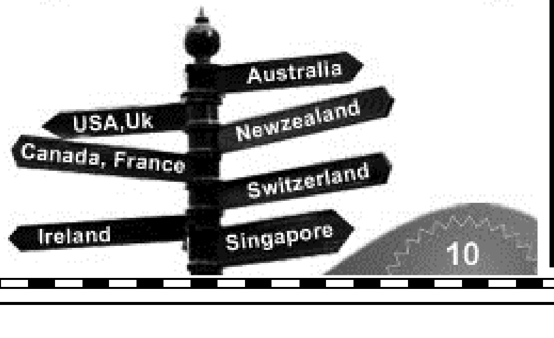

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

انتظامیہ کو ہمیشہ یادرکھنا چاہئے کہ ہر کام کے اعلیٰ نتائج پیدا کرنے کے لئے مستقل مزاجی شرط ہے۔ شروع میں تو ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو بڑے جوش سے کام شروع کرتے ہیں لیکن پھر کچھ عرصے بعد سستی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ انسانی فطرت بھی ہے۔ افراد میں سستی پیدا ہونی اتنے خطرناک نتائج پیدا نہیں کرتی گو کہ یہ بھی بہت قابل فکر بات ہے لیکن نظام میں سستی پیدا ہونا تو انتہائی خطرناک ہے۔ اگر افراد کو توجہ دلانے والا نظام ہی سست ہو جائے یا اپنے کام میں عدم دلچسپی کا اظہار کرنے لگ جائے تو پھر افراد کی اصلاح بھی مشکل ہو جاتی ہے

ذیلی تنظیمیں بھی اور جماعتی نظام بھی اپنے کام اور خاص طور پر وہ کام جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا مقصد پیدائش قرار دیا ہے اس میں ایسی منصوبہ بندی کریں اور ایسا پروگرام بنائیں کہ وقت کے ساتھ سستی اور کمزوری کی بجائے ہر دن ترقی کی طرف لے جانے والا ہو۔ ہماری عبادتوں کی ترقی ہی ہمیں کامیابیاں دلانے والی ہے پس یہ بہت اہم چیز ہے۔ تمام نظام کو اس بارے میں بہت سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ لجنہ اماء اللہ کو بھی اس بارے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے

بچوں کی نمازوں کی گھروں میں نگرانی کرنا اور انہیں نمازوں کی عادت ڈالنا اور مردوں اور نوجوانوں کو مسجدوں میں جانے کے لئے مسلسل توجہ دلاتے رہنا یہ عورتوں کا کام ہے اگر عورتیں اپنا کردار ادا کریں تو یہ غیر معمولی تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے

مَیں یہاں ایسے لوگوں کی درستی کرنا چاہتا ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ نہ ہمیں نمازوں کے متعلق کہو، نہ پوچھو کیونکہ یہ ہمارا اور خدا کا معاملہ ہے
کئی عورتوں کی شکایت آتی ہے کہ اگر ہم اپنے خاوندوں کو توجہ دلائیں تو وہ لڑنا شروع ہو جاتے ہیں
ایسے لوگوں کو میں کہتا ہوں کہ یہ بیشک بندے اور خدا کا معاملہ ہے لیکن توجہ دلانا اور پوچھنا نظام جماعت کا کام ہے۔ اسی طرح بیویوں کا بھی کام ہے بلکہ فرض ہے

جس نظام سے اپنے آپ کو منسلک کر رہے ہیں اگر وہ اپنی جماعت کا جائزہ لینے کیلئے نمازوں کی ادائیگی کے بارے میں استفسار کرتا ہے تو بجائے چِڑنے اور غصہ میں آنے کے تعاون کرنا چاہئے

نمازوں سے متعلق بعض مسائل مثلاً رفع یدین، فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر، قیام کے دوران ہاتھ کہاں باندھنے چاہئیں، تشہد میں انگلی اٹھانے، رکوع وسجود میں قرآنی دعائیں پڑھنے، رکوع میں شامل ہونے پر رکعت مکمل ہونے، قضا نماز کی صورت میں نمازوں کی ادائیگی میں ترتیب کا خیال رکھنے، نماز سے قبل و بعد سنتوں کی ادائیگی، امامت کو بطور پیشہ اپنانے، غیر احمدی امام کے پیچھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکفر ومکذب کے پیچھے نماز پڑھنے جیسے فقہی امور سے متعلق اس زمانہ کے حکم وعدل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے احباب جماعت کی رہنمائی

الجزائر میں احمدیوں کی شدید مخالفت، پولیس اور عدلیہ کی طرف سے بے انصافی اور ظالمانہ کارروائیوں کا تذکرہ اور الجزائر کے احمدیوں کے لئے خصوصی طور پر دعا کی تحریک

اللہ تعالیٰ وہاں احمدیوں کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے اور انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے
اور مخالفین اور جو دشمن اسلام ہیں، جو دشمن احمدیت ہیں وہ جو حرکتیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے شر اُن پر الٹائے اور اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان ظالموں سے اپنی پناہ میں رکھے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27 جنوری 2017ء بمطابق 27 صلح 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں میں نے نمازوں کی اہمیت اور ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کئی لوگوں کے مجھے ذاتی خط اس طرف توجہ دینے کے لئے آئے اور اپنی سستیوں پر شرمندگی کا اظہار کیا۔ کئی جگہ سے جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں سے خط آئے کہ واقعی اس معاملے میں سستی ہے۔ آئندہ سے اس طرف توجہ کا مضبوط پروگرام بنا رہے ہیں اور یہ بھی کہ انشاء اللہ آئندہ بھرپور کوشش کریں گے کہ سستیاں دور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی توفیق دے اور ہماری مساجد حقیقت میں آبادی کے بھرپور نظارے پیش کرنے والی ہوں۔ لیکن انتظامیہ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر کام کے اعلیٰ نتائج پیدا کرنے کے لئے مستقل مزاجی شرط ہے۔ شروع میں تو ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو بڑے جوش سے کام شروع کرتے ہیں لیکن پھر کچھ عرصے بعد سستی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ انسانی فطرت بھی ہے۔ افراد میں سستی پیدا ہونی اتنے خطرناک نتائج پیدا نہیں کرتی گو کہ یہ بھی بہت قابل فکر بات ہے لیکن نظام میں سستی پیدا ہونا تو انتہائی خطرناک ہے۔ اگر افراد کو توجہ دلانے والا نظام ہی سست ہو جائے یا اپنے کام میں عدم دلچسپی کا اظہار کرنے لگ جائے تو پھر افراد کی اصلاح بھی مشکل ہو جاتی ہے، اور ایک فطری تقاضے کے تحت اُن میں جو سستی پیدا ہوتی ہے اس کی اصلاح ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔

پس ذیلی تنظیمیں بھی اور جماعتی نظام بھی اپنے کام اور خاص طور پر وہ کام جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا مقصد پیدائش قرار دیا ہے اس میں ایسی منصوبہ بندی کریں اور ایسا پروگرام بنائیں کہ وقت کے ساتھ سستی اور کمزوری کی بجائے ہر دن ترقی کی طرف لے جانے والا ہو۔ ہماری عبادتوں کی ترقی ہی ہمیں کامیابیاں دلانے والی ہے۔ پس یہ بہت اہم چیز ہے۔ تمام نظام کو اس بارے میں بہت سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ لجنہ اماء اللہ کو بھی اس بارے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

بچوں کی نمازوں کی گھروں میں نگرانی کرنا اور انہیں نمازوں کی عادت ڈالنا اور مردوں اور نوجوانوں کو مسجدوں میں جانے کے لئے مسلسل توجہ دلاتے رہنا یہ عورتوں کا کام ہے۔ اگر عورتیں اپنا کردار ادا کریں تو یہ غیر معمولی تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔

اسی طرح میں یہاں ایسے لوگوں کی درستی کرنا چاہتا ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ نہ ہمیں نمازوں کے متعلق کہو، نہ پوچھو کیونکہ یہ ہمارا اور خدا کا معاملہ ہے۔ کئی عورتوں کی شکایت آتی ہے کہ اگر ہم اپنے خاوندوں کو توجہ دلائیں تو وہ لڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو میں کہتا ہوں کہ یہ بیشک بندے اور خدا کا معاملہ ہے لیکن توجہ دلانا اور پوچھنا نظام جماعت کا کام ہے۔ اسی طرح بیویوں کا بھی کام ہے بلکہ فرض ہے۔ اگر صرف اتنا ہی ہوتا کہ مرضی ہوتی یا مرضی ہوئی تو پڑھ لوں گا، نہ ہوئی تو نہیں۔ یا فجر کی نماز پر ہم گہری نیند سوتے ہیں اور دن بھر کے تھکے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے رات کو گہری نیند آتی ہے اس لئے ہمیں جگانا نہیں۔ اگر یہ مرضی پر ہوتا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیوی اور خاوند کو یہ ارشاد نہ فرماتے کہ جو نماز کے لئے پہلے جاگے وہ دوسرے کو نماز کے لئے جگائے اور اگر نہ جاگے یا سستی دکھائے تو پانی کے چھینٹے مارے۔ بعض جگہ تو آپ نے بہت زیادہ سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ گزشتہ جمعہ میں بعض احادیث مَیں نے پیش بھی کی تھیں۔ پس یہ سوچ غلط ہے کہ ہم ایسے معاملے میں آزاد ہیں۔ ہمارا اور خدا کا معاملہ ہے۔ جس نظام سے اپنے آپ کو منسلک کر رہے ہیں اگر وہ اپنی جماعت کا جائزہ لینے کے لئے نمازوں کی ادائیگی کے بارے میں استفسار کرتا ہے تو بجائے چِڑنے اور غصہ میں آنے کے تعاون کرنا چاہئے۔ ہاں اگر انسان خود نمازیں پڑھ کر پھر دنیا کو بتانے والا ہو اور بتاتا پھرے اور بڑے فخر سے بتائے کہ میں نمازیں باجماعت پڑھتا ہوں تو پھر یہ برائی ہے اور غلط ہے۔ بہرحال ہر ایک پر نمازوں کی اہمیت واضح ہونی چاہئے اور اس کے لئے اسے بڑے اہتمام سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس توجہ کے بعد اب مَیں نمازوں سے متعلق بعض باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالے سے پیش کروں گا جو عموماً فقہی مسائل سے تعلق رکھتی ہیں یا جن کے متعلق ایک احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی کہ اس کو ان پر عمل کرنا چاہئے۔ عموماً لوگ اس بارے میں استفسار بھی کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مسلمہ میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں سے لوگ آ کر شامل ہوتے ہیں۔ بعض باتیں جو وہ پہلے کرتے تھے جماعت احمدیہ کا اس پر تعامل نہیں ہوتا کیونکہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو باتیں بتائی ہیں اور ہم نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حَکم اور عدل مانا ہے تو جو آپ نے فرمایا ہم

نے اس کے مطابق کرنا ہے جبکہ وہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے بھی ثابت ہوتی ہو۔ انہی باتوں میں ایک بات رفع یدین کی ہے۔ یعنی نماز کی ہر تکبیر پر تکبیر اور ہر حرکت پر ہاتھ اٹھانا، اوپر کانوں سے لگانا اور انہی چھوٹی چھوٹی باتوں نے مسلمانوں میں فرقہ درفرقہ بندی پیدا کی ہے اور یہی نہیں بلکہ لڑائیوں تک نوبت آئی ہے۔ کفر کے فتوے ایک دوسرے پر دیتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی دوسرے فرقے کے آدمی کا جنازہ پڑھ لے تو مولوی کہتے ہیں نکاح ٹوٹ گیا۔ اور یہ صرف پرانی بات نہیں ہے بلکہ آجکل بھی یہی باتیں ہو رہی ہیں۔ گزشتہ دنوں ہندوستان کی ایک خبر تھی کہ ایک فرقے کے لوگوں نے دوسرے فرقے کے امام کے پیچھے کسی کا جنازہ پڑھ لیا تو فتویٰ آ گیا کہ نکاح ٹوٹ گیا اور پھر سارا گاؤں یا قصبہ جمع ہو کر اس مولوی کے پاس گیا اور ایک لائن لگی ہوئی ہے۔ نئے سرے سے سب کے نکاح ہو رہے ہیں۔ تو مذہب کو انہوں نے مذاق بنا لیا یا فتنہ کا ذریعہ بنا لیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو سب جھگڑوں کو ختم کرنے آئے تھے اس لئے آپ نے فرمایا کہ میں حَکَم اور عدل ہوں مجھے مانو اور اس کے حل بھی پیش فرمائے۔ جو معمولی فرق تھے کہ اگر کوئی اِس طرح بھی کر لے یا اُس طرح بھی کر لے تو ان کو آپ نے جائز بھی قرار دیا۔ چنانچہ رفع یدین کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ:

''اس میں چنداں حرج نہیں معلوم ہوتا'' (کوئی حرج نہیں) ''خواہ کوئی کرے یا نہ کرے۔ احادیث میں بھی اس کا ذکر دونوں طرح پر ہے۔ اور وہابیوں اور سنّیوں کے طریق عمل سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کیونکہ ایک تو رفع یدین کرتے ہیں اور ایک نہیں کرتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وقت رفع یدین کیا اور بعد ازاں ترک کر دیا۔'' (البدر 3 اپریل 1903ء جلد 2 نمبر 11 صفحہ 85) یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعامل نہیں رہا۔ لیکن اگر ایک وقت میں کیا اور اس کو بعض لوگ مانتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ اس میں لڑنے کی ضرورت کوئی نہیں۔ لیکن آپ نے اسی تعامل کو جاری رکھا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ عمل کیا۔

اس بارے میں ایک روایت یہ بھی ملتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مسئلہ دریافت کیا کہ حضور فاتحہ خلف الامام اور رفع یدین اور آمین کے متعلق کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ طریق حدیثوں سے ثابت ہے اور ضرور کرنا چاہئے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اس پر فرماتے ہیں کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ فاتحہ خلف امام والی بات تو حضرت صاحب سے متواتر ثابت ہے۔ یعنی نماز باجماعت ہو رہی ہو تو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا مگر رفع یدین اور آمین بالجہر والی بات کے متعلق مَیں نہیں سمجھتا کہ حضرت صاحب نے ایسا فرمایا ہو۔ کیونکہ حضور اسے ضروری سمجھتے تو لازم تھا کہ خود بھی اس پر ہمیشہ عمل کرتے مگر حضور کا دوامی عمل ثابت نہیں۔ (یعنی باقاعدگی سے آپ نے اس پر عمل نہیں کیا) بلکہ حضور کا عام عمل بھی اس کے خلاف تھا۔ آپ لکھتے ہیں کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ جب حافظ صاحب نے حضور سے سوال کیا تو چونکہ سوال میں کئی باتیں تھیں حضور نے جواب میں صرف پہلی بات کو مدّنظر رکھ کر جواب دیا۔ یعنی حضور کے جواب میں صرف فاتحہ خلف امام ہے واللہ اعلم۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم صفحہ 564 روایت نمبر 592)

اس کی تصدیق پھر آگے ایک اور روایت سے بھی ہوتی ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھنا تو ٹھیک ہے لیکن باقی نہیں۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ہی لکھتے ہیں کہ مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ اوائل میں میں سخت غیر مقلّد تھا اور رفع یدین اور آمین بالجہر کا بہت پابند تھا۔ (یعنی اونچی آواز میں آمین کہنا۔) اور حضرت صاحب کی ملاقات کے بعد بھی میں نے یہ طریق مدت تک جاری رکھا۔ عرصہ کے بعد ایک دفعہ جب میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی) تو نماز کے بعد آپ نے مجھ سے مسکرا کر فرمایا کہ میاں عبد اللہ اب تو اس سنّت پر بہت عمل ہو چکا ہے اور اشارہ رفع یدین کی طرف تھا۔ (یعنی ہر تکبیر پر ہاتھ اٹھانا۔) میاں عبد اللہ صاحب کہتے ہیں کہ اس دن سے مَیں نے رفع یدین کرنا ترک کر دیا بلکہ آمین بالجہر کہنا بھی چھوڑ دیا اور میاں عبد اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت صاحب کو کبھی رفع یدین کرتے یا آمین بالجہر کہتے نہیں سنا اور نہ کبھی بسم اللہ بالجہر پڑھتے سنا۔ (مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ) خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق عمل وہی تھا جو میاں عبد اللہ صاحب نے بیان کیا لیکن ہم احمدیوں میں حضرت صاحب کے زمانے میں بھی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی) اور آپ کے بعد بھی یہ طریق عمل رہا ہے (آج تک بھی یہ ہے) کہ ان باتوں میں کوئی ایک دوسرے پر گرفت نہیں کرتا۔ بعض آمین بالجہر کرتے ہیں۔ (اونچی آواز میں کہہ دیتے ہیں۔) بعض نہیں کہتے۔ بعض رفع یدین کرتے ہیں۔ اکثر نہیں کرتے۔ (اور اب تو بالکل نہیں کیا جاتا سوائے بعض کے جو بالکل نئے آنے والے ہیں اور اس کے عادی ہیں وہ بھی آہستہ آہستہ چھوڑ دیتے ہیں)۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ بعض بسم اللہ بالجہر پڑھتے ہیں اکثر نہیں پڑھتے۔ اور حضرت صاحب فرماتے تھے کہ دراصل یہ تمام طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں مگر جس طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے عمل کیا وہ وہی طریق ہے جس پر حضرت صاحب کا عمل تھا۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عمل تھا۔) (سیرۃ المہدی جلد اول حصہ اول صفحہ 148-147 روایت نمبر 154)

پھر ایک سوال ہوتا ہے کہ نماز میں انسان قیام میں ہاتھ باندھ کر جب کھڑا ہوتا ہے تو اُس وقت ہاتھ کہاں باندھے جائیں؟ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ مجھ سے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّل کے پاس کسی کا خط آیا (کیونکہ بعض لوگ ناف سے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں، بعض درمیان میں رکھتے ہیں، بعض بہت زیادہ اوپر رکھتے ہیں تو اس بارے میں حضرت خلیفہ اول کے پاس ایک خط آیا کہ جب انسان نماز کے لئے نیت باندھ کے کھڑا ہو تو اس وقت ہاتھ کس طرح باندھنے ہیں۔ خط آیا) کہ کیا نماز میں ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث بھی ملتی ہے؟ حضرت مولوی صاحب نے یہ خط حضرت صاحب کے سامنے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے) پیش کیا اور عرض کیا کہ اس بارہ میں جو حدیثیں ملتی ہیں وہ جرح سے خالی نہیں۔ (ان پر بحث ہوئی ہوئی ہے۔ کوئی ان کو صحیح کہتا ہے کوئی غلط کہتا ہے۔) حضرت صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ تلاش کریں۔ ضرور مل جائے گی۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ) کیونکہ باوجود اس کے کہ شروع عمر میں بھی ہمارے اردگرد سب حنفی تھے مجھے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا کبھی پسند نہیں ہوا۔ (اپنے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے کبھی پسند نہیں ہوا کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوں) بلکہ ہمیشہ طبیعت کا میلان ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے کی طرف رہا ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ) اور ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ جس بات کی طرف ہماری طبیعت کا میلان ہو وہ تلاش کرنے سے ضرور حدیث میں نکل آتی ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ) خواہ ہم کو پہلے اس کا علم نہ ہو۔ پس (آپ نے حضرت خلیفہ اول کو فرمایا کہ) آپ تلاش کریں ضرور مل جائے گی۔ (کیونکہ میرا میلان جس طرف ہے عموماً میں نے دیکھا ہے کہ حدیثیں اس بارے میں مل جاتی ہیں۔) مولوی سرور شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس پر حضرت مولوی صاحب گئے اور کوئی آدھا گھنٹہ بھی نہ گزرا تھا کہ خوش خوش ایک کتاب ہاتھ میں لئے آئے اور حضرت صاحب کو اطلاع دی کہ حضور حدیث مل گئی ہے اور حدیث بھی ایسی ہے کہ جو علی شرط الشیخین ہے (یعنی اس پہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر دونوں کا صاد ہے اور یہ امام بخاری اور مسلم کی شرط پہ ہے) جس پر کوئی جرح نہیں ہے۔ (اس پہ کوئی بحث نہیں ہے۔) پھر کہا کہ یہ حضور ہی کے ارشاد کی برکت ہے۔ (یعنی یہی حدیث ملی کہ ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعامل زیادہ تھا۔)

(سیرت المہدی جلد اول حصہ اول صفحہ 92 روایت نمبر 115)

حضرت حاجی غلام احمد صاحب روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ نماز میں ہاتھ کس جگہ باندھیں؟ (بعض لوگ باریکیوں میں پڑ جاتے ہیں اور اسی چیز کو لے بیٹھتے ہیں۔ ایک جگہ تو آپ نے یہ بحث فرمائی، یہ ہدایت فرمائی کہ تلاش کریں ضرور مل جائے گی کیونکہ میرا رجحان ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے میں ہے۔ دوسری جگہ ایک اور شخص نے آ کر سوال کیا اور وہاں اصلاح مطلوب تھی تو اس کو آپ نے جواب دیا کہ) ''ظاہری آداب بھی ضروری ہیں۔'' (ٹھیک ہے نماز کے ظاہری آداب ہیں وہ ضروری ہیں) آپ نے فرمایا کہ ''مگر زیادہ توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نماز میں رکھنی چاہئے'' (اصحابِ احمد جلد 10 صفحہ 246۔ نیا ایڈیشن بحوالہ فقہ المسیح صفحہ 77) یہ چیزیں بھی ٹھیک ہیں لیکن اپنی توجہ کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رکھو جو بنیادی مقصد ہے۔

پھر ایک دفعہ تشہد میں انگلی اٹھانے کے متعلق سوال ہوا۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ التحیات کے وقت نماز میں انگشت سبابہ کیوں اٹھاتے ہیں؟ (یعنی شہادت کی انگلی)۔ تو آپ نے فرمایا کہ لوگ زمانہ جاہلیت میں گالیوں کے واسطے یہ انگلی اٹھایا کرتے تھے۔ (گالی دینی ہوتی تھی تو یہ انگلی اٹھاتے تھے) اس لئے اس کو سبابہ کہتے ہیں یعنی گالی دینے والی (انگلی)۔ خدا تعالیٰ نے عرب کی اصلاح فرمائی اور وہ عادت ہٹا کر فرمایا کہ خدا کو واحد لاشریک کہتے وقت یہ انگلی اٹھایا کرو تا کہ اس سے وہ الزام اٹھ جائے۔ یعنی اس کا نام جو غلط رکھا ہے گالیاں دینے والی انگلی یہ گالیاں دینے والی انگلی نہ رہے بلکہ شہادت کی انگلی ہو جاوے۔ (آپ فرماتے ہیں کہ) ایسے ہی عرب کے لوگ پانچ وقت شراب پیتے تھے۔ اس کے عوض میں پانچ وقت نماز رکھی۔ (البدر 20 فروری 1903ء صفحہ 66 جلد 2 نمبر 9)

پھر رکوع وسجود میں قرآنی دعا کرنے کے بارے میں سوال ہوا۔ مولوی عبد القادر صاحب لدھیانوی نے سوال کیا کہ رکوع وسجود میں قرآنی آیات یا دعا کا پڑھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ''سجدہ اور رکوع فروتنی کا وقت ہے (عاجزی کا وقت ہے) اور خدا تعالیٰ کا کلام عظمت چاہتا ہے۔ ماسوا اس کے حدیثوں سے کہیں ثابت نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکوع یا سجود میں کوئی قرآنی دعا پڑھی ہو۔

(الحکم 24 اپریل 1903ء صفحہ 11 جلد 7 نمبر 18)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اس بارے میں فرماتے ہیں کہ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا نماز میں بہت کرنی چاہئے۔ نیز فرمایا اپنی زبان میں دعا کرنی چاہئے۔ لیکن جو کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اس کو انہیں الفاظ میں پڑھنا چاہئے۔ مثلاً رکوع میں سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡم اور سجدہ میں سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی وغیرہ پڑھ کر اور اس کے بعد بیشک اپنی زبان میں دعا کی جائے۔ نیز فرمایا کہ رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآنی دعا نہ کی جائے کیونکہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے اور اعلیٰ شان رکھتا ہے اور رکوع اور سجدہ تذلّل کی حالت ہے۔ اس لئے کلام الٰہی کا احترام کرنا چاہئے۔ (سیرت المہدی جلد 2 حصہ چہارم صفحہ 167-166 روایت نمبر 1243)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے کسی نے ایک دفعہ سوال کیا کہ سجدے میں قرآنی دعاؤں کا پڑھنا کیوں ناجائز ہے جبکہ سجدہ انتہائی تذلّل کا مقام ہے؟ (یعنی عاجزی کا مقام ہے۔ انتہائی تذلّل کا مقام ہے تو اس میں تو پڑھنی چاہئیں تا کہ قبول ہوں۔) تو آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میرا تو یہی عقیدہ رہا ہے کہ سجدے میں قرآنی دعاؤں کا پڑھنا جائز ہے۔ لیکن بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایسا حوالہ ملا جس میں آپ نے سجدے کی حالت میں قرآنی دعاؤں کا پڑھنا ناجائز قرار دیا ہے۔ اسی طرح مسند احمد بن حنبل میں بھی اسی مضمون کی ایک حدیث مل گئی۔ آپ فرماتے ہیں لیکن اگر میرے عقیدے کے خلاف یہ امور نہ ملتے تب بھی یہ دلیل'' (اس نے جو دلیل دے کے تذلّل کی حالت کا سوال پوچھا ہے) ''مَیں معقول قرار نہ دیتا کہ سجدہ جب انتہائی تذلّل کا مقام ہے تو قرآنی دعاؤں کا سجدے کی حالت میں پڑھنا جائز ہونا چاہئے۔ (یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ پھر آپ کہتے ہیں۔ مزید

وضاحت فرمائی ہے کہ یہ) امام مالک کا عقیدہ تھا کہ سمندر کی (پانی کی) ہر چیز حلال ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ سمندر میں سؤر بھی ہوتا ہے۔ کیا اس کا کھانا بھی جائز ہے۔ تو امام مالک نے فرمایا کہ سمندر کی ہر چیز کھانی جائز ہے مگر سؤر حرام ہے۔ اس نے بار بار یہی سوال کیا مگر آپ نے فرمایا اس سوال کا یہی جواب دے سکتا ہوں کہ سمندر کی ہر چیز حلال ہے مگر سؤر حرام ہے۔ حضرت خلیفہ ثانی فرماتے ہیں کہ یہی جواب مَیں دیتا ہوں کہ سجدہ بیشک تذلّل کا مقام ہے مگر قرآن کریم کی چیزیں، اس کی دعائیں سجدے کی حالت میں نہیں پڑھنی چاہئیں۔ دعا انسان کو نیچے کی طرف لے جاتی ہے اور قرآن انسان کو اوپر کی طرف لے جاتا ہے۔ اس لئے قرآنی دعاؤں کا سجدے کی حالت میں مانگنا ناجائز ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک بات مل گئی تو پھر اس کے خلاف طریق اختیار کرنا درست نہیں گو وہ ہماری عقل میں نہ ہی آئے۔ (الفضل 16 اپریل 1944ء صفحہ 2-1 جلد 32 نمبر 88)۔ ہم نے تو اس کے مطابق عمل کرنا ہے جو حکم ہے۔

رکوع میں بعض لوگ شامل ہوتے ہیں۔ سوال پوچھتے ہیں کہ رکعت ہو جاتی ہے؟ عموماً تو ہر ایک کو پتا ہے، بچپن سے ہی بتایا جاتا ہے یعنی کوئی لیٹ آیا ہے۔ رکوع میں شامل ہو گیا تو اس کی رکعت ہو گئی۔ ’’اس بات کا ذکر آیا کہ جو شخص جماعت کے اندر رکوع میں آکر شامل ہو اس کی رکعت ہوتی ہے یا نہیں۔ (حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جو دوسرے علماء بیٹھے تھے ان سے دوسرے مولویوں کی رائے دریافت کی۔ مختلف اسلامی فرقوں کے مذاہب نے اس امر کے متعلق کیا بیان کیا ہے وہ پتا کیا) آخر حضرت صاحب نے فیصلہ دیا اور فرمایا کہ ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کہ آدمی امام کے پیچھے ہو یا منفرد ہو، ہر حالت میں اس کو چاہئے کہ سورۃ فاتحہ پڑھے مگر ٹھہر ٹھہر کر پڑھے تا کہ مقتدی سن بھی لے اور اپنا پڑھ بھی لے۔ یا (امام کے بارے میں ہدایت کر رہے ہیں کہ) ہر آیت کے بعد امام اتنا ٹھہر جائے کہ مقتدی بھی اس آیت کو پڑھ لے۔ بہرحال مقتدی کو یہ موقع دینا چاہئے کہ وہ سن بھی لے اور اپنا پڑھ بھی لے۔ سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ اُمّ الکتاب ہے۔ لیکن جو شخص باوجود اپنی کوشش کے جو وہ نماز میں ملنے کے لئے کرتا ہے آخر رکوع میں آکر ملتا ہے اور اس سے پہلے نہیں مل سکا تو اس کی رکعت ہو گئی اگرچہ اس نے سورۃ فاتحہ اس میں نہیں پڑھی۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے رکوع کو پا لیا اس کی رکعت ہو گئی۔ مسائل دو طبقات کے ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ مسائل دو طبقات کے ہوتے ہیں۔ ایک جگہ تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تاکید کی کہ نماز میں سورۃ فاتحہ ضرور پڑھیں وہ اُمّ الکتاب ہے اور اصل نماز وہی ہے مگر جو شخص باوجود اپنی کوشش کے اور اپنی طرف سے جلدی کرنے کے رکوع میں ہی آکر ملا ہے تو چونکہ دین کی بناء آسانی اور نرمی پر ہے۔ (دوسرا یہ بھی حکم ہے کہ دین میں آسانی اور نرمی ہے) اس واسطے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی رکعت ہو گئی۔ گو سورۃ فاتحہ کا ذکر نہیں ہے بلکہ دیر میں پہنچنے کے سبب رخصت پر عمل کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرا دل خدا نے ایسا بنایا ہے کہ ناجائز کام میں مجھے قبض ہو جاتی ہے۔ (یعنی دل رکتا ہے) اور میرا جی نہیں چاہتا کہ میں اسے کروں اور یہ صاف ہے کہ جب نماز میں ایک آدمی نے تین حصوں کو پورا پا لیا اور ایک حصہ میں بسبب کسی مجبوری کے دیر میں مل سکا تو کیا حرج ہے۔ انسان کو چاہئے کہ رخصت پر عمل کرے۔ ہاں جو شخص عمداً سستی کرتا ہے اور جماعت میں شامل ہونے میں دیر کرتا ہے تو اس کی نماز ہی فاسد ہے۔ (الحکم 24 فروری 1901ء صفحہ 9 جلد 5 نمبر 7)

پھر سورۃ فاتحہ کے بارے میں مزید کہ امام کے پیچھے پڑھنی چاہئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی سختی کے ساتھ اس بات پر زور دیتے تھے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے بھی سورۃ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی فرماتے تھے کہ باوجود سورۃ فاتحہ کو ضروری سمجھنے کے مَیں یہ نہیں کہتا کہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ بہت سے بزرگ اور اولیاء اللہ ایسے گزرے ہیں جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت ضروری نہیں سمجھتے تھے اور مَیں ان کی نمازوں کو ضائع شدہ نہیں سمجھ سکتا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کہتے ہیں کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حنفیوں کا عقیدہ ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو خاموش کھڑے ہو کر اس کی تلاوت کو سننا چاہئے اور خود کچھ نہیں پڑھنا چاہئے اور اہلحدیث کا یہ عقیدہ ہے کہ مقتدی کے لئے امام کے پیچھے بھی سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے اور حضرت صاحب اس مسئلہ میں اہل حدیث کے مؤید تھے مگر باوجود اس عقیدے کے آپ غالی اہلحدیث کی طرح یہ نہیں فرماتے تھے کہ جو شخص سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔‘‘ (سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ 335-334 روایت نمبر 361)

منشی رستم علی صاحب کے ایک سوال کے جواب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خط میں تحریر فرمایا کہ نماز مقتدی بغیر سورۃ فاتحہ بھی ہو جاتی ہے مگر افضلیت پڑھنے میں ہے۔ اگر کوئی امام جلد خواں ہو تو ایک آیت یا دو آیت جس قدر میسر آوے آہستہ پڑھ لیں۔ (اگر وہ امام جلدی جلدی پڑھ رہا ہے تو پیچھے پڑھنے والے ایک یا دو آیتیں جو بھی پڑھ سکتے ہیں پڑھ لیں لیکن) جو مانع سماعت قراءت امام نہ ہو۔ (یعنی اتنی اونچی نہیں پڑھنی کہ تم لوگ امام کی بات نہ سن سکو۔) اور اگر میسر نہ آ سکے تو مجبوری ہے۔ (اگر نہیں پڑھ سکتے تو مجبوری ہے۔ امام کی تلاوت تو تم نے بہرحال سننی ہے تو) نماز ہو جائے گی مگر افضلیت کے درجہ پر نہیں ہوگی۔‘‘

(مکتوبات احمدؑ جلد 2 صفحہ 467 مکتوب نمبر 20 بنام منشی رستم علی صاحبؓ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضور کی خدمت میں سورۃ الحمد خلف امام پڑھنے کے متعلق (امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ، سورۃ حمد پڑھنے کے بارے میں) سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ ’’قراءت سورۃ الحمد خلف امام بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر نہ پڑھا جائے تو نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ فرمایا کہ نماز تو ہو جاتی ہے مگر افضل تو یہی ہے کہ اَلْحَمْد خلف امام پڑھا جاوے۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر بِدُوں سورۃ الحمد خلف امام نماز نہ ہوتی ہو تو حنفی مذہب میں بڑے بڑے صالح لوگ گزرے ہیں وہ کس طرح صالح ہو جاتے۔ (بہت بزرگ گزرے ہیں جو نہیں پڑھتے تھے اس کے قائل نہیں تھے۔) فرمایا کہ نماز دونوں طرح سے ہو جاتی ہے۔ فرق صرف افضلیت کا ہے۔ ایسا ہی آمین بالسّر پر آمین بالجہر کو ترجیح دی جاتی تھی۔‘‘ (سیرت المہدی جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 153 روایت نمبر 1210)

پیر سراج الحق روایت کرتے ہیں کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم ایک دفعہ فرماتے تھے کہ ایک شخص سیالکوٹ یا اس کے گرد و نواح کا رہنے والا تھا اور ہر روز ہم اس کو امام کے پیچھے نماز میں اَلْحَمْد پڑھنے کو کہتے تھے اور ہم اپنی دانست میں تمام دلیلیں اس بارے میں دے چکے مگر اس نے نہیں مانا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امام کے پیچھے نہ پڑھی اور یوں نماز ہمارے ساتھ پڑھ لیتا۔ ایک دفعہ حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں قادیان آ گیا۔ ایک روز اسی قسم کی باتیں ہونے لگیں۔ صرف حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز میں اَلحمد شریف امام کے پیچھے پڑھنی چاہئے اور کوئی دلیل قرآن شریف یا حدیث شریف سے بیان نہیں کی۔ وہ شخص اتنی بات سن کر امام کے پیچھے نماز میں اَلحمد شریف پڑھنے لگا اور کوئی حجت نہیں کی۔

ایک شخص نے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے) سوال کیا کہ جو شخص نماز میں اَلْحَمْد امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سوال نہیں کرنا چاہئے کہ نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ یہ سوال کرنا اور دریافت کرنا چاہئے کہ نماز میں الحمد امام کے پیچھے پڑھنا چاہئے کہ نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ضرور پڑھنی چاہئے۔ نماز کا ہونا یا نہ ہونا تو خدا تعالیٰ کو معلوم ہے۔ حنفی نہیں پڑھتے اور ہزاروں اولیاء حنفی طریق کے پابند تھے اور خلف امام اَلْحَمْد نہیں پڑھتے تھے۔ جب ان کی نماز نہ ہوتی تو وہ اولیاء اللہ کیسے ہو گئے؟ فرمایا کہ چونکہ ہمیں امام اعظم سے (امام ابو حنیفہ سے) ایک طرح کی مناسبت ہے۔ اور ہمیں امام اعظم کا بہت ادب ہے ہم یہ فتویٰ نہیں دے سکتے کہ نماز نہیں ہوتی۔ اس زمانے میں تمام حدیثیں مدوّن و مرتب نہیں ہوئی تھیں اور یہ بھید جو کہ اب کھلا ہے نہیں کھلا تھا۔ اس واسطے وہ معذور تھے۔ اور اب یہ مسئلہ حل ہو گیا اب اگر نہیں پڑھے گا تو بیشک اس کی نماز درجہ قبولیت کو نہیں پہنچے گی۔ ہم یہی بار بار اس سوال کے جواب میں کہیں گے کہ اَلحمد نماز میں خلف امام پڑھنی چاہئے۔ ایک روز میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضور اَلحمد کس موقع پر پڑھنی چاہئے۔ فرمایا جہاں موقع پڑھنے کا لگ جاوے۔ میں نے عرض کیا کہ امام کے سکوت میں فرمایا جہاں موقع ہو پڑھنا ضرور چاہئے۔‘‘ (تذکرۃ المہدی حصّہ اول صفحہ 180-179)

بعض دفعہ ظہر عصر کی یا مغرب عشاء کی نمازیں جمع ہوتی ہیں۔ اور بعد میں آنے والوں کو صحیح پتا نہیں ہوتا۔ تو اس صورت میں نمازوں کی ترتیب کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ اگر امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہو اور ایک ایسا شخص مسجد میں آ جائے جس نے ابھی ظہر کی نماز پڑھنی ہو یا عشاء کی نماز ہو رہی ہو اور ایک ایسا شخص مسجد میں آ جائے جس نے ابھی مغرب کی نماز پڑھنی ہو اسے چاہئے کہ وہ پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو یا مغرب کی نماز پہلے علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔

جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں بھی اگر کوئی شخص بعد میں مسجد میں آتا ہے جبکہ نماز ہو رہی ہو تو اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی فتویٰ ہے کہ اگر اسے پتا لگ جاتا ہے کہ امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہے تو اسے چاہئے کہ پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ اسی طرح اگر اسے پتا لگ جاتا ہے کہ امام عشاء کی نماز پڑھا رہا ہے تو وہ پہلے مغرب کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کون سی نماز پڑھی جا رہی ہے تو وہ جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے۔ ایسی صورت میں جو امام کی نماز ہوگی وہی نماز اس کی ہو جائے گی۔ بعد میں وہ اپنی پہلی نماز پڑھ لے۔ مثلاً اگر عشاء کی نماز ہو رہی ہے اور ایک ایسا شخص مسجد میں آ جاتا ہے جس نے ابھی مغرب کی نماز پڑھنی ہے تو اگر اسے پتا لگ جاتا ہے کہ یہ عشاء کی نماز ہے تو وہ مغرب کی نماز پہلے علیحدہ پڑھے پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کون سی نماز ہو رہی ہے تو وہ امام کے

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 راکتوبر 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھ جائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 رستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ساتھ شامل ہو جائے۔ اس صورت میں اس کی عشاء کی نماز ہو جائے گی مغرب کی نماز وہ بعد میں پڑھ لے۔ یہی صورت عصر کے متعلق ہے۔ اس موقع پر عرض کیا گیا کہ عصر کے بعد تو کوئی نماز جائز نہیں ہوتی پھر اگر عدم علم کی صورت میں وہ عصر کی نماز میں شامل ہو جاتا ہے تو اس کے بعد ظہر کی نماز اس کے لئے کس طرح جائز ہو سکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو صحیح ہے کہ بطور قانون عصر کے بعد کوئی نماز جائز نہیں مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ اگر اتفاقی حادثے کے طور پر کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو پھر بھی وہ بعد میں ظہر کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ ایسی صورت میں اس کے لئے ظہر کی نماز عصر کی نماز کے بعد جائز ہوگی۔ اگر علم ہوتا ہے تو پھر جائز نہیں۔ اگر علم نہیں ہوتا تو پھر عصر کے بعد ظہر پڑھی جا سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ مسئلہ سنا ہے اور ایک دفعہ نہیں سنا دو دفعہ سنا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب دوبارہ اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق وضاحت کر چکا ہوں کہ ترتیب نماز ضروری چیز ہے۔ لیکن اگر کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ امام کون سی نماز پڑھا رہا ہے۔ عصر کی نماز پڑھا رہا ہے یا عشاء کی نماز پڑھا رہا ہے تو وہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ جو امام کی نماز ہوگی وہی اس کی نماز ہو جائے گی۔ بعد میں وہ اپنی پہلی نماز پڑھ لے۔'' (الفضل 27 جون 1948 صفحہ 3 جلد 2 نمبر 144)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معمول تھا کہ سنّتیں پہلے بھی اور بعد میں بھی گھر میں پڑھا کرتے تھے۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معمول شروع سے ہی یہ تھا کہ آپ سنن اور نوافل گھر پر پڑھا کرتے تھے اور فرض نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔ یہ التزام آپ کا آخر وقت تک رہا۔ البتہ جب کبھی فرض نماز کے بعد دیکھتے کہ بعض لوگ جو پیچھے سے آ کر جماعت میں شریک ہوئے ہیں اور ابھی انہوں نے نماز ختم نہیں کی اور راستہ نہیں ہے تو آپ مسجد میں سنتیں پڑھا کرتے تھے یا کبھی کبھی جب مسجد میں بعد نماز تشریف رکھتے تو سنن مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عام عادت تھی ایک زمانے میں بعض طالبعلموں نے اپنی کوتاہ اندیشی سے (کم عقلی سے) یہ سمجھ لیا کہ شاید سُنن ضروری نہیں۔ (کیونکہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ پہلے، نہ بعد میں سنتیں پڑھتے کبھی دیکھا نہیں تھا۔) اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ درس قرآن مجید میں فرمایا کہ حضرت صاحب، (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی یہ عادت تھی کہ آپ فرض پڑھنے کے بعد فوراً اندرون خانہ چلے جاتے تھے اور ایسا ہی اکثر مَیں بھی کرتا ہوں۔ اس سے بعض نادان بچوں کو بھی غالباً یہ عادت ہوگئی ہے کہ وہ فرض پڑھنے کے بعد فوراً مسجد سے چلے جاتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ وہ سنتوں کی ادائیگی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ (اب بھی مَیں نے یہ دیکھا ہے کہ بعض دفعہ اس طرح ہوتا ہے۔) ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اندر جا کر سب سے پہلے سنتیں پڑھا کرتے تھے۔ ایسا ہی مَیں بھی کرتا ہوں۔ (پھر حضرت خلیفہ اول نے پوچھا کہ) کوئی ہے جو حضرت صاحب کے اس عمل درآمد کے متعلق گواہی دے (کہ آپ جاتے ہی سنتیں پڑھا کرتے تھے۔) اس پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جو حسب العادت درس میں تشریف فرما تھے کھڑے ہوئے اور بآواز بلند کہا کہ بیشک حضرت صاحب کی ہمیشہ عادت تھی کہ آپ مسجد جانے سے پہلے گھر میں سنتیں پڑھ لیا کرتے تھے اور باہر مسجد میں جا کر فرض ادا کر کے گھر میں آتے تو فوراً سنتیں پڑھنے کھڑے ہوتے اور نماز سنت پڑھ کر پھر اور کوئی کام کرتے۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی یہی شہادت دی اور ان کے بعد حضرت میر ناصر نواب نے اور ان کے بعد صاحبزادہ میر محمد اسحٰق صاحب نے اور پھر حضرت اقدس (علیہ السلام) کے پرانے خادم حافظ حامد علی صاحب نے بھی اپنی عینی شہادت کا اظہار کیا۔''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی صفحہ 65 تا 67)

اس بارے میں سوال ہوا کہ امامت کو بطور پیشہ اختیار کرنا چاہئے کہ نہیں؟ بعض مولوی بعض جگہوں پر اس لئے امامت کرواتے ہیں کہ ان کو پیسے ملیں۔ فرمایا کہ ''جو امامت کا منصب رکھتے ہیں...... اگر ان کا اقتدا کیا جائے تو نماز کے ادا ہو جانے میں مجھے شبہ ہے کیونکہ اعلانیہ طور پر ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے امامت کا ایک پیشہ اختیار کر رکھا ہے اور وہ پانچ وقت جا کر نماز نہیں پڑھتے بلکہ ایک دکان ہے کہ ان وقتوں میں جا کر کھولتے ہیں اور اسی دکان پر ان کا اور ان کے عیال کا گزارہ ہے۔ چنانچہ اس پیشے کے عزل ونصب کی حالت میں مقدمات تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور مولوی صاحبان امامت کی ڈگری کرانے کے لئے اپیل در اپیل کرتے پھرتے ہیں۔ پس یہ امامت نہیں۔ یہ تو حرام خوری کا ایک مکروہ طریقہ ہے۔'' (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 26 حاشیہ) مقدمے بازیاں ہوتی ہیں کہ مَیں اس جگہ کا امام بنوں گا اور اس پر پھر لمبی لڑائیاں چلتی ہیں اور اب بھی یہ ہوتا ہے۔

پھر پیشہ ور نماز پڑھانے والے کے پیچھے نماز درست ہے کہ نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ''میرے نزدیک جو لوگ پیشہ کے طور پر نماز پڑھاتے ہیں ان کے پیچھے نماز درست نہیں۔ وہ اپنی جمعرات کی روٹیوں یا تنخواہ کے خیال سے نماز پڑھاتے ہیں۔ اگر نہ ملے تو چھوڑ دیں۔ معاش اگر نیک نیتی کے ساتھ حاصل کی جاوے تو عبادت ہی ہے۔ جب آدمی کسی کام کے ساتھ موافقت کرے اور پکا راہ اختیار کر لے تو تکلیف نہیں ہوتی وہ سہل ہو جاتا ہے۔''

(البدر 9 جنوری 1903ء صفحہ 85 جلد 1 نمبر 11)

پھر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکفر ہیں اور مکذّب ہیں، تکذیب کرنے والے ہیں۔ آپ کو کافر کہنے والے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنا؟ آپ نے فرمایا بالکل غلط ہے۔ حرام ہے۔ فرمایا کہ ''تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہیں۔ اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟ پس یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذّب یا متردّد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ ''اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 64 حاشیہ)

پھر غیروں کے پیچھے نماز جائز نہ ہونے کی وجہ؟ کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ علیہ السلام کے مرید نہیں ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے آپ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ''جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے ردّ کر دیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پرواہ نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں اس سے لا پرواہ پڑے ہیں۔ ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (المائدہ:28) کہ خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہا گیا کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔ (الحکم 17 مارچ 1901ء صفحہ 8 جلد 5 نمبر 10)

دو آدمیوں نے بیعت کی۔ ایک نے سوال کیا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا ''وہ لوگ ہم کو کافر کہتے ہیں۔ اگر ہم کافر نہیں ہیں تو وہ کفر لوٹ کر ان پر پڑتا ہے۔ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ اس واسطے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ پھر ان کے درمیان جو لوگ خاموش ہیں۔ (بعض کہتے ہیں وہ تو بولتا نہیں کچھ نہیں کہتا۔ فرمایا کہ جو خاموش ہیں جو کچھ نہیں کہتے) وہ بھی انہیں میں شامل ہیں۔ ان کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ وہ اپنے دل کے اندر کوئی مذہب مخالفانہ رکھتے ہیں جو ہمارے ساتھ بظاہر شامل نہیں ہوتے۔'' (البدر 15 دسمبر 1905ء صفحہ 2 جلد 4 نمبر 45) بولتے تو نہیں لیکن ان کے دل کے اندر تردّد ہے اور مخالفانہ مذہب ہے اس لئے شامل نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کے ساتھ بھی جائز نہیں۔

اپنی جماعت کا غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا ''صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ تم اگر ان میں رَلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔''

(الحکم 10 اگست 1901ء صفحہ 3 جلد 5 نمبر 29)

اللہ تعالیٰ ہمیں خالص ہوتے ہوئے اس جماعت کا فرد بننے کی توفیق عطا فرمائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں۔ الجزائر کے احمدیوں کے لئے آخر میں ایک دعا کے لئے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ یہ نئی جماعت ہے۔ اکثریت ان میں سے نومبائعین کی ہے لیکن بڑے مضبوط ایمان والے ہیں۔ آجکل حکومت کی طرف سے بڑی سختی ہو رہی ہے۔ بلاوجہ مقدمے قائم کئے جا رہے ہیں۔ بعض کو جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔ الزام یہ ہے کہ نعوذ باللہ یہ بھی اسی طرح ہیں جس طرح داعش ہے۔ حالانکہ اگر اِس وقت کسی بھی ملک میں امن پسند اور ملک کے قانون کی پابندی کرنے والے لوگ موجود ہیں تو وہ جماعت احمدیہ کے افراد ہی ہیں۔ لیکن انہوں نے کیونکہ الزام تراشی کرنی تھی اس لئے ہمیں ان سے ملانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پولیس نے بعض دفعہ بعض گھروں میں گھس کر عورتوں کی بے پردگی کرنے کی کوشش کی۔ مثلاً چند دن ہوئے ایک عورت سے کہا کہ اپنا دوپٹہ اتارو۔ اس نے کہا مجھے جان سے مار دو مَیں دوپٹہ نہیں اتاروں گی اور نہ میں احمدیت چھوڑوں گی۔ جج ہیں وہ بے انصافی کر رہے ہیں بلکہ انتہا کی ہوئی ہے۔ ایک احمدی کو جج نے کہا کہ اگر تم احمدیت سے انکار کر دو تو میں ابھی تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔ اس نے کہا میں مر جاؤں گا پر احمدیت نہیں چھوڑوں گا۔ اپنے ایمان کو نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ یہی صحیح اسلام ہے جو مجھے اب پتا لگا ہے۔ اس پر جج نے کہا کہ اچھا اب تم نے یہ کہا ہے تو میں تمہیں ساری عمر کے لئے جیل میں رکھوں گا اور تم جیل میں ہی مرو گے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے جو آپ نے کرنا ہے کریں۔ تو یہ وہاں آجکل حالات ہیں۔

اللہ تعالیٰ وہاں احمدیوں کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے اور انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور مخالفین اور جو دشمن اسلام ہیں، جو دشمن احمدیت ہیں وہ جو حرکتیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر ان پر الٹائے اور اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان ظالموں سے اپنی پناہ میں رکھے۔

......☆......☆......☆......

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم محمد قسوات صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم محمد قسوات صاحب آف سیریا کی قبول احمدیت کی داستان میں ان کے جماعت سے تعارف تک کے حالات کا ذکر کیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کے باقی حالات بیان کئے جائیں گے۔وہ بیان کرتے ہیں کہ:

ایم ٹی اے العربیہ کو دیکھتے ہوئے میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے جو کچھ اس چینل پر دیکھا ہے اس سے بہت حد تک مطمئن ہوں۔ان کا دعویٰ ہے کہ مسیح ومہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں،اوراگر یہ لوگ مضبوط دلیل سے اس بات کو ثابت کردیں تو مجھے ان کی صداقت کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔اس لئے تم اس بارہ میں استخارہ کرو۔اس نے استخارہ کیا تو پہلے روز ہی خواب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔اس رؤیا نے مجھے احمدیت کے مزید قریب کردیا۔ہم ایم ٹی اے دیکھتے رہے اور پھر مسیح ومہدی کے ایک وجود ہونے کا مسئلہ بھی حل ہوگیا اور دجال ویاجوج وماجوج کی حقیقت بھی کھل گئی نیز بعض مشکل مسائل کا بھی شافی حل مل گیا۔

زیارت رسولؐ اوراس کی تعبیر

2003ء میں میرے والد اور والدہ عمرہ کے لئے مکہ میں تھے کہ انہی ایام میں مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ میرے والد صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دے رہے ہیں۔پھر میں نے دیکھا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب کسی قدر پیچھے سجدہ کی حالت میں ہوں۔اس سجدہ میں مجھے ایسی خشوع وخضوع کی حالت میسر آتی ہے جس کی لذت آج بھی میری نَس نَس میں سمائی ہوئی ہے۔اس رؤیا کے بعد میرے دل میں روضۂ نبوی کی زیارت کے لئے تمناؤں اور عقیدتوں کی ایک عجیب رَو چلنے لگی۔اس وقت تو اس رؤیا کی ظاہری تعبیر ہی پیش نظر تھی۔لیکن تقریباً پانچ سال کے بعد جب میرا جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا تو ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کو دیکھ کر مجھے میری خواب یاد آگئی اور میں نے بیساختہ کہا کہ یہ تو وہی تصویر ہے جسے میں نے پانچ سال قبل خواب میں دیکھا تھا اور دوران رؤیا یہی سمجھا تھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

میں نے یہ رؤیا 2003ء میں دیکھا تھا۔اور یہ عجیب بات ہے کہ اسی سال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے منصب پر فائز فرمایا تھا۔کیا شک کرنے والوں کے لئے یہ نشان کافی نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ خود سینکڑوں ہزاروں کو جماعت احمدیہ سے تعارف سے قبل ہی ایسی بشارتیں عطا فرماتا ہے جن کی تعبیر انہیں احمدیت میں شامل ہوکر ملتی ہے۔

اطمینان بخش رؤیا

میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے کوئی لیلۃ القدر ہے جس کے روحانی نشہ میں مَیں اپنے گھر کی چھت پر چڑھتا ہوں تو وہاں پر انگور کے بہت سے پتے ہیں جن میں سے بعض پر گولڈن کلر میں ’’اللہ‘‘ لکھا ہے اور بعض پر ’’محمدؐ‘‘ لکھا ہوا ہے۔یہ منظر دیکھ کر خواب میں ہی میرے ذہن میں حضرت امام مہدی کا خیال آتا ہے اور سوچتا ہوں کہ ان کے بارہ میں میٹرک کی کتاب میں یہ کیوں لکھا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں اور ان کا قرآن بھی اَور ہے اور قبلہ بھی کسی اور طرف ہے؟ میں نے ان کے ٹی وی چینل کے پروگرامز سنے ہیں اور میں اس یقین پر قائم ہوگیا ہوں کہ ان کے مخالفین کی باتوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے، پھر بھی مولوی حضرات ان کی اس قدر کردارکشی کیوں کرتے ہیں؟ کیا یہ مولوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق شَرٌّ مَنۡ تَحۡتَ أَدِيۡمِ السَّمَاء ہیں اور تمام فتنے انہی میں سے نکلتے ہیں اور انہی کی طرف لوٹ جاتے ہیں؟ کیا ان کے یہ خوفناک چہرے داڑھی اور جُبّے کے پیچھے چھپے رہتے ہیں؟ کیا یہ احمدیت کی حقیقت سے غافل ہیں یا دنیا پر ہی فریفتہ ہونے کی وجہ سے ان کی طرف سے ایسے ردّعمل کا اظہار ہورہا ہے؟ خواب میں ہی اس قسم کے سوالات وخیالات کی رَو میں بہتے ہوئے اچانک میری نظریں آسمان کی طرف اٹھیں تو میں نے سنہری رنگ کی کوئی چیز آسمان سے بہت آہستگی سے نازل ہوتی ہوئی دیکھی۔قریب آنے پر معلوم ہوا کہ وہ دل کی شکل کی ایک سنہری ڈبیا تھی جس کے اندر قرآن کریم تھا اور سنہری رنگ کا حرف ’’ص‘‘ لکھا ہوا تھا۔یہ ڈبیا میرے سینے میں داخل ہوگئی اور میں نے اس وقت قرآن کریم کی بعض آیات حفظ کرلیں جن میں سے ایک آیت بطور خاص مجھے یادرہی جو یہ تھی: إِنۡ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ، جب میں اس حالت سے بیدار ہوا تو فوراً سورت ’’ص‘‘ کھول کر پڑھنا شروع کی اور پہلے صفحہ پر ہی مذکورہ بالا آیت موجود تھی جس کے بعد کی آیت میں میرے تمام سوالوں کا جواب مضمر تھا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: إِنۡ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ۔ وَمَا يَنۡظُرُ هٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيۡحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِنۡ فَوَاقٍ۔ (ص:15و16) ترجمہ:(ان میں سے) ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا۔پس (ان پر) میری سزا واجب ہوگئی۔اور یہ لوگ کسی چیز کا انتظار نہیں کر رہے مگر ایک ہی ہولناک آواز کا جس میں کوئی تعطل نہیں ہوگا۔مجھے قرآن کریم کے کئی حصے یاد تھے لیکن سورت ’’ص‘‘ کی یہ آیات کبھی یاد نہیں کی تھیں۔اوران آیات میں میرے سوالوں کا تفصیلی جواب مضمر تھا۔

ہمشیرہ کا استخارہ اور بیعت

گو مجھے احمدیت کی صداقت میں تو کچھ بھی شک نہ رہا تھا، پھر بھی میں نے مزید اطمینان کی خاطر اپنی بہن سے کہا کہ تم میرے لئے استخارہ کرو کہ جس امام مہدی کی میں بیعت کرنا چاہتا ہوں کیا وہ سچا ہے کہ نہیں؟

اس سے میرا مقصد یہ بھی تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ میری بہن کو کوئی نشان دکھا دیتا ہے تو شاید یہ بات اسے بھی قبول احمدیت کی طرف لے آئے۔بہرحال اس نے استخارہ کیا اور پھر ایک دن مجھے ایک طرف لے جاکر کہنے لگی کہ: میں نے رؤیا میں شدید آندھی دیکھی ہے جو اس قدر تیز ہے کہ درختوں کو بھی جڑوں سے اکھاڑ کے اڑاتی جارہی ہے، اسی طرح مکانات بھی اس شدید آندھی کے آگے قائم نہیں رہے بلکہ اپنی بنیادوں سے اکھڑے جارہے ہیں۔ایسے میں مجھے دور سے تمہاری تصویر نظر آتی ہے اور ایک آواز سنائی دیتی ہے کہ: اس (یعنی محمد قسوات) کو نہ چھوڑو بلکہ اس کے ساتھ ہوجاؤ۔

اتنے واضح نشانات کے بعد میری تسلی ہوگئی اور میں نے اپنی بیعت کا خط ارسال کردیا اور الحمد للہ کہ میری بیوی بھی اس فیصلہ میں میرے ساتھ تھی۔

مذکورہ بالا رؤیا کا میری بہن پر اس قدر اثر ہوا کہ بفضلہٖ تعالیٰ بعد میں اس نے بھی بیعت کرلی۔

بہنوئی کے ساتھ بحث

چونکہ مجھے جماعت اور ایم ٹی اے کے بارہ میں اپنے بہنوئی سے معلومات ملی تھیں اس لئے قبول احمدیت کے بعد میری اس کے ساتھ احمدیت کے موضوع پر بات ہونے لگی اور بفضلہٖ تعالیٰ وہ آہستہ آہستہ احمدیت کی طرف مائل ہونے لگا۔پھر ایک رات ہم بیٹھے بحث کررہے تھے کہ ایسے میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں آنے والی بعض احادیث کا ذکر آگیا۔میں نے کہا کہ صحیحین میں بھی بعض ایسی روایات موجود ہیں جن پر عیسائیوں نے بہت سخت اعتراض کئے تھے اور بظاہر ایسے لگتا تھا کہ ان احادیث میں کہیں نہ کہیں ضعف یا کوئی علّت ضرور پائی جاتی ہے چنانچہ ہم ان کو قرآنی آیات کی طرح قطعی نہیں قرار دے سکتے۔

جب میں نے ایسی احادیث کا ذکر کیا تو میرا بہنوئی غصہ میں آگیا اور کہنے لگا کہ بخاری ومسلم میں ایسی کوئی حدیث نہیں۔میں فوراً بخاری اور مسلم اٹھالایا اور پھر جب ان میں سے بعض ایسی احادیث نکال کر دکھائیں تو وہ خاموش ہوگیا اور صرف اس ایک واقعہ سے اس کی معترضانہ شخصیت یکسر بدل گئی اور وہ میرے موقف کی تائید کرنے لگ گیا۔

اسکے بعد میرے بہنوئی نے جماعت کی مخالفت چھوڑ دی یہاں تک کہ جب میری بہن نے بیعت کی تو اس نے کوئی مخالفت نہ کی۔سیریا سے ہجرت سے کچھ پہلے ہم دونوں نے مل کر ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ لفظاً لفظاً پڑھی اور وہ اس کتاب کی عظمت کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکا۔

اب وہ بفضلہٖ تعالیٰ دل سے تو مطمئن ہے لیکن بیعت کا مرحلہ طے کرنے کا حوصلہ نہیں ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد اسے بیعت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

والد کا موقف

2003ء میں جس رؤیا میں مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی اس کا ذکر اُس وقت میں نے اپنے والد صاحب سے بھی کیا تھا۔پھر جماعت سے تعارف کے بعد جب میں نے والد صاحب کو بتایا کہ میں نے ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصویر دیکھی تو حیران رہ گیا کہ میں نے 2003ء میں انہیں ہی دیکھا تھا۔یہ سن کر والد صاحب نے فرمایا کہ یہ بات تمہارے لئے تو حجت ہو سکتی ہے، کسی اور کے لئے نہیں۔تم نیک ہو اور بہت سی باتوں کا تمہیں علم بھی ہے، اس بناء پر میں کہہ سکتا ہوں کہ ہوسکتا ہے تمہارا امام مہدی صادق ہو، لیکن میں اس عمر میں اپنا عقیدہ تبدیل نہیں کرسکتا، کیونکہ میں اس عمر میں ایسے امتحان سے گزرنے کی سکت نہیں رکھتا۔اس لئے تمہیں تمہارا فیصلہ مبارک ہو۔

گو اس کے بعد میں نے والد صاحب کو دلائل کے ذریعہ صداقتِ احمدیت کا قائل کرنے کی کوشش تو نہیں کی لیکن ان کی ہدایت کے لئے دعا کو کبھی نہیں چھوڑا۔

لقاءِ حبیب

2015ء کے آخر پر مجھے ترکی کے راستے جرمنی پہنچنے کی توفیق ملی۔اور یہاں پر 2016ء کے جلسہ سالانہ جرمنی میں پہلی بار شرکت کی توفیق ملی۔

اس جلسہ کے بارہ میں مختصراً میں یہی کہتا ہوں کہ سراسر اخلاص اور قربانی کی مثال کو میں نے اس جلسہ میں ہر قدم پر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ہر شخص خدمت کرنے کی راہ ڈھونڈتا پھرتا تھا اور خدمت وقربانی میں اپنے دل کی تسکین اور روح کا چین پاتا تھا۔ہر طرف سے سلام سلام کی آوازیں اس روحانی ماحول میں عجیب رنگ پیدا کررہی تھیں۔

پھر جلسہ سالانہ کے موقع پر عرب احباب کو یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ ان کی حضور انور سے ملاقات کا خواب بھی پورا ہوگیا۔جہاں اس ملاقات سے برسوں کی پیاس بجھی وہاں پیارے آقا سے بار بار ملنے کی تمنا بھی اپنے اوج پر جا پہنچی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت سے وافر حصہ عطا فرمائے اور ہماری نسلوں کو بھی خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق استوار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 6جنوری 2017)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد5، صفحہ 92)

طالب دعا: قریشی محمد عبداللہ تماپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Sabba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

ہمارا کام صرف علمی طور پر دوسروں کو متاثر کرنا نہیں ہے
حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو آگے بڑھانے کیلئے ہمیں قرآنی احکامات کی عملی مثالیں اپنے عمل سے دکھانے کی ضرورت ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25 رنومبر 2016 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے کینیڈا میں ایک جرنلسٹ کے سوال کہ آج کل کے مسائل کا آپ کیا حل پیش کرتے ہیں، کا کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، مَیں نے اُسے کہا کہ تم دنیا والے اور دنیا کی بڑی طاقتیں اپنے زعم میں مسائل حل کرنے اور دنیا میں امن قائم کرنے اور شدت پسندی کو روکنے کیلئے اپنی تمام کوششیں کر بیٹھے ہو لیکن مسائل وہیں کے وہیں ہیں۔ ایک جگہ کچھ کمی ہوتی ہے تو دوسری جگہ شعلہ بھڑک اٹھتا ہے۔ وہاں سے قابو پانے کی کوشش کرتے ہو تو پہلی جگہ فساد برپا ہو جاتا ہے۔ تمام دنیاوی کوششیں تو ان فسادات کو ختم کرنے کے لئے بروئے کار لائی جا چکی ہیں، صرف ایک کوشش ابھی نہیں ہوئی اور وہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں اس کا حل ہے۔

سوال حضور انور نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی کیا دلیل بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، مَیں عموماً غیروں کے سامنے اپنی جو تقریروں میں پہلے مسلمانوں کی حالت کا ذکر کے پھر ان طاقتوں کو ان کا اپنا چہرہ دکھاتا ہوں اور مختلف انٹرویوز میں بتاتا ہوں کہ مسلمانوں کا اس پر عمل نہ کرنا بھی اسلام کی اور آنحضرتؐ کی سچائی کی دلیل ہے کیونکہ آپؐ نے واضح طور پر فرما دیا تھا کہ مسلمانوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ اسلامی تعلیم کو بھلا کر نفسانی خواہشات اور ذاتی مفادات ان کی ترجیح بن جائیں گے۔

سوال ایک احمدی مسلمان کیلئے حضور انور نے کیا خوشی اور تسلی کا مقام بیان فرمایا ہے؟

جواب ایک احمدی مسلمان کیلئے ان حالات میں پریشان ہونے کی بجائے خوشی کا مقام ہے، یہ تسلی ہے کہ آنحضرتؐ نے مسلمانوں کی جو حالت بیان کی تھی اور خاص طور پر علما کی حالت کی پیشگوئی فرمائی تھی وہ پوری ہوئی اور ہم اس کے گواہ بنے۔ لیکن ہم احمدی مسلمان اس لحاظ سے بھی خوش ہیں کہ ہم آنحضرتؐ کی پیشگوئی کے دوسرے حصہ کو بھی پورا کرنے والوں میں شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے والوں میں بھی شامل ہیں جس کے ذریعہ سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دور شروع ہوا ہے۔

سوال کیا یہ بات کہ ہم نے مسیح موعودؑ کو مان لیا ہے، ہمیں ہمارا مقصد حاصل کرنے والا بنائے گی۔ حضور انور نے اس کا کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر ہم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہئے۔ ہمارا کام صرف علمی طور پر دوسروں کو متاثر کرنا نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو آگے بڑھانے کیلئے ہمیں قرآنی احکامات کی عملی مثالیں اپنے عمل سے دکھانے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس کوئی حکومت نہیں ہے جہاں ہم حکومتی سطح پر ان احکامات کے نمونے قائم کر کے دکھا سکیں۔ جب وہ وقت انشاء اللہ آئے گا تو اعلیٰ سطح پر بھی یہ نمونے ہمیں دکھانے ہوں گے لیکن اس وقت جماعتی اور معاشرتی سطح پر یہ نمونے ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

سوال حضور انور نے ''قسط'' اور ''عدل'' کے کیا معنی بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے ان الفاظ کے معنی برابری، مکمل انصاف اور اعلیٰ اخلاقی معیار اور کسی بھی قسم کی طرفداری سے مکمل طور پر پاک ہونا اور بغیر کسی جھکاؤ اور اثر کے کام کرنا بیان فرمائے۔

سوال حضور انور نے ان معنوں کی روشنی میں ہم میں سے ہر ایک کو کن باتوں کی طرف توجہ دینے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ہم میں سے ہر ایک کو یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اپنے معاملات طے کرتے ہیں؟ کیا ہم یہ معیار قائم کرنے کیلئے اپنے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہیں؟ کیا ہم اپنے والدین کے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہیں؟ کیا ہم اپنے قریبی رشتہ داروں کے خلاف گواہی دینے کے لئے تیار ہیں؟ یہاں قریبی رشتہ داروں سے مراد سب سے پہلے تو بچے ہیں۔ کیا ہم یہ معیار قائم کرنے کے لئے اپنی خواہشات کو دبانے کا حوصلہ رکھتے ہیں اور عملاً ثابت کر کے اس کو دکھا بھی سکتے ہیں؟

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کا اپنے خاندان کے خلاف سچی گواہی دینے کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ایک واقعہ ہے۔ آپ کے والد قادیان کے اس علاقے کے رئیس تھے۔ زمیندارہ تھا۔ ایک موقع پر جب وہاں مزارعوں کے ساتھ ایک خاندانی مقدمہ چل پڑا تو اس مقدمے میں مزارعوں کے حق میں سچائی بیان کر کے آپ نے اپنے خاندان کے مالی نقصان کی کوئی پرواہ نہیں کی بلکہ ان غریب مزارعوں نے باوجود یہ علم ہونے کے کہ آپ مالک ہیں، اس میں حصہ دار ہیں عدالت میں آپ کی گواہی پر فیصلہ کرنے کا کہا۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آپ ہمیشہ حق اور انصاف پر قائم ہوتے ہوئے گواہی دیں گے۔ چنانچہ آپ نے ان کے حق میں گواہی دی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت سے کیا توقعات رکھتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، آپؑ اپنی جماعت سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان کے معیار بہت بلند ہوں اور وہ عمل ہوں جو قرآنی تعلیم کے مطابق ہوں۔ حقوق غصب کرنے والوں اور ناانصافی کرنے والوں میں شامل نہ ہوں۔ اگر فیصلے کرنے کا اختیار ملے تو ہر رشتہ سے بالا ہو کر فیصلہ ہو، چاہے اس فیصلہ سے اپنے آپ کو نقصان پہنچ رہا ہو یا اپنے والدین کو نقصان پہنچ رہا ہو یا قریبی رشتہ داروں، اپنے بچوں کو نقصان پہنچ رہا ہو۔ لیکن انصاف کے اعلیٰ معیار بہرحال قائم ہونے چاہئیں۔

سوال حضور انور نے عہدے داروں کو فیصلہ کرتے وقت کن باتوں کو مدنظر رکھنے کی تلقین فرمائی؟

جواب ہر شعبہ کا کام ہے کہ فیصلہ کرتے وقت اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ غور اور تدبر اور ہر چیز کی باریکی کو سامنے رکھتے ہوئے اور اس باریکی کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کرے۔ دعا کریں، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ صحیح فیصلہ کی توفیق دے۔ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے دعا ضرور کرنی چاہئے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم فیصلہ کرنے سے پہلے جب تک کچھ نفل نہ پڑھ لیں فیصلہ نہیں کرتے۔

سوال حضور انور نے جنرل سیکرٹری اور اس کے دفتر میں کام کرنے والوں کو کیا خصوصی ہدایت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، جنرل سیکرٹری اور اس کے دفتر میں کام کرنے والے ہر کارکن کا کام ہے کہ ہر آنے والے کے ساتھ عزت احترام سے پیش آئے۔ یہ نہیں کہ پسندیدہ لوگوں کیلئے اور رویّے ہوں اور جو ناواقف ہیں یا جن کے ساتھ تعلقات اچھے نہیں ہیں ان کے ساتھ منفی رویّے ہوں۔ یہ امانتیں ہیں جو کام کرنے والوں کے سپرد کی گئی ہیں اور کوئی خدمت کسی کے سپرد کرنا ہی یہ عہد بن جاتا ہے کہ میں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے کام کروں گا۔ ویسے تو ہر مومن اس بات کا پابند ہے کہ وہ اپنی امانت اور عہد کی حفاظت کرے لیکن جن کے سپرد خاص طور پر ذمہ داریاں کی گئی ہیں انہیں ایک عام مومن سے بھی بڑھ کر محتاط ہونا چاہئے۔

سوال حضور انور نے مرکزی عہدے داروں اور صدران اور ان کی عاملہ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، صرف یہ نہ سمجھیں کہ مرکزی عہدیدار ہی مخاطب ہیں بلکہ صدران اور ان کی عاملہ کے ممبران بھی شامل ہیں جن کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا وہ انصاف کے تمام تقاضے پورے کر رہے ہیں؟ ورنہ انصاف کے تقاضے پورے نہ کر کے نہ صرف امانت اور عہدوں کا خیال نہیں رکھ رہے بلکہ خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ صرف صدر ہونا یا سیکرٹری ہونا یا امیر ہونا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ عہدے نہ کسی کی بخشش کے سامان کرنے والے ہیں، نہ ہی اللہ تعالیٰ پر اور اس کی جماعت پر کوئی احسان ہے۔ اگر کوئی معاملہ سامنے آئے جس کے بارے میں پہلے غلط فیصلہ ہو چکا ہے تو اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے ان فیصلوں کو درست کریں۔ ہمارا ہر عہدیدار خاص طور پر اور ہر احمدی عموماً دنیا کے سامنے ایک رول ماڈل ہونا چاہئے۔

سوال حضور انور نے احباب جماعت یعنی احمدیوں پر کیا ذمہ داری عائد فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، آپس کے تعلقات میں مثالی نمونے قائم کریں۔ انصاف کے تقاضے پورے کریں۔ اپنے اخلاق کو اعلیٰ معیار تک پہنچائیں۔ ایک دوسرے سے معاملات میں کسی بھی قسم کی طرفداری سے اپنے آپ کو مکمل طور پر پاک کریں۔ کسی بھی طرف ان کا جھکاؤ نہ ہو۔ احمدی کی گواہی اور بیان اپنے انصاف اور سچائی کے لحاظ سے ایک مثال بن جائے اور دُنیا یہ کہے کہ اگر احمدی نے گواہی دی ہے تو پھر اسے چیلنج نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ گواہی انصاف کے اعلیٰ معیار پر پہنچی ہوئی ہے۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اپنے عہد بیعت میں تمام قسم کی برائیوں سے بچنے کا عہد کیا ہے اور عہد پر توجہ نہ دینا اور جان بوجھ کر اس پر عمل نہ کرنا خیانت ہے۔

سوال وہ تین امور کون سے ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کر سکتا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ایک حدیث میں آپؐ فرماتے ہیں کہ تین امور کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے لئے کام میں خلوص نیت، ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی اور جماعت مسلمین کے ساتھ مل کر رہنا۔

سوال ایک احمدی حقیقی شکر گزار کس طرح بن سکتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، نظام جماعت کا حصہ بننا آنحضرتؐ کے ارشاد کے مطابق حقیقی مسلمان بناتا ہے۔ اس خوش قسمتی پر ہر احمدی جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے اور حقیقی شکر گزاری یہی ہے کہ نظام جماعت کی مکمل اطاعت، خلافت کی اطاعت ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس شکر گزاری کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال حضور انور نے احباب جماعت کو کن پیاری دعاؤں سے نوازا۔

جواب حضور انور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے والے بنیں۔ اگر کبھی کسی بھی قسم کی گواہیوں کی ضرورت پڑے تو اس میں خیانت کے مرتکب نہ ہوں۔ اپنے عہدوں اور اپنی امانتوں کو پورا کرنے والا اور ادا کرنے والا ہو۔ اپنی تمام ذمہ داریوں کو انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ادا کرنے والا ہو۔ یہ خوبصورت تعلیم ہماری نسلوں میں بھی جاری رہے اور اس کے لئے ہمیں کوشش بھی کرنی چاہئے تا کہ جب وقت آئے تو ہم دنیا میں حقیقی انصاف قائم کر کے دکھانے والے ہوں۔

سوال حضور انور نے کن مرحومین کے اوصاف حمیدہ کا ذکر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی

جواب حضور انور نے مکرم عدنان محمد کُرْدِیَّۃ صاحب (حلب سیریا)، مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش قادیان اور مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالبِ دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

ہر قائم ہونے والا رشتہ اِس بات کو یاد رکھے کہ ان کے باپ دادا نے دین کو دُنیا پر مقدّم رکھتے ہوئے جو قربانیاں دیں اُسکو انہوں نے بھی جاری رکھنا ہے

خُطبہ نکاح میں حضورِ پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح

تمام عہدیدارات کو نرم رویّے رکھنے ہوں گے

- کشتی نوح میں سے ہماری تعلیم والا حصہ ہر دفعہ ضرور رکھیں، کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس کو بار بار پڑھو، بار بار پڑھ کر کبھی تو یہ احساس ہوگا کہ اس پر عمل کرنا ہے، خاص طور پر عورتوں کی تعلیم کے حوالہ سے جو حصہ ہے وہ پڑھیں، ساری کتاب ہی پڑھنے والی ہے ❊
- سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ وصیّت کی طرف لے کر آئیں، رسالہ الوصیت جو ہے اس کو بار بار پڑھوائیں، رسالہ الوصیت کا عام لوگوں کے لئے بھی پڑھنا بہت ضروری ہے، اس میں اسلام کی تاریخ ہے، پھر خلافت کیا ہے، وصیّت کیا ہے، یہ چیزیں اگر ذہنوں میں بیٹھ جائیں تو اگلی نسلوں کی حفاظت ہو جاتی ہے ❊
- ان ملکوں میں تربیت پر زور دیں، پانچ نمازوں کی ادائیگی ہے، قرآن کریم کا پڑھنا ہے، روزانہ تلاوت کرنا ہے اور جو بارہ تا پندرہ سال کی لڑکیاں ہیں ان کو کچھ نہ کچھ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا چاہئے یا کم از کم جو سورتیں یاد ہیں ان کا ترجمہ سیکھنا چاہئے ❊
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا ہے، آپؐ جیسی شخصیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمادیا کہ نرم رویّہ رکھو تو یہ قریب رہیں گے اور قریب آئیں گے، پس جو تمام عہدیدارات ہیں ان کو اور ان کی ٹیموں کو نرم رویے رکھنے ہوں گے ❊

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماءِ اللہ کینیڈا کو حضورِ پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 29 اکتوبر 2016 کی مصروفیات

29 اکتوبر 2016 (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 49 خاندانوں کے 245 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں:

میپل، بریمپٹن، ملٹن، ریکس ڈالے، وُوڈ برج، پیس وِلیج، ویسٹون، ایڈوپ آف پیس، ٹورنٹو، مسی ساگا، بیری، کچنر اور سینٹ کیتھرین۔

علاوہ ازیں امریکہ سے آنیوالے بعض احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لے جاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

اعلانات نکاح اور حضور پُرنور کی زرّیں نصائح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوّذ اور خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ان دونوں نکاحوں میں، جو دونوں بچیاں ہیں وہ محمود احمد چیمہ صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا کی نواسیاں ہیں۔ گویا کہ ننہیال کی طرف سے یہ خاندان، ان بچیوں کے نانا واقف زندگی تھے۔ اسی طرح ماریہ چیمہ جو ہیں وہ واقف زندگی کی بیٹی اور نواسی بھی ہیں۔ یہ خاندان ربوہ میں بڑا لمبا عرصہ رہا بلکہ ابھی بھی یہ جو مختار چیمہ صاحب کا داماد بن رہا ہے یہ ربوہ کا ہی ہے۔

ربوہ میں رہنے والے اکثر وہ لوگ تھے جو دین کی خدمت کرنے والے تھے یا ان لوگوں نے ربوہ آکر اپنے بچے وہاں بسائے۔

تنویر احمد مہار صاحب کے والد یا چیمہ صاحب کے داماد کے دادا محکمہ زراعت میں کام کرتے تھے لیکن انہوں نے ساری عمر اپنے بچے ربوہ میں رکھے۔ اس لئے کہ دینی تعلیم ان کو ملتی رہے۔

ربوہ کا جو ماحول تھا، جب تک اس میں حکومت کا دخل نہیں تھا، ایک ایسا ماحول تھا جہاں آپس میں ہر ایک ملنے والے کو، ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ ایک دینی ماحول تھا، لغویات سے پاک ماحول تھا، وہ زمانہ تھا جب نہ کوئی ٹی وی (T.V) تھا، نہ انٹرنیٹ تھا، نہ آئی فون تھا۔ لوگوں کے لئے دلچسپیاں یہ تھیں کہ شام کو کھیل کے میدان میں آئیں۔ نمازوں پر باقاعدہ ہوں، صبح فجر کی نماز پر اطفال الاحمدیہ، بچے اٹھ کر صَلِّ عَلٰی کیا کرتے تھے۔ ہر محلّے سے آوازیں آرہی ہوتی تھیں۔ ربوہ کا ایک ماحول تھا۔ اِس ماحول میں مکرم محمود چیمہ صاحب کے بچے بھی رہے ہیں۔ محمود چیمہ صاحب تو خود زیادہ تر میدان عمل میں رہے لیکن بچوں کو اکثر ربوہ میں رکھا۔

اسی طرح تنویر مہار صاحب کے خاندان کو مَیں جانتا ہوں۔ انہوں نے بھی ربوہ میں وقت گزارا۔ وہ لوگ اس سوچ کے ساتھ ربوہ میں آئے تھے کہ ہمارے بچوں کو دینی علم حاصل ہو۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے والے ہوں۔ بے شک دنیاوی نوکریاں بھی کیں۔ دنیا بھی کمائی لیکن ساتھ ساتھ دین کا علم اور دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کی سوچ بھی ان میں قائم رہی۔

پس یہ سوچ ہے جو آئندہ نسلوں میں بھی قائم رکھنا ہماری ذمّہ داری ہے۔ ہر قائم ہونے والا رشتہ اِس بات کو یاد رکھے کہ جو اِن کے آباؤ اجداد نے، ان کے باپ دادا نے دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کا عہد پورا کرتے ہوئے قربانیاں دیں اس کو انہوں نے بھی جاری رکھنا ہے۔

یہ جو آیات پڑھی گئی ہیں آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اپنی کل کو دیکھو اور وہ کل یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدّم رکھو۔ اپنے آپ کو بھی اس تعلیم کے مطابق ڈھالو جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہو اور نیکیوں کی طرف قدم بڑھاؤ۔ دنیا تمہارا مقصود نہ ہو بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے دین اصل مقصد ہو۔

یہ کل ہر شخص کیلئے، اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی کہ ہر آنے والا دن دین کی بہتری کی طرف ایک نیا قدم ہونا چاہئے۔ ہر آنے والا دن اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے والا ہونا چاہئے۔ پھر کل یہ بھی ہے کہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے اس کی طرف نظر رکھو۔

پھر کل یہ بھی ہے کہ اپنے بچوں کی ایسی تربیت کرو چاہے تم کینیڈا میں رہ رہے ہو، امریکہ میں رہ رہے ہو، یہاں کا ماحول جیسا بھی ہے پھر بھی بچوں میں دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کی سوچ قائم رہے۔ ان کی تربیت اِس نہج پر ہو کہ وہ بڑے ہو کر یہ دعا کرنے والے ہوں کہ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے ماں باپ پر رحم کر جنہوں نے ہماری بچپن میں پرورش کی، ہمیں دین سکھایا، ہمیں اس ماحول کے گند سے بچایا اور خود اللہ تعالیٰ کے قریب کیا۔ گویا کہ پھر ماں باپ کیلئے یہ دعا کر کے بچے اگلے جہان میں بھی ان کے درجات میں بلندی کا باعث بن رہے ہوں گے۔ خود بھی دین سے منسلک ہو کر آئندہ نسلوں کی بھی حفاظت ہوتی چلی جائے گی۔

پس یہ سوچ ہونی چاہئے اور یہ آیات جو نکاح میں رکھی گئی ہیں اور یہ آخری آیت جو آئندہ کے مستقبل کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی خالص رضا کو حاصل کرنے کی غرض کی سوچ سے رکھی گئی، یہ معمولی بات نہیں ہے۔

خوشی کے موقع پر شادیوں کے بعد جوانی میں بہت ساری باتوں کو انسان بھول جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس موقع پر بھی تمہیں خدا یاد رہنا چاہئے اور تمہیں اپنی آئندہ کی زندگی یاد رہنی چاہئے اور تم میں یہ سوچ قائم ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنے بچوں کی بھی تربیت کرو۔

اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والا رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت بھی ہو اور ان کی نسلوں میں بھی ہمیشہ خلافت اور جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق قائم رہے اور دین کو دنیا پر مقدّم کرنے والے ہوں۔

خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆ عزیزہ جویریہ ظفر بنت مکرم ظفر احمد صاحب کا نکاح عزیزم زین نادر ابن مکرم محمد منور نادر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ ماریہ احمد چیمہ بنت مکرم مختار احمد چیمہ صاحب (وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا) کا نکاح عزیزم رضاء المحسن مہار ابن مکرم تنویر احمد مہار صاحب کے ساتھ طے پایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

سرائے انصار کینیڈا کا افتتاح

پروگرام کے مطابق چار بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’بشیر سٹریٹ‘‘ پر واقع عمارت ’’سرائے انصار‘‘ میں تشریف لائے۔ یہ عمارت مجلس انصاراللہ کینیڈا نے بطور گیسٹ ہاؤس حاصل کی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عمارت کا معائنہ فرمایا اور دعا کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو مہمان بھی یہاں ٹھہریں آپ کے پاس ان کا باقاعدہ اندراج ہونا چاہئے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’بیت مریم‘‘ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضور انور نے صدر صاحبہ لجنہ سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے نئے سال کا پروگرام بنالیا ہے اس پر صدر صاحبہ نے عرض کیا کہ ہم اس پراسس میں ہیں کہ ہر سیکرٹری کے ساتھ نیا پروگرام بن رہا ہے۔ ویسے ہم دو سال کا اکٹھا پروگرام بنالیتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب آپ کا سال یکم اکتوبر سے شروع ہوا ہے تو پھر ایک مہینے میں نیا پروگرام بن جانا چاہئے تھا۔

جنرل سیکرٹری صاحبہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کتنی مجالس ہیں اور کتنی مجالس کی طرف سے آپ کو باقاعدہ رپورٹس آتی ہیں۔ اس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ ستمبر 2016ء تک ہماری 84 مجالس تھیں۔ اب اکتوبر 2016ء سے 91 ہوگئی ہیں۔ ریجنز میں بعض نئے حلقے بنے ہیں جن کی وجہ سے تعداد بڑھی ہے۔ مجالس ہمیں باقاعدگی سے رپورٹس بھجواتی ہیں۔ ستمبر تک ہمیں 84 مجالس میں سے 83 مجالس کی رپورٹس موصول ہوچکی ہیں۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ رپورٹ پر تبصرہ کس طرح کرتی ہیں؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ہر شعبے کی سیکرٹری اپنے شعبہ کے حوالہ سے اپنا تبصرہ لوکل سیکرٹریان کو خود بھجوادیتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا صدر صاحبہ کی طرف سے تبصرہ نہیں جاتا؟ اس پر جنرل سیکرٹری نے عرض کیا کہ صدر صاحبہ سیکرٹریان کے تبصرہ کو چیک کرلیتی ہیں۔ صدر صاحبہ نے بھی حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ وہ رپورٹس کو دیکھتی ہیں۔

سیکرٹری تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے آئندہ سال کا کیا پروگرام بنایا ہے۔

اس پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم نے ایک پیس کانفرنس رکھی ہے جو آئندہ ماہ مانٹریال میں ہے۔ ہر ماہ نمائش لگانے کا پروگرام بھی ہے۔ ہم داعیات الی اللہ کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ بیعتوں کا کیا ٹارگٹ رکھا ہے؟ اس پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ اس سال ہماری 24 بیعتیں ہوئی ہیں۔ جیسا کہ حضور انور نے ہمیں ہدایات دی تھیں کہ ہم ان سے باقاعدگی کے ساتھ اپنا رابطہ رکھیں۔ ہم کوشش کررہے ہیں کہ ہماری داعیات الی اللہ کی تعداد زیادہ بڑھے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ 24 کے ساتھ ہی ہمارا رابطہ قائم ہے اور ہر ماہ ہمارا رابطہ ہوتا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ سارے کینیڈا میں پھیلی ہوئی ہیں اور جو وہاں کی متعلقہ صدر ہے کیا اس کا ان نومبائعات سے رابطہ ہوتا ہے؟ اس پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ سارے کینیڈا میں پھیلی ہوئی ہیں اور متعلقہ صدر کا ان سے رابطہ رہتا ہے۔

سیکرٹری تربیت نومبائعات سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کا نومبائعات سے باقاعدہ رابطہ رہتا ہے؟

اس پر سیکرٹری نے عرض کیا کہ ان کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے، ہم ان کے ساتھ رپورٹنگ کے ذریعہ بھی رابطے رکھتے ہیں۔ براہ راست بھی رابطہ ہے، واٹس ایپ پر بھی رابطہ ہے۔ ہر ماہ ہماری کانفرنس کال ہوتی ہے جس میں نومبائعات بھی رابطہ کرسکتی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ نومبائعات زیادہ تر کس قوم کی ہیں؟

اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ سفید فام کینیڈین 21 ہیں اور 40 ایسی ہیں جو ایشین ممالک کی ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری تربیت نومبائع نے بتایا کہ گزشتہ تین سال میں نومبائعات کی تعداد 71 ہے۔ ان میں سے 52 ایسی ہیں جو فعّال ممبرز ہیں اور جو باقی ہیں ان کے لئے ہم کوشش کررہے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ رابطہ کا کیا طریق ہے؟

اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ پہلے صدران مجالس رابطہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اگر ان سے رابطہ نہ ہوسکے تو پھر مردوں کے ذریعہ سے کوشش ہوتی ہے یا مربیان کے حوالہ کردیا جاتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مربیان نہیں بلکہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوتی ہیں رابطہ کا ذریعہ بھی انہیں کو بنانا چاہئے۔ اس طریق سے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ جس کے ذریعہ سے بیعت ہوئی ہے وہ آیا صرف تبلیغ میں ہی فعّال ہے یا بعد کے تعلق اور رابطہ میں بھی عملی طور پر کام کررہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس نے بیعت کروائی ہے کیونکہ بیعت تو ایک لمبا عرصہ کے بعد ہوتی ہے ایک دن میں تو نہیں ہوجاتی تو اس کی دوستی تو قائم رہتی ہے۔ جس نے بیعت کروائی ہے اگر وہ خود نماز پڑھنے والی نہیں، قرآن کریم پڑھنے والی نہیں، MTA نہیں دیکھتی یا صرف ایک دفعہ جوش میں آکر تبلیغ کی اور پھر جوش ٹھنڈا ہوگیا۔ لوگ تو مختلف وجوہات سے بیعت کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جملہ باتوں سے متأثر ہوجاتے ہیں تو آپ کو یہ سب باتیں دیکھنی چاہئیں اس طرح آپ کو عملی طور پر بیعت کروانے والے کی بھی اصلاح کا موقع مل جاتا ہے۔ اور جو سیکرٹری تربیت ہے وہ باقاعدہ دیکھے اور اگر اس میں کوئی کمی ہے تو سیکرٹری نومبائعات اس کو بتاسکتی ہے اور جو نومبائعات کی حقیقی تربیت ہے وہ بھی ساتھ ساتھ ہونی چاہئے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان 52 نومبائعات میں سے چندہ کے نظام میں کتنی شامل ہیں؟

اس پر سیکرٹری نے عرض کیا کہ 22 نومبائعات شامل ہیں اور لجنہ کا ممبرشپ چندہ دیتی ہیں۔ باقی بھی کوشش کررہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ممبرشپ کا چندہ دیتی ہیں یا نہیں۔ انہیں کہیں کہ ایک یا دو ڈالر سال کے ادا کرکے تحریک جدید اور وقف جدید میں شامل ہوجاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ سیکرٹریان تحریک جدید اور وقف جدید کے پاس لسٹ ہونی چاہئے اور وہ انہیں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ یہاں کوئی شرط نہیں ہے کہ کتنا چندہ دینا ہے۔ ممبرشپ چندہ تو آپ نے ہر کمانے والی کا اُس کی آمد پر ایک فیصد رکھا ہوا ہے اور جو نہیں کمانے والی ان کا 24 یا 25 ڈالرز ہے۔

اس پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ 24 ڈالرز ممبرشپ چندہ اور 24 ڈالرز اجتماع کا چندہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے اس ماہانہ چندہ کی ادائیگی میں کئی دفعہ روک پیدا ہوجاتی ہے۔ اس لئے نومبائعات کو چندہ تحریک جدید اور وقف جدید کی عادت ڈالیں۔ ایک دو ڈالر ادا کریں تو ان کو پھر عادت پڑ جائے گی۔ شروع میں عادت ڈالنے کے لئے ان دونوں چندوں سے شروع کریں پھر ممبرشپ اور جماعتی چندے بعد میں آئیں گے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: ان نومبائعات کے لئے کوئی سلیبس بھی بنایا ہوا ہے؟ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ تین لیول کا سلیبس تین سالوں تک کیلئے بنا ہوا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ نومبائعات میں سے تربیت کے بعد کتنی Main Stream میں آجاتی ہیں؟

اس پر سیکرٹری نے عرض کیا، الحمدللہ کافی بڑی تعداد Main Stream میں آجاتی ہے۔ پھر ڈیوٹیاں بھی دیتی ہیں اور بعض عہدیدار بھی بن جاتی ہیں۔

سیکرٹری تعلیم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ کا اگلے سال کا کیا منصوبہ ہے؟ آپ جو کہتے ہیں کہ ہم نے دو سال کی منصوبہ بندی پہلے ہی کی ہوئی ہے تو اِن دو سالوں میں، اس سال کی کیا منصوبہ بندی کی ہوئی ہے؟

اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ قرآن کریم میں سے سورۃ النور کا ترجمہ اور تفسیر شامل ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کلاسز میں کتنی تعداد شامل ہوتی ہے۔ لجنہ کی تجنید کیا ہے؟

اس پر سیکرٹری تجنید نے بتایا کہ لجنہ کی تجنید 10160 ہے اور جنرل سیکرٹری نے عرض کیا کہ رپورٹس کے مطابق ان کے ریکارڈ میں تجنید 9589 ہے۔

حضور انور نے فرمایا تو اس کا مطلب ہے کہ جنرل سیکرٹری کے پاس جو رپورٹس ہیں ان میں 600 کی کمی ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری مال سے دریافت فرمایا کہ آپ کے پاس تجنید کیا ہے۔ اس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ستمبر تک کی رپورٹ کے مطابق جو چندہ ادا کرنے والی ہیں ان کے مطابق تعداد 8690 ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے اتنا فرق تو ہونا چاہئے لیکن جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری تجنید کا آپس میں فرق نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں مال کے ساتھ فرق ہونا چاہئے وہ ٹھیک ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری تجنید اور جنرل سیکرٹری کو ہدایت فرمائی کہ اپنی انفارمیشن Update کرلیں۔

بعد ازاں حضور انور نے سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا کہ آپ پرچہ بھی لیتی ہیں اور سال کے پرچوں میں شامل ہونے والوں کی کتنی Average آتی ہے؟

اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ مارچ کے امتحان میں اس دفعہ شامل ہونے والوں کی تعداد 5500 تھی۔ اور ستمبر میں جو امتحان ہوا تھا اس کا رزلٹ ابھی فائنل نہیں ہوا اس لئے ابھی معین تعداد کا علم نہیں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ساڑھے پانچ ہزار تو اچھی تعداد ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری تعلیم سے دریافت فرمایا کہ کیا سلیبس میں شامل ہے؟

اس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ ایک حصہ جو ہے وہ قرآن پاک کا ہے۔ پھر حدیث کا ایک حصہ ہے۔ پھر دعاؤں کا حصہ ہے۔ پھر اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب ہوتی ہے۔ اس وقت جو کتاب نصاب میں شامل ہے وہ ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو بہت پڑھی لکھی عورتیں ہیں وہ تو ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ پڑھ لیں گی۔ جو کم پڑھی لکھی ہیں ان کے لئے بھی ہلکی پھلکی کوئی چیز رکھیں۔ بہت سارے اسائلم سیکرز یا رفیوجیز سری لنکا، تھائی لینڈ یا ملیشیا سے یہاں آئے ہیں۔ ان میں سے بہت ساری عورتیں پاکستان سے آنے والی ایسی ہیں جو کچھ نہیں جانتیں کیونکہ پاکستان میں وہاں کے حالات ایسے ہیں کہ رابطے نہیں ہوتے۔ پروگرام، اجلاسات کم ہوتے ہیں۔ اس لئے وہاں امتحانوں میں شامل ہونے کی کافی کمی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ’’کشتی نوح‘‘ میں سے ’’ہماری تعلیم‘‘ والا حصہ ہر دفعہ ضرور رکھیں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس کو بار بار پڑھو۔ بار بار پڑھ کر کبھی تو یہ احساس ہوگا کہ اس پر عمل کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ’’کشتی نوح‘‘ میں خاص طور پر عورتوں کی تعلیم کے حوالہ سے جو حصہ ہے وہ پڑھیں۔ اوّل تو ساری کتاب ہی پڑھنے والی ہے۔ اس خاص حصّے کو نکال کر عورتوں کو دیں۔ پھر آسان آسان حصّے لے کر پرنٹ کرکے عورتوں کو دیں کہ ان کو پڑھو۔ اس کا امتحان ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر جو ’’الفضل اخبار‘‘ ربوہ سے چھپتا ہے اس میں میرے خطبات کے سوال و جواب تیار کرکے وہ شائع کرتے ہیں۔ گزشتہ سالوں کے ان سوال و جواب میں دیکھیں جو تربیتی اور علمی اور تعلیمی پہلو تھے وہ سارے نکال کر پرنٹ آؤٹ نکال کر خواتین کو دیں کہ اس کو پڑھیں پھر اپنے امتحان میں اس میں سے بھی سوال ڈالیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مشکل چیزیں تو آپ پڑھ لیں گے لیکن سمجھ کوئی نہیں آتی۔ اس لئے برکت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب یا اس کا کچھ حصہ ضرور رہنا چاہئے۔ لیکن ساتھ یہ بھی کوشش ہونی چاہئے کہ صرف کتاب پڑھ کے

ہم نے خانہ پُری نہیں کرنی بلکہ کچھ نہ کچھ سکھانا بھی ہے۔ سکھانے کا فائدہ تبھی ہے کہ ہر بار ان کی نظروں کے سامنے ایک چیز آتی رہی۔

سیکرٹری تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ میرے خطبات باقاعدہ کتنی خواتین سنتی ہیں؟

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ جو باقاعدہ وقت پر سنتی ہیں ان کی تعداد 3175 ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی تجنید کے مطابق یہ تیسرا حصہ ہوا۔

حضور انور نے فرمایا جو خواتین جمعہ پر آتی ہیں۔ جمعہ کے خطبہ میں بھی خطبہ کا خلاصہ بیان ہوتا ہے تو اگر لجنہ کی طرف سے کوشش ہو تو اس کا فائدہ ہوگا۔ خود ان کے ذہنوں میں ہوگا تو اپنے خاوندوں کو اپنے بچوں کو Discussion میں بتا سکیں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب ایک خطبہ ایک مہینہ کا لے لیا کریں۔ اگر سارے نہ بھی لینے ہوں تو ایک خطبہ لے کر جس میں خاص طور پر تربیتی پہلو زیادہ ہوں اِس کے سوال و جواب کو آگے چلائیں۔ اگر ایک مضمون پر خطبات کا سلسلہ ہے تو ان خطبات کو لے لیں۔ مثلاً عملی اور اعتقادی تبدیلی کے اوپر مَیں نے کئی خطبات دیئے تھے۔ اس کے انہوں نے سوال و جواب بنائے ہوئے ہیں تو آپ وہ لے کر سب خواتین کو دے سکتی ہیں ان کی تو ایک پوری کتاب بن سکتی ہے۔ کم از کم اس کے سو صفحات تو ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ حضور انور کا جو بھی تازہ خطبہ ہوتا ہے ہم اسکے سوال و جواب بنا کر مجالس کی سیکرٹری تربیت اور صدران کو فوراً بھجواتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پھر اس کا فیڈ بیک کیا ہوتا ہے؟ فیڈ بیک بھی تو ہونا چاہئے۔

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہم اپنی جنرل باڈی میٹنگ میں، اجلاسات میں، تعلیم اور تربیت کی میٹنگ میں ضرور ڈسکس کرتے ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہم نے وصیت کی طرف توجہ دی ہے تو چھ ماہ میں ہماری ایک سو گیارہ ممبرات نے وصیت کی ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری مال سے دریافت فرمایا کہ کمانے والی خواتین کی تعداد کیا ہے؟ اس پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ 1269 ہے۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس میں نصف تعداد 630 یا اس سے کچھ زائد کو موصی ہونا چاہئے۔ گو کہ موصی عورتوں کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہے۔ لیکن ان میں اکثریت وہ ہے جو کمانے والی نہیں۔ پھر نوجوان لڑکیاں ہیں جو سٹوڈنٹ ہیں وہ اس تعداد میں شامل ہیں۔ پس کوشش یہ ہونی چاہئے کہ کمانے والوں کی تعداد کا نصف وصیت کے نظام میں شامل ہو۔ یہ سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ وصیّت کی طرف لے کر آئیں۔ ''رسالہ الوصیت'' جو ہے اس کو بار بار پڑھوائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسالہ الوصیت کا عام لوگوں کے لئے بھی پڑھنا بہت ضروری ہے۔ اس میں اسلام کی تاریخ ہے، پھر خلافت کیا ہے، وصیّت کیا ہے، یہ چیزیں اگر پکّی ذہنوں میں بیٹھ جائیں تو اگلی نسلوں کی حفاظت ہوجاتی ہے۔ باقی علمی دلائل حاصل کرنے کے لئے تو بہت سا مواد موجود ہے۔ جن کو شوق ہے تبلیغ کا وہ اس کے حصول کے لئے کوشش کر لیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ تربیت کرلیں تو علم آپ ہی حاصل ہو جائے گا۔ شعبہ تعلیم اور تربیت دونوں کو مل کر Co-ordinate کرنا ہوگا۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ ابھی ہم نے سلیبس اس طرح بنایا تھا کہ ''کتاب شرائط بیعت'' کے منتخب حصّے شامل کئے تھے کیونکہ ہمیں بعض لجنہ کی طرف سے ایسا اظہار ملا تھا کہ ہم سے کتابیں پڑھی نہیں جاتیں۔ بہت زیادہ سلیبس ہو جاتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسی لئے تو مَیں نے کہا ہے کہ سلیبس آسان اور مختصر رکھیں۔ اب رسالہ الوصیّت کو رکھیں ایک سال کیلئے۔ اب اسی کو پڑھائیں۔

سیکرٹری خدمت خلق کو حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ کیا کام کر رہی ہیں۔ آپکے اس علاقہ Haiti میں زلزلہ آیا ہے۔ کیا لجنہ نے مدد کیلئے کچھ دیا ہے؟

اس پر سیکرٹری خدمت خلق نے بتایا کہ ہم نے لوگوں سے چندہ وغیرہ حاصل کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ نے خدمت خلق کے فنڈ میں سے ان کو کچھ نہیں دیا۔ ہیومینیٹی فرسٹ کو مدد کے لئے دے دیتیں۔

حضور انور نے فرمایا اب آپ نیا پلان کریں۔ پچھلے پلان پر نہیں چلنا۔ پہلے آپ نے اجازت لی تھی اور کچھ رقم ہیومینیٹی فرسٹ کو دے دیتی تھیں۔ اب آپ نئے طور پر اپنی عاملہ میں ڈسکس کریں کہ کیا کرنا ہے۔ ویسے تو Haiti میں ہیومینیٹی فرسٹ کام کر رہی ہے۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے سالانہ بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ ہمارا بجٹ تین لاکھ تین ہزار پانچ سو تراسی (303583) ڈالرز ہے۔

حضور انور نے اجتماع کے بجٹ اور اخراجات کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ہمارا اجتماع کا بجٹ ایک لاکھ 67 ہزار ڈالرز تھا۔ اور گزشتہ سال ہمارے اجتماع پر 26 ہزار پانچصد ڈالرز خرچ آیا تھا۔ اس سال ہمارا اجتماع اگست میں ہوا ہے۔ اس کے اخراجات ابھی فائنل نہیں ہوئے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ہم نے افریقہ کیلئے دو لاکھ ڈالر کا وعدہ کیا تھا جو ہم نے ادا کر دیا ہوا ہے اور اس سال بھی ہمارا پروگرام ہے اور ہم عاملہ میں ڈسکس کر کے اپنا وعدہ بھجوائیں گے۔

سیکرٹری ناصرات سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی تجنید کیا ہے؟ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ 2208 ہے۔ لیکن صدران اور سیکرٹری صاحبان کے مطابق 2105 ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان کی تربیت کا کیا پروگرام ہے؟ کیا سلیبس بنایا ہوا ہے؟ آپ نے جو تین کیٹگری بنائی ہیں اس میں 7 تا 10 سال کی عمر کا سلیبس کیا ہے، 10 تا 12 سال کی عمر کا کیا سلیبس ہے اور 12 تا 15 سال کا کیا سلیبس ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اجتماع میں صرف کھیلوں کا مقابلہ تو نہیں ہے۔ تلاوت کا مقابلہ کروا دیا۔ آجکل ''آمین'' کروا رہے ہیں۔ لڑکیاں قرآن کریم پڑھنے میں لڑکوں سے نسبتاً بہتر ہیں۔ لیکن پھر بھی لگتا ہے کہ بعضوں نے صرف ''آمین'' کیلئے پڑھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان ملکوں میں تربیت پر زور دیں۔ پانچ نمازوں کی ادائیگی ہے، قرآن کریم کا پڑھنا ہے، روزانہ تلاوت کرنا ہے اور جو بارہ تا پندرہ سال کی لڑکیاں ہیں ان کو کچھ نہ کچھ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا چاہئے یا کم از کم جو سورتیں یاد ہیں ان کا ترجمہ سیکھنا چاہئے۔

اس کے علاوہ عمومی تربیت کی باتیں ہیں اس پہلو سے بھی دیکھیں۔ یہ بھی دیکھیں کہ خطبہ سننے والی کتنی ہیں۔ اس کو سمجھنے والی کتنی ہیں۔ اردو میں سمجھ نہیں آتی تو اس کا انگلش ترجمہ ہے۔ اگر یہ نہیں تو اس کا خلاصہ انگریزی میں بھی آجاتا ہے۔ وہ دیکھتی ہیں کہ نہیں۔ انگریزی ترجمہ ''الاسلام'' پر آجاتا ہے، پاکستان تحریک جدید سے چار پانچ دنوں میں آجاتا ہے۔ اس کو سنایا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ناصرات کو ان ممالک میں سنبھالنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ سکولوں میں جو کچھ سیکھ کر آتی ہیں پھر اس بارہ میں سوال کرتی ہیں تو ان کے سوالوں کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔ خاص طور پر یہاں کی جو مشکلات ہیں جن سے تربیت پر اثر پڑتا ہے ان کو دیکھیں۔ ناصرات کی تربیت کرلیں باقی سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

سیکرٹری ناصرات نے عرض کیا کہ حضور انور کا خطبہ جمعہ ناصرات کی ویب سائٹ پر ڈالا جاتا ہے تاکہ وہاں سے سن لیں۔ اسی طرح خطبہ کے پوائنٹس لے کر ایک پریزینٹیشن تیار کی جاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پوائنٹس لینے والا کون ہے؟ کوئی اچھا ہونا چاہئے۔ ہر ایک کا اپنا اپنا ذریعہ ہوتا ہے۔ جب مَیں نے لندن میں مربیان سے میٹنگ کی تو مَیں نے انہیں کہا کہ اس کے پوائنٹس نکالو۔ ایک نے تیس پوائنٹس نکالے اور دوسرے نے 67 پوائنٹس نکال لئے تو یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی صلاحیت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری صنعت و تجارت سے دریافت فرمایا کہ مجھے شکایت آئی ہے کہ جلسہ کے موقع پر سٹالوں میں جالی دار برقعے فروخت ہو رہے تھے۔ یہ کون سے جالی دار بُرقعے ہیں۔ اس پر سیکرٹری نے عرض کیا کہ جالی دار برقعہ اس طرح کا ہوتا ہے کہ نیٹ کا کپڑا ہوتا ہے اس پر لائننگ لگی ہوتی ہے۔ اس میں سے لباس نظر نہیں آتا اور یہ چپکتا بھی نہیں ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری اشاعت سے رسالہ کی اشاعت کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ رسالہ ''النساء'' تین دفعہ سال کے دوران شائع ہوا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ ہم اس رسالہ کے لئے ہر مجلس سے دو آرٹیکل لیتے ہیں اور پھر اِس میں سے انتخاب کرتے ہیں۔ ہماری ایک کمیٹی بھی ہے۔ جو بھی اعتراضات اسلام کے خلاف آتے ہیں ہم اس کے جوابات فوری طور پر اپنے آرٹیکل میں دیتے ہیں۔

سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ ہم سوچ رہے ہیں کہ حضور انور کے خطابات میں سے جو تربیت کے حوالے سے نکات ہیں ان کو کتابی شکل میں شائع کریں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اچھا ہے، کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ نے تربیتِ اولاد کے اوپر ایک کتاب شائع کی ہے اس کا کوئی انگریزی ترجمہ کر سکتا ہے تو کرے۔ امریکہ میں ترجمہ کرنے والے تیز ہیں حالانکہ کینیڈا کو بھی تیز ہونا چاہئے۔

سیکرٹری ضیافت نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ جو بھی پروگرام ہوتے ہیں اس میں کھانے کا بندوبست کرتی ہوں۔

سیکرٹری تحریک جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ چندہ تحریک جدید میں لجنہ کا کتنا حصہ ہے۔ اس پر سیکرٹری تحریک جدید نے بتایا کہ چھ لاکھ 37 ہزار ڈالرز لجنہ کا حصہ ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کا کُل وعدہ دو ملین ڈالرز کا ہے۔ تو اس طرح تیسرا حصہ آپ کا ہوا۔

حضور انور نے فرمایا یہ پہلی دفعہ ہوگا کہ مَیں آپ کے ملک سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کروں گا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سالوں میں آپ کے تحریک جدید کے چندہ میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟ اس پر سیکرٹری تحریک جدید نے بتایا کہ سال 2012ء میں 4,37,000 ڈالرز تھا۔ اور 2013ء میں ہمارا چندہ 4,90,000 تھا۔ 2014ء میں 5,39,000 ڈالرز اور 2015ء میں 6,22,000 ڈالرز تھا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تقریباً پچاس فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ماشاءاللہ۔

حضور انور نے سیکرٹری وقف جدید سے دریافت فرمایا کہ ابھی دو تین ماہ رہتے ہیں۔ آپ کا چندہ کتنا ہو چکا ہے۔ اس پر سیکرٹری نے بتایا 3,58,000 ڈالرز جمع ہو چکا ہے اور گزشتہ سال ہمارا چندہ پانچ لاکھ 41 ہزار ڈالرز تھا۔

حضور انور نے شاملین کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر سیکرٹریان نے بتایا کہ تحریک جدید میں شاملین کی تعداد 14000 ہے۔ لجنہ اور ناصرات دونوں شامل ہیں۔ جبکہ وقف جدید میں شاملین کی تعداد 13,660 ممبرات میں سے 12,660 ہے۔ یعنی 93 فیصد ممبرات شامل ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: کمال کر دیا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری صحت جسمانی نے بتایا کہ لجنہ کے کھیلوں کے پروگرام ہوتے ہیں۔ طاہر ہال میں دن تقسیم کئے ہیں۔ خدام، انصار کے علاوہ لجنہ کیلئے بھی بعض دن مخصوص ہیں۔ اِن میں کھیلوں کا پروگرام ہوتا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر محاسبہ نے بتایا کہ ستمبر

کلامُ الامام

''کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالبِ دُعا: سکینۃ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

2015 میں آخری آڈٹ کیا تھا باقی ہر سہ ماہی کے اخراجات کا حساب ہوتا ہے اور رپورٹ کو آڈٹ بھی کیا جاتا ہے۔

معاون صدر (برائے وقف نو) کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ لجنہ کی جو عورتیں واقفاتِ نَو ہیں ان کا پروگرام آپ نے وہی رکھنا ہے جو جماعتی ہے اور ان کے سارے پروگرام لجنہ نے خود کرنے ہیں۔ کسی مرد کو لجنہ کی واقفاتِ نَو کلاس میں آنے کی اجازت نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی خاص پروگرام ہو۔ اس کی مجھ سے اجازت لینی ہے۔ اب لجنہ کو آپ نے ہی سنبھالنا ہے۔ لجنہ بھی اور ناصرات بھی، مردوں سے اپنے پروگرام نہیں کرواتیں۔ مردوں کو اُن کے پروگراموں کی اجازت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ میں پڑھی لکھی عورتیں ہیں۔ عائشہ اکیڈمی چلا رہی ہیں۔ حافظ قرآن بھی ہیں۔ دینی علم رکھتی ہیں۔ مضامین لکھتی ہیں اسلئے آپ خود اپنے پروگراموں کو ہر جگہ سنبھال سکتی ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو واقفاتِ نو بچیاں 15 سال سے اوپر ہیں ان سے Bond فِل کروائیں۔ جنہوں نے ابھی تک نہیں کیا اُن سے پوچھیں اگر وہ فِل کرنا نہیں چاہتیں تو انہیں کہو پھر واقفاتِ نَو سے فارغ ہو جاؤ۔ جو وقف میں نہیں رہنا چاہتی اس کو وقف سے فارغ کر دیا جائے گا۔

سیکرٹری انچارج پراپرٹی نے بتایا کہ ہماری دو جائیدادیں ہیں۔ ایک یہ ''بیت مریم'' ہے اور ایک ''بیت نصرت'' ہے۔

سیکرٹری رشتہ ناطہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ ناطہ کی لسٹ ریکارڈ میں کُل تعداد اور اب تک جو رشتے کروائے ہیں ان کا جائزہ لیا اور ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: طلاق اور خلع کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس طرف بھی توجہ دیں۔ بعض دفعہ لڑکے باہر سے شادیاں کر کے یہاں آتے ہیں۔ یہاں ان کے رشتہ دار بھی ہوتے ہیں۔ یہاں آتے ہیں اور لڑکیوں کو چھوڑ دیتے ہیں یا لڑکیاں شادی کر کے باہر سے یہاں آتی ہیں اور یہاں پہنچ کر لڑکوں کو چھوڑ دیتی ہیں اور چند ماہ میں دونوں میاں بیوی میں آپس میں لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

حضور انور نے سیکرٹری رشتہ ناطہ کو فرمایا کہ آپ کو یہ بھی علم ہونا چاہئے کہ جو رشتے آپ نے کروائے ہیں ان میں سے کتنے طلاق اور خلع پر منتج ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج سے تین چار سال پہلے طلاق، خلع کی Ratio عموماً ہر جگہ 13 فیصد تھی اور اب یہ بڑھ کر 19، 20 فیصد ہو چکی ہے۔ اس رجحان کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ تربیت کے شعبہ کا یہ بھی کام ہے۔ ایک تو کچھ لڑکیوں میں بھی برداشت نہیں ہے اور دوسری طرف کچھ لڑکوں میں بھی آوارگیاں ہیں۔ دونوں چیزیں شامل ہیں۔ آپ پہلے یہ دیکھا کریں کہ حقائق کیا ہیں۔ اس کے مطابق ہر معاملہ کو سلجھایا کریں۔ برداشت کا مادہ دونوں میں نہیں رہتا جس کی وجہ سے علیحدگیاں بھی ہوتی ہیں۔ اب یہ بات پرانی ہو گئی ہے کہ اپنا گھر بسانے کے لئے دونوں برداشت کر لیتے تھے تاکہ گھر کی بات باہر نہ نکلے۔ لیکن یہ ماحول اب نہیں ہے۔ اب اگر بات سامنے نہیں آئے گی تو سارے حالات کی ذمّہ داری لڑکی کے اوپر آجائے گی اور پھر جو بچے ہیں وہ علیحدہ ڈسٹرب ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے ان کی تربیت پر اثر پڑتا ہے۔ تو مسائل کا یہ ایک سلسلہ ہے ہمیں اس سے اچھی طرح سے نپٹنا ہوگا۔

سیکرٹری نے عرض کیا کہ ہمارا ایک پراجیکٹ ہے ہم اس پر کام کرنا چاہتے ہیں جو ہدایات الفضل میں آتی ہیں، ہم ان کو اکٹھا کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا بڑی اچھی بات ہے کریں لیکن الفضل میں آپ کی یوکے کی کلاسز کی کوریج نہیں ہوتی تو یہ MTA پر آجاتی ہیں۔ ان کی ریکارڈنگ سن لیا کریں۔

بعد ازاں مجلس عاملہ کی سیکرٹریان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کرنے کی اجازت چاہی؟ ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ جو بچیاں یونیورسٹی جاتی ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ ہم باقاعدہ تعلیم و تربیت کی کلاسوں میں نہیں آسکتیں یا کم آتی ہیں تو ان کے لئے ہم دسمبر میں دو دن کا ایک کیمپ کرتے ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر کہ یہ کہاں ہوتا ہے، سیکرٹری نے بتایا کہ نیشنل لیول پر اور ریجنل لیول پر ہوتا ہے۔ یہاں جو پانچ ریجن ہیں ان کا اکٹھا پروگرام ''مسجد بیت الاسلام'' میں ہوتا ہے اور سوال و جواب بھی ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال کتاب ''کشتی نوح'' تھی۔ حضور انور کا یہ ارشاد تھا کہ یہ کتاب پڑھی جائے اور بڑی بچیوں کو سمجھایا بھی جائے۔ ان کو اس بارہ میں بتایا بھی گیا تھا۔

اب اس دفعہ دسمبر میں دوبارہ یہ پروگرام ہے تو اس میں ہم کونسی کتاب یا کونسا عنوان رکھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ رسالہ الوصیت میں سے پوائنٹس نکال کر رکھیں۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ ہم لوگ چاہتے ہیں کہ حضور انور کے خطبات، خطابات اور ایڈریسز سب لجنہ سنے اور ان پر عمل کرے لیکن ہماری کوششوں میں بہت کمی رہ جاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کوشش میں کمی رہتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے فَذَكِّرْ کا حکم دیا ہے، نصیحت کرنے کا حکم دیا ہے۔ سو فیصد ٹارگٹ تو سال میں حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ مَیں بھی اپنے خطبات میں بار بار نصیحت کرتا رہتا ہوں۔ ہم نے تو کوشش کرنی ہے اور کرتے رہنا ہے۔ لوگوں کے کانوں میں روئی بھری ہوئی ہے۔ کبھی تو کسی کے کان سے روئی باہر نکلے گی۔ اگلے دن کسی اور کو فرق پڑ جائے گا۔ بہرحال کوشش ہونی چاہئے۔ آپ کی جو نئی نسل ہے ان سے محبت و پیار سے بات کریں۔ پیار سے سمجھائیں۔ سختی سے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ایک آدمی ملنے آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ میری بیوی کا خاندان احمدی نہیں تھا تو یہاں میں ان کو اپنے قریب لایا ہوں۔ لجنہ کے اجلاس میں یا جمعہ کی نماز پر وہ گئی تو وہاں اُسے کہا گیا کہ تمہیں تو احمدیت کا پتہ ہی نہیں تم کہاں سے آگئیں تو اس پر وہ بجائے قریب آنے کے بالکل ہی دور گئی۔ حالانکہ کمزور بھی ہوتی ہیں، کامل تو کوئی نہیں ہے، جو اپنے آپ کو سمجھتی ہیں وہ بھی نہیں ہیں۔ اس لئے کمزوروں کو ساتھ ملانا اصل کام ہے۔ جو پہلے ہی فعّال ہیں ان کو شامل کر لینا کوئی کمال نہیں ہے۔ ایسی نوجوان بچیوں کی ٹیم بنائیں جن کی اپنی تربیت اچھی ہے اور مضبوط ایمان کی ہیں۔ وہ اپنی ساتھی لڑکیوں کے ساتھ تعلق میں بڑھیں اور ان کو جماعتی طور پر قریب لائیں۔ ہر ملک کے حساب سے اور عمر کے حساب سے یہ ٹیمیں بننی چاہئیں۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ ہماری بعض لجنہ ممبرز گزشتہ دس سالوں سے Active نہیں ہیں۔ ان کو ہم کیسے قریب لا سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی تو میں بتا رہا ہوں۔ جو دس دس سالوں سے پیچھے ہیں تو ان کو کچھ عہدیدارات کے خلاف شکوے ہیں یا ان کے خاوندوں کو مرد عہدیداران سے شکوے ہیں یا ان کی اپنی دنیاوی ترجیحات زیادہ ہیں تو ان کے ساتھ رابطے کریں۔ ان کے گھر جائیں۔ کم از کم کوئی ذاتی تعلق تو پیدا ہو۔ ایسی ٹیمیں بنائیں جو رابطہ رکھیں۔ اسی سے تربیت شروع ہو جائے گی۔ ہر ایک کی نفسیات کے مطابق تربیت کا پلان بننا چاہئے۔

مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں، یہاں دجّالی طاقتیں بھی زیادہ کام کر رہی ہیں تو ان کے توڑ کیلئے پھر پلاننگ بھی صحیح ہونی چاہئے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بالحکمۃ اور موعظہ حسنہ کا اصول بتایا ہے کہ پیار سے بات کرو۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب فرعون کے پاس بھیجا تھا تو قولًا لیّنًا فرمایا کہ نرم زبان استعمال کرو۔ نرمی سے بات کرو۔ یہ نہیں تھا کہ پہلے دن ہی جا کے سوٹا پھینک کر سانپ بنا دیا یا ہاتھ سفید کر دیا۔ یہ فوری طور پر نہیں تھا۔ معجزہ دکھانے کے باوجود بھی نرم زبان استعمال کی اور آپ لوگوں کے پاس تو معجزہ بھی نہیں اس لئے سخت زبان کون سنے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے ان لوگوں سے ضرور مشورہ بھی کرو لیکن ان کے ساتھ جو نرمی کا سلوک کرنا ہے اور تمہارا ان کے ساتھ جو محبت و پیار کا سلوک ہے اس نے ہی ان کو تمہارے قریب کیا ہوا ہے۔ اگر آپ جیسی شخصیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دیا کہ یہ صرف تمہاری شخصیت کی وجہ سے قریب نہیں آرہے بلکہ اپنا نرم رویّہ رکھو تو یہ قریب رہیں گے اور قریب آئیں گے۔ پس جو تمام عہدیدارات ہیں ان کو اور ان کی ٹیموں کو نرم رویے رکھنے ہوں گے۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد رعب نہ ڈالنے لگ جایا کریں۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا جس طرح حضور نے ابھی ہدایات دی ہیں ہم یہ سب ہدایات واقفات نو کے لئے بھی جمع کرتی ہیں لیکن وہ اجتماعات پر نہیں آرہیں اور پروگراموں میں حصہ نہیں لے رہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وقف نو کے اجتماع پر آنا ضروری ہے۔ ان کے پیچھے پڑو اور پھر دیکھو کہ جنہیں کوئی شوق نہیں ہے تو ان کو کہو کہ ہم تم کو فارغ کرنے کی سفارش کر دیتے ہیں۔ ان کو ایک دو وارننگ دے دو اس کے بعد ان کے بارہ میں مجھے معلومات دے دو۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ حضور انور نے سیکولر ایجوکیشن کے بارہ میں فرمایا تھا کہ ہم لڑکیوں کو سائنسز کی طرف لے کر جائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے لڑکیوں کو ٹیچرز اور ڈاکٹرز بننے کیلئے کہا تھا۔ ویسے عمومی طور پر جس کا رجحان زیادہ ہے وہ خالص سائنس کی طرف بھی آسکتی ہیں۔ وقف نو کی کلاس میں زیادہ ڈاکٹر اور ٹیچر بننے کے بارہ میں کہا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ طالبات کی یونیورسٹی سٹوڈنٹ کی جو کلاس تھی اس میں سارے سوشل سائنس اور دوسری مختلف سائنسز کی طالبات تھیں تو میں نے وہاں کہا تھا جو خالص سائنس ہے اور اس کے مضامین ہیں ان میں بھی ہماری طالبات ہونی چاہئیں۔

ایک سیکرٹری نے عرض کیا کہ حضور انور کا ارشاد ہے کہ جو تعلیم ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا کام سیکولر ایجوکیشن ہے اور جو تربیت ہے اسکا کام لجنہ کی تربیت کرنا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سیکرٹری تعلیم کے دونوں کام ہیں دینی تعلیم بھی ہے اور ساتھ دنیاوی تعلیم بھی ہے۔ دونوں کام ہی ساتھ ساتھ چلیں گے۔

ایک سیکرٹری نے سوال کیا کہ ایک لڑکی نے مجھے کہا مَیں ڈاکٹر نہیں بننا چاہتی، میرے والد مجھے زبردستی ڈاکٹر بنانا چاہتے ہیں۔ میری شادی ہو جانی ہے۔ مَیں نے تو گھر میں رہنا ہے تو مَیں ڈاکٹر کیوں بنوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا اگر پڑھی لکھی ہوں گی تو بچوں کی تربیت اچھی کر لے گی۔ گائیڈنس کر سکتی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ چھ بجکر 25 منٹ تک جاری رہی۔ ☆......☆

اعلان شادی و درخواست دُعا

خاکسار کے بیٹے عزیز عدنان احمد عارف وقف نو جس کا نکاح قبل ازیں مورخہ 23 ستمبر 2015 کو عزیزہ تہمینہ شاکر بنت مکرم ضیاء الحسن شاکر صاحب آف لندن سے ہو چکا تھا، کی تقریب شادی خانہ آبادی مورخہ 7 اکتوبر 2016 کو میمن ہال ٹوٹنگ لندن میں منعقد ہوئی اور مورخہ 8 اکتوبر 2016 کو بیت الفتوح لندن میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصیر احمد عارف خادم سلسلہ قادیان، ولد محترم محمود احمد عارف درویش مرحوم)

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
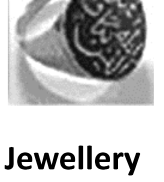

قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق عورتوں اور مردوں کی پیدائش کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کے قرب کا حصول

وہ کام جو اجر عظیم کا مورد بناتے ہیں قطع نظر اس کے کہ یہ مرد کر رہے ہیں یا عورتیں ہر ایک کیلئے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ ان کو اس کا انعام ملے گا اگر تم یہ نیکیاں انجام دو گے

یہ قرآن کریم کی خوبی ہے کہ جہاں عمومی طور پر مومنین کو مخاطب کرنے سے مرد اور عورت دونوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جاسکتی ہے وہاں صرف مومنین کا لفظ استعمال کیا۔ جہاں خاص طور پر دونوں کے حقوق کو قائم کرنا ہے، اجر دینا ہے، جنت کی بشارتیں دینی ہیں، ان کی ذمہ داریوں کے ذکر کی ضرورت تھی، خاص تحریک کر کے انعامات کا ذکر کرنے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو اجاگر کرنے کی ضرورت تھی وہاں مومنین اور مومنات کا، مرد اور عورت کا علیحدہ علیحدہ بھی ذکر کر دیا

اسلام سے پہلے کسی مذہبی کتاب نے عورتوں کے تمام حقوق اور باتوں کا ذکر نہیں کیا جس طرح اسلام نے کیا ہے
قرآن کریم ہی ہے جس نے واضح کیا کہ عورت کے بھی ویسے ہی جذبات ہیں جیسے مرد کے۔ اور عورت کی بھی خواہشات ہیں جس طرح مرد کی

مذہب ہمیں اپنے پیچھے چلانے آتا ہے۔ مذہب ہمیں اپنے پیچھے چلا کر ہمیں ہمارے پیدا کرنے والے خدا سے ملانے کے لئے آتا ہے
مذہب بندوں کے پیچھے چلنے کے لئے نہیں آتا۔ مذہب اس لئے نہیں آتا کہ ہم لوگوں کو خوش کریں۔

یورپ کی عورت کو اس بات کا تجربہ نہیں کہ عورت کی اپنی شناخت اس وقت زیادہ ابھرتی ہے اور اس کو
اپنے تحفظ کا احساس اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب وہ عورتوں میں ہو اور عورتوں کی تنظیم کے ساتھ کام کر رہی ہو اور آزادی سے اس کی ہر حرکت ہو

جب عورت کو اس کا تقدس قائم رکھتے ہوئے اس کے حقوق کا بتایا جائے تو چاہے مغرب میں پلی بڑھی غیر مسلم عورت ہو
وہ اس بات کا اظہار کرے گی کہ اسلام عورت کے حقوق قائم کرتا ہے اور عورت کا علیحدہ بیٹھنا کوئی اس کی آزادی کو ختم نہیں کرتا

ہم احمدی اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی تعلیم کے مطابق مردوں، عورتوں اور ہر ایک کے حقوق روشن کر کے، کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔ پس اگر ہماری عورتیں کسی قسم کے احساس کمتری میں، کسی قسم کے کمپلیکس میں مبتلا ہیں تو ان کو اس سے نکل جانا چاہئے۔ اس کے بجائے اب جبکہ میڈیا اسلام کے خلاف باتیں کرنے کے بہانے تلاش کرتا ہے انہیں اسلام کی خوبصورت تعلیم بتائیں کہ تم اسلام پر اعتراض کرتے ہو، اسلام تو یہ کہتا ہے کہ حقوق کے لحاظ سے مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں جبکہ تمہارے مذہب یا کسی بھی مذہب نے یہ حقوق نہیں دیئے

اسلامی تعلیمات میں عورتوں کے مختلف حقوق کا تذکرہ

آج مذہب کے خلاف قوتیں انسانی حقوق کے نام پر دنیا کو مذہب سے دور لے جارہی ہیں اور یہ ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج ہے
ہم نے حقوق کے قیام کے نام پر ہی دنیا کو مذہب کے قریب لانا ہے۔ دنیا یہ کہتی ہے کہ مذہب حق نہیں دیتا۔ ہم نے بتانا ہے کہ مذہب حق دیتا ہے
اور انہی حقوق کی وجہ سے ہم تمہیں مذہب کے قریب لاتے ہیں اور ہم نے لانا ہے جس کے لئے ہماری عورتوں کو بڑا کردار ادا کرنا ہوگا اور ہمیں ان کے مددگار بننا ہوگا

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 13 اگست 2016ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، (آلٹن) میں مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق عورتوں اور مردوں کی پیدائش کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کے قرب کا حصول۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں چاہے وہ امراء کے طبقہ میں سے ہیں یا عوام الناس میں سے ہیں، امیر ہیں یا غریب ہیں، سب اپنے مقصد پیدائش کو پہچانیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) اور میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس میں مرد اور عورتیں سب شامل ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہیں، اس کا حق ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر چلنے والے ہیں، چاہے مرد ہوں یا عورتیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بشارتیں بھی دی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جب جنت کی بشارت دی تو عورتوں اور مردوں کو علیحدہ علیحدہ بھی مخاطب فرمایا۔ بعض جگہ صرف انسانوں کا لفظ استعمال کیا، مومن کا لفظ استعمال کیا لیکن یہاں جنت کی بشارت دیتے ہوئے مرد اور عورت دونوں کے نام لئے چنانچہ نے اللہ تعالیٰ سورۃ توبہ میں فرماتا ہے کہ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (توبہ:71) کہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا اور بہت حکمت والا ہے۔

پھر آگے فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ۔ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (توبہ:72) اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اسی طرح بہت پاکیزہ گھروں کا بھی جو دائمی جنتوں میں ہوں گے۔ تاہم اللہ کی رضا سب سے بڑھ کر ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

پس بڑا واضح ہے کہ جو انعام مردوں کو مل رہا ہے، جو مومنوں کو مل رہا ہے، وہی انعام عورتوں کو بھی مل رہا ہے۔ کہیں نہیں لکھا کہ عورتوں کو ایک درجہ یا کچھ حصّہ کم ملے گا یا انعام میں کوئی تھوڑی بہت کمی بیشی ہوگی یا جنت کے جس مقام پر مرد ہوں گے وہاں عورتیں نہیں ہوں گی۔ فرمایا نیکی کرو۔ نیکی کرنا اور اللہ تعالیٰ کو مقدم سمجھنا ضروری ہے۔ پھر انعام عورتوں کو بھی ویسا ہی ملے گا جیسا مَردوں کو ملتا ہے۔ کوئی مَردوں کی تخصیص نہیں بلکہ دوسری جگہ فرمایا کہ مَردوں اور عورتوں دونوں کو اجر عظیم ملے گا بشرطیکہ وہ نیک کام سرانجام دیں۔ اور نیک کاموں کی تفصیل بھی بیان فرمادی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔ (الاحزاب:36) یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں اللہ نے ان سب کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کئے ہوئے ہیں۔

پس وہ کام جو اجر عظیم کا مورد بناتے ہیں قطع نظر اس کے کہ یہ مرد کر رہے ہیں یا عورتیں ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ ان کو اس کا انعام ملے گا اگر تم یہ نیکیاں انجام دو گے۔ پس ان نیکیوں کی تفصیل لکھ دی اور انہی نیکیوں کی ہمیں تلاش کرنی چاہئے اگر اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے، اس کی رضا حاصل کرنی ہے، اس سے اجر لینا ہے۔

اسی طرح اور بہت سی جگہوں پر مومنین اور مومنات کا علیحدہ علیحدہ ذکر ہے۔ گو بہت سے احکام میں مردوں اور عورتوں کو صرف مومنوں کے نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ لیکن اگر صرف مومن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو ان احکام میں بھی عورتیں بھی شامل ہیں۔

پس یہ قرآن کریم کی خوبی ہے کہ جہاں عمومی طور پر مومنین کو مخاطب کرنے سے مرد اور عورت دونوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جاسکتی ہے وہاں صرف

مومنین کا لفظ استعمال کیا۔ جہاں خاص طور پر دونوں کے حقوق کو قائم کرنا ہے، اجر دینا ہے، جنت کی بشارتیں دینی ہیں، ان کی ذمہ داریوں کے ذکر کی ضرورت تھی، خاص تحریک کر کے انعامات کا ذکر کرنے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو اجاگر کرنے کی ضرورت تھی وہاں مومنین اور مومنات کا، مرد اور عورت کا علیحدہ علیحدہ بھی ذکر کر دیا۔

اسلام پر اعتراض کرنے والے اعتراض کرتے ہیں اور یہ اعتراض اپنے اندر وزن بھی کوئی نہیں رکھتا، صرف اعتراض برائے اعتراض ہے کیونکہ قرآن کریم میں ان کے اعتراضوں کے جواب بھی موجود ہیں۔ لیکن قرآن کریم پر اعتراض کرنے والے کو یہ نظر نہیں آتا کہ اسلام سے پہلے کسی مذہبی کتاب نے عورتوں کے تمام حقوق اور باتوں کا ذکر نہیں کیا جس طرح اسلام نے کیا ہے۔

قرآن کریم ہی ہے جس نے واضح کیا کہ عورت کے بھی ویسے ہی جذبات ہیں جیسے مرد کے اور عورت کی بھی خواہشات ہیں جس طرح مرد کی۔ اللہ تعالیٰ جہاں مرد کے حقوق قائم فرماتا ہے وہاں عورت کو حقوق دلوانے کیلئے یہ بھی اعلان کرتا ہے کہ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ (البقرۃ: 229) یعنی ان عورتوں کا دستور کے مطابق مَردوں پر اتنا ہی حق ہے جتنا مَردوں کا اُن پر۔ پھر بے شمار حقوق اسلام نے عورت کے قائم کئے۔ نیکی کا اجر دونوں کا برابر ہے جیسا کہ میں نے بتایا۔ عورت کو جائیداد کا وارث بنایا۔ عورت کی کمائی پر صرف عورت کا ہی حق دیا۔ عورت سے حق ورثہ چھیننے کو منع کیا گیا۔ فرمایا کہ ان کو حق دو۔ ان کے ورثے کے حق کو نہ چھینو۔ عورتوں کو نقصان پہنچانے کی غرض سے شادی سے روکنے سے منع کیا گیا۔ اس طرح کے بہت سے حکم ہیں۔

مجھ سے ایک دفعہ ایک جرنلسٹ نے کہا کہ عیسائیت میں جس طرح نئے زمانے کے ساتھ تبدیلیاں کی جا رہی ہیں تم نہیں سمجھتے کہ اسلام میں بھی اس کی ضرورت ہے۔ مَیں نے اسے یہی جواب دیا تھا کہ نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ قرآن کریم نے انسانی فطرت کو قائم رکھتے ہوئے ذمہ داریاں مقرر کی ہیں اور جب یہ مقرر کر دی گئی ہیں تو کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ بدلنے کی ضرورت وہاں پڑتی ہے جہاں کہیں کمیاں ہوں۔ اگر حقوق غصب کئے جا رہے ہوں وہاں ضرورت پڑتی ہے چاہے مرد کے حقوق ہوں یا عورت کے، بچے کے حقوق ہوں۔ یا ماں باپ کے۔ مزدور کے حقوق ہوں یا آجر کے۔ ملازم کے حقوق ہوں یا مالک کے۔ عام شہری کے حقوق ہوں، یا حکومت کے۔ جب سب حقوق کا تعیّن کر دیا گیا ہے اور بڑے انصاف سے تعیّن کر دیا گیا ہے اور اگر صحیح اسلامی حکومت ہے جس کے نمونے ہم نے صحیح اسلامی حکومتوں میں دیکھے بھی اور ان کی ادائیگی بھی ہو رہی ہو تو پھر صرف اس لئے کہ ہم جدید تعلیم پر چلنے والے ہیں اور جدید تعلیم تقاضا کرتی ہے کہ مذہبی تعلیم کو بدلا جائے اس لئے بدل دو تو یہ بیوقوفی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ ہاں اگر یہ سب حقوق ادا نہیں ہو رہے تو انہیں ادا کروانے کی کوشش کی جائے۔ اس تعلیم پر عمل درآمد کروایا جائے۔ لیکن یہ کہنا کہ بدل دو، یہ کوئی حل نہیں ہے۔ بدل کر بھی ایسی حکومتیں، ایسے سربراہ جو حقوق ادا نہیں کرتے یا ایسے لوگ جو حقوق ادا نہیں کرتے وہ تب بھی حقوق ادا نہیں کریں گے۔ پس اصل ضرورت یہ ہے کہ حقوق ادا کروانے کی کوشش کی جائے، ان کو لاگو کیا جائے۔ ان پر عمل درآمد کروایا جائے۔

پس اگر میں اپنی مذہبی کتاب قرآن کریم کو دیکھتا ہوں تو مجھے نظر آتا ہے کہ وہ اس خدا کا کلام ہے جو عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ اُس کو ماضی کا بھی علم تھا اور حال کا بھی علم ہے اور آئندہ آنے والی باتوں کا بھی علم ہے۔ پس جب ہم ایسے خدا کو مانتے ہیں اور ایسی کتاب پر یقین رکھتے ہیں جس نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے تو پھر مَیں کیوں سمجھوں کہ اسلام میں احکامات کی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ پھر اگر مذہب خدا کی طرف سے ہے اور مجھے خدا کی ہستی پر یقین ہے۔ مَیں اس بات پر قائم ہوں کہ مذہب بھیجنے والا اللہ تعالیٰ ہے تو پھر مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ مَیں خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر لوگوں کے بنائے ہوئے قانون کے پیچھے چلنا شروع کر دوں۔

کل جمعہ کے وقت بہت سا پریس آیا ہوا تھا۔ پہلا دن تھا۔ ہمارے پریس سیکرٹری جمعہ کے بعد مجھے کہنے لگے کہ پریس تو آیا ہوا ہے لیکن چینل 4 کی وجہ سے ہم بڑے پریشان ہیں۔ شاید وہ خاتون تھیں۔ کہتی ہیں کہ باقی تو تمہاری باتیں ٹھیک ہیں لیکن یہ عورتوں مردوں کی سیگریگیشن (segregation) جو ہے، یہ علیحدہ علیحدہ جو عورتوں اور مَردوں کو بٹھایا ہوا ہے یہ تو تمہیں بھی شدت پسند دکھاتا ہے۔ یہ تم عورتوں کے حقوق غصب کر رہے ہو۔ میں نے اسے کہا تھا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ انہیں کہو کہ اس بات کا جواب ہم مرد نہیں دیں گے۔ تم عورتوں سے جا کر پوچھو۔ اور مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ لجنہ کی طرف سے ہماری ایک نمائندہ لڑکی جو پریس کو بھی بڑے انٹرویو دیتی ہیں۔ انہوں نے بڑا اچھا جواب اسے دیا۔ یہ اور بات ہے کہ اس کو مانیں نہ مانیں لیکن اس کو ردّ کرنے کی دلیل ان کے پاس کوئی نہیں۔ دوسرے میں نے یہ کہا کہ اگر وہ اس بات سے ہمارے متعلق کوئی منفی خبر دیتی ہیں یا تبصرہ کرتی ہیں تو کریں۔ ہم نے دنیاداروں کو اور پریس کو یا کسی چینل کو خوش نہیں کرنا۔ ہم نے تو خدا تعالیٰ کو خوش کرنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی ہے۔ اس کے احکامات پر چلنا ہے۔ میں یہی جواب عموماً دیا کرتا ہوں کہ مذہب ہمیں اپنے پیچھے چلانے آتا ہے۔ مذہب ہمیں اپنے پیچھے چلا کر ہمیں ہمارے پیدا کرنے والے خدا سے ملانے کے لئے آتا ہے۔ مذہب بندوں کے پیچھے چلنے کے لئے نہیں آتا۔ مذہب اس لئے نہیں آتا کہ ہم لوگوں کو خوش کریں۔

اللہ تعالیٰ انبیاء بھیجتا ہے اور بھیجتا ہی اُس وقت ہے جب زمین میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ جیسا قرآن شریف میں بھی ذکر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اُس وقت بھیجا جب دنیا فساد سے بھری ہوئی تھی اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اس وقت بھیجا جب دنیا میں ہر سمت، ہر طرف فساد پھیلا ہوا تھا۔ سو سال پہلے جس فساد کے روکنے کے لئے آپ نے قرآن کریم کی روشنی میں ہمیں بتایا اور وضاحت فرمائی وہی صورتحال آج بھی ہے اور اس کا حل بھی وہی ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے بیان کیا ہے اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھول کر ہمارے سامنے رکھ دیا۔

یہ دنیا والے جو مذہب سے دور ہٹ کر مذہب پر اعتراض کر کے فساد برپا کر رہے ہیں یہی بات ان کو ایک دن اس کے نتائج بھی دکھائے گی۔ اسی طرح جو مذہب کے نام پر فساد کر رہے ہیں یہی ان کی پکڑ کی وجہ بھی بنے گی چاہے وہ مسلمانوں میں سے ہوں۔

یہ دنیادار اپنے زعم میں عورتوں اور مردوں کے علیحدہ بیٹھنے پر اعتراض کرتے ہیں۔ سب سے بڑا اعتراض ان کو ہمارے پر یہی ہوتا ہے۔ یہی لوگ چند دہائیاں پہلے عورتوں کو ہر قسم کے حقوق سے محروم رکھے ہوئے تھے اور جب وقت کے ساتھ عورت نے اپنے حق کے لئے آواز اٹھائی تو کیونکہ عورت کو حق دلانے کی یہ انسانی کوشش تھی اس لئے اس نے دوسری انتہا اختیار کر لی۔ عورت کو حق دینے کے نام پر اسے ہمدردی کے جذبے کے تحت اتنا زیادہ دنیا کے سامنے پیش کیا گیا کہ اس کا تقدس ہی ختم کر دیا۔ ہمدردی کے جذبے کی آڑ میں آزادی کے نام پر عورت کے تقدس کو پامال کیا گیا ہے۔ یورپ کی عورت کو اس بات کا تجربہ نہیں کہ عورت کی اپنی شناخت اس وقت زیادہ ابھرتی ہے اور اس کو اپنے تحفظ کا احساس اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب وہ عورتوں میں ہو اور عورتوں کی تنظیم کے ساتھ کام کر رہی ہو اور آزادی سے اس کی ہر حرکت ہو۔ قریباً دو سال پہلے ایک انگریز مہمان یہاں آئی تھیں۔ اچھی لکھنے والی ہیں۔ سارا دن انہوں نے عورتوں کے ساتھ گزارا اور شام کو کہنے لگیں کہ پہلے مجھے بڑا عجیب لگا تھا کہ صرف عورتوں میں ہوں لیکن سارا دن یہاں گزار کر مجھے احساس ہوا کہ مَیں زیادہ آزاد ہوں اور مجھے زیادہ تحفظ مل رہا ہے۔

پس جب عورت کو اس کا تقدس قائم رکھتے ہوئے اس کے حقوق کا بتایا جائے تو چاہے مغرب میں پلی بڑھی غیر مسلم عورت ہو وہ اس بات کا اظہار کرے گی کہ اسلام عورت کے حقوق قائم کرتا ہے اور عورت کا علیحدہ بیٹھنا کوئی اس کی آزادی کو ختم نہیں کرتا۔ اس چینل فور 4 کی جو کل نمائندہ آئی تھی انہی خاتون نے جب اپنے ٹوِٹر پہ نمائش کا یا کسی کا حوالہ دے کر ٹوِیٹ کیا کہ وہاں اس طرح ہو رہا ہے عورتوں کو جانے کی اجازت نہیں تو اسی عورت نے پھر ان کا جواب بھی دیا اور یہ بھی مجھے خوشی ہے کہ بہت ساری احمدی لڑکیوں نے بھی اس کا جواب دیا کہ تم غلط کہتی ہو۔ تو بہرحال یہ تو انسانی قانون کے خلاف ایک ردّ عمل ہے جو آجکل کی عورت آزادی کے نام پر مغرب اور ان ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک میں جس کا اظہار ہو رہا ہے اور عورت کو کیونکہ پتا ہے یا اس کو احساس ہے کہ ہمیں آزادی لینے کے لئے بھی مرد کی ضرورت ہے اور لاشعوری طور پر عورت کی فطری کمزوری ظاہر ہو رہی ہے اس لئے عورت نے اپنی آزادی کے لئے مرد کی مدد حاصل کی اور مرد نے عورت کی اس فطرت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جب عورت کو آزادی دلانے کے لئے مددگار بننے کی کوشش کی تو ساتھ ہی اپنی خواہشات کی تسکین کے لئے آزادی کے نام پر اسے ننگا کرنے کی بھی کوشش کی۔

اسی لئے یہاں کی ایک انگریز عورت لکھنے والی ہیں انہوں نے ایک آرٹیکل لکھا تھا کہ عورت کی آزادی کے نام پر جو حجاب اتارنے اور عورتوں کے لئے برائے نام لباس پہننے کی مہم میں مرد بہت کوشش کرتے ہیں اور اس معاملے میں بڑے ایکٹو ہیں۔ یہ عورتوں کی آزادی سے زیادہ اپنی خواہش کی تسکین کے لئے یہ کر رہے ہیں تا کہ عورت کو ننگا دیکھیں۔ تو یہ یہاں کی جو عقلمند عورتیں ہیں خود ہی یہ کہتی ہیں۔

ان نام نہاد ترقی یافتہ کہلانے والوں نے مذہب کے نام پر اور روایات کے نام پر عورت پر جو ظلم ہوا اس کا صرف ایک پہلو دیکھا ہے۔ عورت نے عیسائیت اور مذہب اور روایات کے نام پر اپنی غلامی کا ایک پہلو دیکھا ہے۔ یہ صرف تیسری دنیا کی بات نہیں ہے بلکہ ان ملکوں میں بھی آج سے چند دہائیاں پہلے یہی کچھ ہوتا تھا اور پھر اس کو ختم کرنے کے لئے، اپنی آزادی حاصل کرنے کے لئے ہر حیلہ اور حربہ استعمال کیا گیا۔ اور پھر دوسرا المیہ مسلمانوں کے ساتھ بھی یہی ہوا کہ مسلمانوں نے اپنی روایات جو مختلف قوموں کی تھیں، اسلامی مذہب کی نہیں قوموں کی روایات تھیں ان پر مذہب کا لبادہ پہنا کر عورت کو بالکل ہی بے وقعت بنا دیا۔ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ لوگ مذہب کے نام پر ظلم کرتے ہوئے عورت کو نہایت حقیر، ذلیل چیز سمجھتے ہیں اور پاؤں کی جوتی سمجھتے ہیں حالانکہ اسلام تو عورت کے حقوق قائم کرتا ہے۔
(ملفوظات جلد5 صفحہ 417، ایڈیشن 1985، انگلستان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کہتے ہیں کہ ہم اس خوف سے کہ ہماری شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ہو جائے اپنی بیویوں سے اونچی آواز میں بات نہیں کرتے تھے۔ یہ حق تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائے۔ مسلمانوں میں بعد میں اپنی مختلف قوموں سے آنے والوں نے اپنی قومی روایات یا مردوں کے اپنے آپ کو زیادہ طاقتور سمجھنے کی وجہ سے یا کسی وجہ سے اچھے بھلے دینی علم رکھنے والے بھی بعض زیادتیاں کر جاتے تھے۔ ان لوگوں میں لاشعوری طور پر یہ احساس پیدا ہو گیا تھا چاہے اس کا اظہار نہ ہو کہ عورت کچھ لحاظ سے مرد سے کمتر ہے اور مرد کی اسی میں عزت ہے کہ عورت سے چاہے وہ اس کی بیوی ہو ایک فاصلہ رکھا جائے۔ بات چیت میں عورت کو اس کے سامنے بولنے کا حق نہ دیا جائے۔ باہر نکلیں تو سڑک پہ چلتے ہوئے مرد اور عورت فاصلہ دے کر چلیں۔

ایک دفعہ ٹرین کے انتظار میں، گاڑی کے انتظار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سٹیشن پر حضرت امّاں جان کے ساتھ پلیٹ فارم پر ٹہل رہے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جو بڑے عالم تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی اس وقت وہاں موجود تھے تو مولوی عبدالکریم صاحب نے اس اثر کے تحت جو ہندوستان میں علماء کے ذہنوں پر تھا یا بہرحال اپنی طبیعت کی وجہ سے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت امّاں جان کے ساتھ پلیٹ فارم پر ٹہل رہے ہیں۔ لوگ کیا کہیں گے۔ آپ جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو روکیں۔ حضرت خلیفہ اوّل نے کہا میں تو نہیں کہتا۔ آپ کو

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal wedding & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

خیال آیا ہے تو آپ جا کر کہہ دیں۔ میرے نزدیک تو کوئی ایسی بری بات نہیں۔ چنانچہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریب ہوئے۔ ان کے پاس گئے اور کہا کہ آپ اس طرح ٹہل رہے ہیں، لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کیا کہیں گے۔ یہی کہیں گے کہ مرزا غلام احمد اپنی بیوی کے ساتھ پلیٹ فارم پر ٹہل رہا تھا۔ تو کہنے دیں کیا فرق پڑتا ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نہایت خاموشی سے منہ لٹکا کے واپس آ گئے۔ حضرت خلیفہ اول نے مسکرا کر انہیں کہا کیوں؟ جواب سن آئے؟ تسلی ہوگئی آپ کی؟

(الفضل 18 اکتوبر 1952 صفحہ 3 جلد 40/6 نمبر 235)

تو باوجود اس کے کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے تھے اور روشن دماغ ہو چکے تھے لیکن ان روایات کا اثر تھا۔ اتنا اثر تھا کہ پبلک جگہ پر میاں بیوی کا اکٹھا پھرنا بھی ان کے نزدیک معیوب تھا۔ پس ہم احمدی اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی تعلیم کے مطابق مردوں عورتوں اور ہر ایک کے حقوق روشن کر کے، کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔ پس اگر ہماری عورتیں کسی قسم کے احساس کمتری میں، کسی قسم کے کمپلیکس میں مبتلا ہیں تو ان کو اس سے نکل جانا چاہئے۔ اس کے بجائے اب جبکہ میڈیا اسلام کے خلاف باتیں کرنے کے بہانے تلاش کرتا ہے انہیں اسلام کی خوبصورت تعلیم بتائیں کہ تم اسلام پر اعتراض کرتے ہو۔ اسلام تو یہ کہتا ہے کہ حقوق کے لحاظ سے مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں جبکہ تمہارے مذہب یا کسی بھی مذہب نے یہ حقوق نہیں دیئے۔ مغرب میں عورت ایک غلام کی حیثیت رکھتی تھی جیسا کہ مَیں کہہ چکا ہوں۔ اگر اس کا خاوند اس پر ظلم کرتا تو تب بھی اس نے خاموش ہی رہنا تھا اور اس ظلم کو خاموشی سے سہتے چلے جانا تھا لیکن اسلام نے چودہ سو سال پہلے یہ اعلان کیا کہ اگر عورت مرد کے ظلم سے تنگ آ کر اس سے علیحدگی لینا چاہے تو لے سکتی ہے۔ بلکہ یہ بھی حق دے دیا کہ اگر کسی وجہ سے عورت کے دل میں مرد کے لئے ناپسندیدگی کے جذبات اس حد تک چلے گئے ہیں کہ شادی کے رشتے کو مزید قائم نہیں رکھنا چاہتی تو علیحدگی لے سکتی ہے۔ لیکن اس صورت میں پھر عورت کو اپنے تمام حقوق چھوڑنے پڑیں گے۔ ان حقوق سے دستبردار ہونا پڑے گا اگر بلا وجہ علیحدگی لینی ہے، اگر اپنے اس حق کو قائم کرنا ہے اور یہ یقیناً بڑی جائز بات ہے۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا عورت کو یہ حق دیا کہ اس کی کمائی کی وہ مالک ہے اور مرد کے لئے اپنی کمائی ہے۔ لیکن ساتھ ہی مرد کو یہ بھی کہہ دیا کہ گھر کا خرچ چلانا اور بیوی بچوں کے نان نفقہ کی ذمہ داری تمہاری ہے۔ بیوی کی دولت پر نظر نہ رکھو۔ پھر بعض بلکہ ایسی عورتیں اکثر ہیں جن کی اپنی کوئی آمد نہیں ہوتی۔ ایسی عورتیں خواہش رکھتی ہیں کہ دین کے لئے خرچ کریں، صدقہ و خیرات کریں۔ ایک ایسی ہی عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا خاوند مجھے صدقہ و خیرات سے منع کرتا ہے تو میں کیا کروں۔ کیا میں چُھپ کے صدقہ و خیرات کر سکتی ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں کر سکتی ہو بلکہ اس کی آمد میں سے اس سے چھپ کے اس کے پیسوں میں سے نکال کے بھی صدقہ دے سکتی ہو۔ (صحیح بخاری کتاب النفقات باب **اذا لم ينفق الرجل، فللمرأة أن تاخذ بغير علمه**...... حدیث 5364) تو ان چیزوں میں عورت کو یہ حق دے دیا۔

اگر میاں بیوی کی اولاد کی پیدائش کے بعد علیحدگی ہوتی ہے تو یہ حکم دیا کہ اولاد کے لئے پیار کے جذبات ماں اور باپ دونوں کے ہوتے ہیں اس لئے نہ باپ کو اولاد کی وجہ سے تکلیف دو، نہ ہی ماں کو اولاد کی وجہ سے تکلیف دو۔ پس یہ دونوں کے حقوق قائم کئے۔ اس لئے عورتوں کو بھی اور مردوں کو بھی جو بعض دفعہ ضد میں آ جاتے ہیں یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ایسے تکلیف دہ حالات میں بچوں کی وجہ سے نہ عورت بچوں کے باپ کو تکلیف دے، نہ مرد بچوں کی ماں کو تکلیف دے۔ پس وہ باپ جو بچوں پر قبضہ کر کے ماؤں کو ملنے نہیں دیتے اور وہ مائیں اپنی نفرت کی وجہ سے جو انہیں اپنے سابقہ خاوندوں سے بعض دفعہ ہو جاتی ہے اپنے بچوں کو ان کے باپوں سے ملنے نہیں دیتی ہیں وہ بھی غلط کرتی ہیں اور اس کی اصلاح ہونی چاہئے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر نیکی کرنے کے بعد یہی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا تمہیں مقدم ہونی چاہئے۔

اسی طرح ماں باپ کی وراثت میں بھی اور خاوندوں اور بچوں کی وراثت میں بھی اسلام عورت کو حق دیتا ہے۔ پس ہر قسم کے حقوق ہیں جو اسلام نے قائم کئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے عورت کو حقوق دیئے ہیں، انسانی فطرت کو مدّنظر رکھتے ہوئے یہ حقوق دیئے ہیں۔ عورت مرد کی ضرورت کو مدّنظر رکھتے ہوئے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے یہ حقوق دیئے ہیں۔ پس ہم ان حقوق کا انسان کے قائم کئے ہوئے حقوق سے کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں۔

آج حقوق کے نام پر عورت کے لئے ایسی ایسی آزادیاں اور ایسے ایسے حقوق قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو صاف لگتا ہے کہ صرف دکھاوا ہے یا بدلے لئے جا رہے ہیں یا غصہ کے اظہار کئے جا رہے ہیں۔ ایک وقت آئے گا جب ان کو خود احساس ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کی جو فطرت رکھی ہے اس کے مطابق جہاں اشتراک ہے وہاں ایک جیسے حق قائم کئے۔ جہاں عورت کی کمزور فطرت کے مطابق اسے زیادہ تحفظ کی ضرورت ہے اسے وہاں اسلام نے زیادہ تحفظ دیا۔ اور جو باتیں مردوں کے کرنے کی ہیں ان میں مردوں کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا گیا اور جب ان اپنے زعم میں ترقی پسند لوگوں کو اپنے بنائے ہوئے قوانین آزادی میں کمزوریاں نظر آئیں گی، ایک وقت آئے گا جب نظر آئیں گی، تو پھر یہ اس کمزوری کو دور کرنے کے لئے کسی بہتر حل کی تلاش میں ہوں گے اور اُس وقت صرف اسلام ہی بہتر حل پیش کر سکے گا۔

پس کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں ہمیں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ایک حق جو تھوڑا عرصہ ہوا برطانیہ کے سابق وزیراعظم نے عورتوں کو دیا کہ عورتیں باقاعدہ لڑنے والی فوج میں شامل ہو سکتی ہیں اس پر ابھی بعض پرانے تجربہ کار جرنیلوں نے تبصرے شروع کر دیئے ہیں اور بعد میں یہ جو نتائج سامنے آئیں گے تو اور مزید پتا لگے گا۔ یہ تبصرے کرتے ہیں کہ اس سے ہماری فوج کمزور ہوگی اور مرد فوجی بجائے لڑنے کے، جنگ میں اپنی عورت فوجیوں کو بچانے کی طرف توجہ رکھیں گے اور لڑائی کی طرف صحیح طرح concentrate نہیں کر سکیں گے اور یہ حقیقت ہے۔

اسلام کہتا ہے کہ عورت کا اصل مقام اس کے گھر میں بچوں کی تربیت ہے اور جب مرد گھر سے باہر کام کر رہے ہوں حتی کہ دین کو ختم کرنے والوں کے خلاف جہاد کر رہے ہوں تو ان کو جو ثواب ملے گا اتنا ہی عورتوں کو اپنے گھروں میں اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے اور انہیں ملک و قوم کا فائدہ مند وجود بنانے پر ملے گا۔

پس اسلام نے اگر ایک کام سے عورت کو منع کیا ہے تو اس کے نہ کرنے کی وجہ سے اس پر جو اجر ملنا ہے اس سے اسے محروم نہیں کیا بلکہ اتنا ہی اجر دوسرے کام کا اسے دے دیا جو مرد نہیں کر سکتے۔

اسلام عورت کو کمتر یا کمزور نہیں سمجھتا۔ بچوں کی پیدائش کے دوران اور اس کی پرورش کے لئے جو تکلیفیں عورت اٹھاتی ہے اس کا نہ مرد تصور کر سکتا ہے نہ اسے برداشت کر سکتا ہے۔ نہ یہ کام کر سکتا ہے۔ اس لحاظ سے عورت کے اعصاب جتنے مضبوط ہیں مرد اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔ عورت کے کام کی اس اہمیت کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پوچھنے والے کو، ایک سوال کرنے والے کو تین مرتبہ یہ فرمایا کہ تیری ماں تیرے حسن سلوک کی سب سے زیادہ حق دار ہے اور چوتھی مرتبہ فرمایا پھر تیرا باپ۔

(بخاری کتاب الادب باب من احق الناس ...... حدیث 5971)

بہترین فعال اور کارآمد شہری بنانے اور اس کی اچھی اور نیک تربیت کرنے کی وجہ سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ (سنن النسائی کتاب الجہاد باب الرخصة فی التخلف لمن له والدة حدیث 3104)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا ہم دنیا کو یہ بتائیں اور اسی طرح اپنی نسلوں کے ذہنوں میں بھی یہ ڈال دیں کہ عورت کے حقوق کی اسلام حفاظت کرتا ہے اور اسے ایک مقام دیتا ہے تو ہم ایک وقت میں دنیا کو باور کرانے والے ہو جائیں گے، ثابت کرنے والے ہو جائیں گے کہ اسلام ہی عورت کے حقیقی حقوق قائم کرتا ہے۔ اور اپنی نسلوں کے ذہنوں میں بھی یہ ڈالنے والے ہوں گے۔ اگر لڑکے ہیں تو انہیں بتانا ہے کہ شریعت نے تم پر عورت کے حقوق کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ ہر ماں اپنے لڑکے کی، اپنے بچے کی اس طرح تربیت کرے تو بہت سارے مسائل گھروں کے بھی حل ہو جائیں گے کہ عورت کے حقوق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے، شریعت میں تم پر ڈالی ہے اور اس ذمہ داری کو ادا نہ کرنا گناہ ہے تو آئندہ آنے والے احمدی مسلمان مرد مسلمان عورت کے بلکہ ہر عورت کے حقوق کے علمبردار بن جائیں گے اور بجائے دنیا داری یا دنیاداروں کی بات کو اہمیت دینے کے اور اس بات کو اہمیت دے کر عورت کے حقوق کے لئے دنیاداروں کی طرح لڑنے کے اسلام کی تعلیم کے مطابق یہ حقوق قائم کروانے کی کوشش کریں گے۔ پس اگر مائیں اپنے گھروں سے یہ تربیت شروع کریں گی تو وہیں لڑکے ان حقوق کے لئے لڑنے والے ہوں گے بجائے اس کے کہ دنیاوی تنظیموں کے پاس جائیں اور ہماری لڑکیاں اپنے حقوق کے لئے دنیاوی تنظیموں کے پاس جانے کی بجائے اسلام کے دیئے ہوئے حقوق کی پاسدار بن جائیں گی اگر لڑکیوں کی تربیت کی جائے کہ اسلام تمہیں کیا حقوق دیتا ہے اور پھر یہ بات آئندہ نسلوں میں بھی اگر ڈالتے چلے جائیں تو عورتوں کے حقوق کا ایک خوبصورت معاشرہ قائم ہو جائے گا۔

پس آج احمدی عورتیں اور احمدی لڑکیاں اس کی اہمیت کو سمجھیں اور اس ذمہ داری کو اٹھا لیں تو آئندہ آنے والی نسلیں چاہے وہ کسی قوم سے تعلق رکھتی ہوں ان کے حقوق کی علمبردار آپ ہو جائیں گی۔ دنیا آپ کی طرف دیکھ کر حقوق قائم کرنے کے لئے رہنمائی لے گی۔ آپ وہ ہوں گی جو ہر قوم کی عورت کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کروانے والی ہوں گی اور انہیں آزاد کروا کر ان کے حقوق ادا کرنے والی ہوں گی۔ اور مَیں مردوں سے بھی کہتا ہوں کہ اس عظیم مہم میں عورتوں کے مددگار بنیں۔

آج مذہب کے خلاف قوتیں انسانی حقوق کے نام پر دنیا کو مذہب سے دور لے جا رہی ہیں اور یہ ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج ہے۔ ہم نے حقوق کے قیام کے نام پر ہی دنیا کو مذہب کے قریب لانا ہے۔ دنیا یہ کہتی ہے کہ مذہب حق نہیں دیتا۔ ہم نے بتانا ہے کہ مذہب حق دیتا ہے اور انہی حقوق کی وجہ سے ہم تمہیں مذہب کے قریب لاتے ہیں اور ہم نے لانا ہے جس کے لئے ہماری عورتوں کو بڑا کردار ادا کرنا ہوگا اور ہمیں ان کے مددگار بننا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر عورت بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنے والی ہو اور صحیح اسلامی تعلیم پر خود بھی عمل کرنے والی ہو اور اپنی نسلوں کو بھی عمل کروانے والی ہو اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہو تا کہ دنیا اسلام کی تعلیم کا اور عورت کے حقیقی حقوق کا اصل چہرہ دیکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔ ☆☆

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 16 دسمبر 16ء)

کلامُ الامام

"کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔"

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدر آباد

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۞ جماعت احمدیہ خانپور ملکی بہار میں مورخہ 12 دسمبر 2016 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(ڈاکٹر انور حسین، صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی، صوبہ بہار)

۞ جماعت احمدیہ یادگیر میں مورخہ 12 دسمبر 2016 کو بعد نماز مغرب مسجد حسن میں امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا۔ سابقہ امراء کرام بھی اسٹیج پر رونق افروز تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد مکرم تبریز احمد گلبرگی صاحب، مکرم مصور احمد ڈنڈوتی صاحب، مکرم محمد رفعت اللہ غوری صاحب، مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب اور خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ الحمد للہ۔

۞ جماعت احمدیہ کونال ضلع یادگیر میں مورخہ 13 دسمبر 2016 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں یادگیر کی دیگر جماعتوں سے بھی احباب جماعت اور معلمین کرام نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب عجب شیر انسپکٹر وقف جدید، مکرم شیخ حکمت صاحب معلم سلسلہ، مکرم نذیر احمد صاحب معلم سلسلہ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں 85 افراد نے شرکت کی۔ الحمد للہ۔

(سمیر احمد، مبلغ انچارج، یادگیر، کرناٹک)

۞ جماعت احمدیہ برہ پورہ بھاگل پور صوبہ بہار میں مورخہ 12 دسمبر 2016 کو مکرم سید عبد الباقی صاحب امیر جماعت احمدیہ بھاگلپور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ (محمد یامین خان، معلم سلسلہ، برہ پورہ)

۞ جماعت احمدیہ بھاگلپور میں مورخہ 13 دسمبر 2016 کو مکرم مسعود عالم صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی۔ مکرم شائق احمد صاحب نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ بعدہ احباب جماعت اور بچوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(دیدار الحق، معلم سلسلہ بھاگلپور)

۞ جماعت احمدیہ چندر پور میں مورخہ 18 دسمبر 2016 کو کاماریڈی اور چندر پورم کا مشترکہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیر صدارت مکرم محمد منیر احمد صاحب امیر ضلع نظام آباد منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیز منہاج احمد نے کی۔ نعت عزیز انس احمد نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم عارف پاشا صاحب معلم سلسلہ، مکرم محمد معین الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی اور خاکسار نے سیرت آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ شنکاپور میں بھی مورخہ 18 دسمبر 2016 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر ایک تقریر ہوئی۔ (شریف خان، مبلغ انچارج، نظام آباد، تلنگانہ)

انٹرنیشنل گیتا جینتی کے موقع پر کروکشیتر میں جماعتی بک اسٹال

۞ انٹرنیشنل گیتا جینتی کے موقع پر کروکشیتر (صوبہ ہریانہ) میں کروکشیتر ڈیولپمنٹ بورڈ کی جانب سے 1 تا 12 دسمبر 2016 گیتا جینتی کی تقریبات کا انعقاد ہوا۔ اس موقع پر شعبہ نور الاسلام کو جماعت احمدیہ کروکشیتر کے تعاون سے بُک اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بُک اسٹال بہت کامیاب رہا۔ انفرادی تبلیغ، لیف لیٹس کی تقسیم اور میڈیا کوریج سے کثیر افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 13 لوکل و نیشنل اخبارات اور 3 نیوز چینلز میں ہمارے اسٹال کے متعلق خبریں نشر ہوئیں۔

بالی یاترا کٹک کے موقع پر بک اسٹال کا انعقاد

۞ مورخہ 14 تا 21 نومبر 2016 کو صوبہ اڈیشہ کے مشہور ترین تہوار بالی یاترا میں جماعت احمدیہ کٹک کی جانب سے ایک بُک اسٹال کا انعقاد کیا گیا جس کے ذریعہ سینکڑوں لوگوں تک اسلام کی امن بخش تعلیمات پہنچیں اور بہت سے لوگوں کے اعتراضات وشبہات دُور کئے گئے۔

مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے اعزاز میں سیمینار کا انعقاد

۞ مورخہ 30 دسمبر 2016 کو ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے اعزاز میں International Centre for Theoretical Science in Bangalore میں ہندوستان کے معروف سائنسدان پروفیسر سی. این. راؤ صاحب (جو بھارت رتن ایوارڈ یافتہ ہیں) نے لیکچر دیا۔ موصوف نے بتایا کہ ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے ساتھ ان کے بہت قریبی تعلقات تھے اور جب ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے Trieste اٹلی میں TWAS ادارے کا قیام کیا تو پروفیسر راؤ اس کے نائب صدر تھے، دوران لیکچر انہوں نے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے ساتھ کام کرنے کو اپنے لئے بڑا اعزاز قرار دیا۔ ICTS بنگلور میں ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے نام پر ایک academic block بھی قائم کیا گیا ہے۔ اس پروگرام میں جماعت احمدیہ بنگلور کی جانب سے 5 افراد پر مشتمل وفد نے شرکت کی۔ وفد نے پروفیسر راؤ اور ICTS کی انتظامیہ کو جماعتی تعارف کے ساتھ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پاتھ وے ٹو پیس و دیگر جماعتی لٹریچر تحفۃً پیش کیا۔

(شیراز احمد، انچارج شعبہ نور الاسلام قادیان)

مالی قربانی کی اہمیت پر ایک خصوصی اجلاس

۞ مورخہ 13 نومبر 2016 کو مسجد حسن یادگیر میں مکرم اسد سلطان غوری صاحب امیر ضلع یادگیر کی زیر صدارت مالی قربانی کی اہمیت پر ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا گیا۔ مکرم وسیم احمد صدیق صاحب ناظر بیت المال آمد قادیان بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے مالی قربانی کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مہمان خصوصی نے مالی قربانی کی اہمیت وافادیت کے موضوع پر خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پزیر ہوا۔ (سمیر احمد، مبلغ انچارج یادگیر، کرناٹک)

راجا بھائی پٹیل کالج آف کامرس اینڈ اکونومکس میں گیتا اور قرآن کی پُرامن تعلیمات کے موضوع پر لیکچر

۞ مورخہ 10 دسمبر 2016 کو ورلڈ ہیومن رائٹس ڈے اور گیتا جینتی کے موقع پر ڈاکٹر بھاویش بھٹ صاحب پرنسپل راجہ بھائی پٹیل کالج آف کامرس واکونومکس نے خاکسار کو کالج کی جانب سے منعقد ہونے والے ایک سیمینار میں لیکچر کی دعوت دی۔ خاکسار نے ''پیس اینڈ جسٹس پرووائیڈ دِان بھاگوت گیتا اینڈ قرآن'' کے موضوع پر گیتا اور قرآن مجید میں امن کے حوالہ سے بیان شدہ آیات کی روشنی میں خطاب کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب ''دِی اکونومک سسٹم آف اسلام'' اور لیف لیٹس کا تحفہ لیکچرار اور پروفیسرز صاحبان کو پیش کیا گیا۔ اس سمینار کی ''کچھ یونیورسٹی'' کے علاوہ 40 کالجز میں تشہیر ہوئی۔ علاقہ کے اخبارات ''کچھ مترا'' اور ''دودی بھاسکر'' وغیرہ نے اس سمینار کی خبریں شائع کیں جس کے ذریعہ تقریباً دو لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

(نوید الفتح شاہد، مبلغ انچارج کچھ، گجرات)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

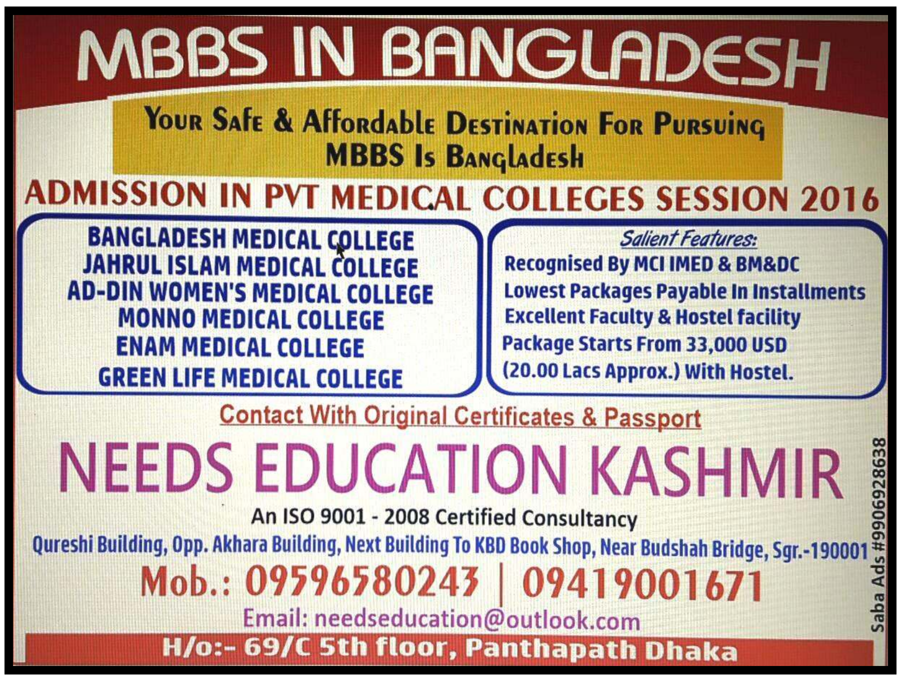

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8103: میں جُمیلہ سی.پی زوجہ مکرم یو.بشیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال تاریخ بیعت 2003، موجودہ پتہ: احمدیہ جماعت موگرال، کیرالہ، مستقل پتہ: چیراچن ویٹل پوتھن، پورائیل، مٹانور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26رستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین 16 گرام، چین 24 گرام، پایل 24 گرام، کڑے 16 گرام، بریس لٹ 8 گرام، بالی 3 گرام، انگوٹھی 3 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جمیلہ سی.کے — الامۃ: جُمیلہ سی.پی — گواہ: یو بشیر احمد

مسل نمبر 8104: میں حانیہ پی.بی بنت مکرم پی.این بشیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن پاناتھوڈیل ہاؤس ڈاکخانہ وینگلور، چیلاکرہ، ضلع تریشور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7رجون 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 6 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مدثر احمد — الامۃ: حانیہ پی.بی — گواہ: بشیر احمد پی.ایم

مسل نمبر 8105: میں کے.ایچ.اشرف ولد مکرم حمزہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 54 سال تاریخ بیعت 1991، ساکن احمدیہ مسلم جماعت پلّورتھی، ویسٹ کچیری پاڈی، کوچی، کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20رجون 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ نقد ایک لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی.نوشاد — العبد: کے.ایچ.اشرف — گواہ: کے.اے.اشرف

مسل نمبر 8106: میں قدسیہ عفت وی.اے زوجہ مکرم الفر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن ویلیم پارمبل ہاؤس، وینگلور، چیلاکرہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17ردسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 24 گرام بطور حق مہر، اس کے علاوہ 80 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اتھیاتھل منعم — الامۃ: قدسیہ عفت — گواہ: آر.عبدالرحیم

مسل نمبر 8107: مَیں ھاجرہ زوجہ مکرم ٹی.انس صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ چیلاکرہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17ردسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 بالی 16 گرام، حق مہر -/100 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی.انس — الامۃ: ھاجرہ — گواہ: پی.اے.غلام احمد

مسل نمبر 8108: میں رقیہ زوجہ مکرم ماموصاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی، ساکن پوتھن، پیڈیکائی، وینگ نلور، کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17ردسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/100 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی.اے.غلام احمد — الامۃ: رقیہ — گواہ: شمشیر محمد

مسل نمبر 7800: میں سید لقمان احمد ولد مکرم سید الیاس احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن آزاد نگر، مڈی کیری، کوڈاگو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم رمارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کامل حبیب — العبد: سیدن لقمان احمد — گواہ: جے.ایم.ناصر احمد

مسل نمبر 8109: میں ذوالفقار حسن ولد مکرم کے.عبد الکریم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: یو.اے.اِی، مستقل پتہ: ڈریم لینڈ کارمبار، باجپے، منگلور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم رنومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 4500Dhs ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد — العبد: ذوالفقار حسن — گواہ: شہناز احمد

مسل نمبر 8110: میں سلطان احمد ولد مکرم سلیمان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: یو.اے.ای، مستقل پتہ: سلطان کوٹیج ڈاکخانہ باجپے، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم رنومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5500Dhs ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ذوالفقار حسن — العبد: سلطان احمد — گواہ: شہناز احمد

مسل نمبر 8111: میں طوبیٰ بشیر بنت مکرم پی.ایم عبد البشیر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: یو.اے.ای، مستقل پتہ: بیت الفضل، کرونا گاپلّی، کولم، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد درج ذیل ہے۔ زیور طلائی: 80 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 100AED ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فوزیہ انجم — الامۃ: طوبیٰ بشیر — گواہ: عبد البشیر

مسل نمبر 8112: میں میر بدر الدین ولد مکرم میر غلام رسول صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 59 سال پیدائشی احمدی، ساکن خان محلہ، یاری پورہ، کولگام، کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم رجنوری 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان دومنزلہ بمقام یاری پورہ (دو بھائیوں میں مشترکہ)، ایک رہائشی مکان ایک منزلہ بمقام قادیان 3 مرلہ (دو بھائیوں میں مشترکہ)، ایک پلاٹ بمقام یاری پورہ 8 مرلہ، 1 دوکان دومنزلہ بمقام یاری پورہ، زمین باغ 9 مرلہ بمقام یاری پورہ، (والد صاحب کی تمام جائداد مشترکہ ہے، جب حصہ ملے گا تو مطلع کیا جائے گا)۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احسان اللہ ٹاک — العبد: میر بدر الدین — گواہ: عبد المجید ٹاک

مسل نمبر 8113: میں الفہ بیگم زوجہ مکرم محمد کعبۃ اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن اِشیراڈاکخانہ کھامیڈّا، ضلع بیر بھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22ردسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 5 گرام 22 کیریٹ، حق مہر بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد کعبۃ اللہ — الامۃ: الفہ بیگم — گواہ: ناصر احمد زاہد

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 12 جنوری 2017 بروز جمعرات ، نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ ساجدہ محبوب صاحبہ

(اہلیہ محبوب احمد صاحب سیٹھی آف جہلم حال آسٹریلیا)

4 جنوری 2017ء کو ہارٹ اٹیک سے 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت شیخ نیاز علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے-1974 کے فسادات میں آپ کے شوہر مکرم مقبول احمد صاحب سیٹھی کو شہید کر دیا گیا تھا۔ ان کی شہادت کے وقت آپ کے بیٹے کی عمر صرف ایک سال تھی۔ شوہر کی شہادت کے بعد آپ کی شادی شہید مرحوم کے بھائی مکرم محبوب احمد صاحب سیٹھی سے ہوئی۔ آپ کے بھائی اور دو بھتیجوں کو بھی 2010ء میں مردان میں شہید کر دیا گیا تھا۔ اس صدمہ کے موقع پر نہ صرف آپ نے خود حوصلے اور صبر کا مظاہرہ کیا بلکہ اپنے تمام عزیزوں کا حوصلہ بھی بڑھاتی رہیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی، بہت نیک، صالحہ اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ نے وفات سے چند منٹ قبل حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محمد شفیق صاحب

(الشفیق ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ آف ربوہ)

31 دسمبر کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 20 سال کی عمر میں بیعت کی توفیق پائی۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ پاکستان ایئر فورس سے ریٹائر منٹ کے بعد کچھ عرصہ ایران میں رہے اور پھر ربوہ آکر الشفیق ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ جس سے ربوہ اور بیرون ربوہ کے بے شمار طلباء نے ٹریننگ حاصل کی۔ آپ غریب طلباء کا خیال رکھتے اور انہیں مفت تعلیم مہیا کرتے تھے۔ کلاس میں احمدی اور غیر احمدی طلباء کے درمیان بہت اچھا ماحول قائم رکھتے اور پڑھائی کے ساتھ ساتھ اُن کی تربیت بھی کیا کرتے تھے۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور عقیدت کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کو بھی احمدیت اور خلافت سے وابستہ رہنے کی تاکید کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(2) مکرم محمود احمد صاحب (آف شالامار ٹاؤن لاہور)

3 جنوری 2017 کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپکے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپکے والد مکرم محمد حسین صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1935 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپنے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا اور اپنی اولاد کو بھی اسکی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپنے انتہائی اخلاص کے ساتھ جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت اور خلافت کیلئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ بیماری کے باوجود جماعتی کاموں کا حرج نہیں ہونے دیتے تھے۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرتے تھے۔ اگر کسی کو مشکل میں دیکھتے تو اس کی مشکل دُور کرنے کے لیے پوری کوشش کیا کرتے تھے۔ تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرم ملک فدا محمد صاحب

(آف ورجینیا، امریکہ)

26 دسمبر 2016 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم غلام محمد صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب حلالپوری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احمدیت قبول کی تھی۔ آپ فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مسجد مبارک ورجینیا کی زمین کے حصول، اس کے نقشہ جات کی منظوری، تعمیری اخراجات کے لئے رقوم کی فراہمی کے لئے بڑا بنیادی کردار ادا کیا۔ آپ تعمیر کمیٹی کے چیئر مین بھی رہے۔ آپ نے اپنے کام کا آغاز معمولی حیثیت سے کیا اور اللہ کے فضل سے بہت ترقی پائی۔ بنک آف امریکہ کے ایگزیکٹو وائس پریذیڈنٹ اور نیشنل بنک آف یمن کے جنرل مینجر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ اس بات کا ہمیشہ اظہار کرتے کہ انہیں جو کشائش اور آسودگی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے وہ سب احمدیت کی برکت سے ہے۔ آپ غریبوں اور ضرورتمندوں کی کثرت سے مدد کیا کرتے اور اپنے عزیزوں سے ہمیشہ صلہ رحمی کا سلوک کرتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ سعیدہ بیگم تنویر صاحبہ

(اہلیہ عبدالسلام اعوان صاحب، ربوہ)

24 نومبر 2016ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، نظام جماعت کا احترام کرنے والی، خلافت کی شیدائی، مہمان نواز، غریب پرور اور غریبوں کا خیال رکھنے والی، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنی بچیوں کی بھی بہت عمدہ رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ چندوں میں باقاعدہ تھیں اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ آپ کو مختلف جماعتی عُہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆☆

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

اعلان برائے کارکنان درجہ دوم صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں محرر کے طور پر خدمت کے خواہشمند احباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ:

(1) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے اور امیدوار کی تعلیم کم از کم 2+10 سیکنڈ ڈویژن کم از کم 45% فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔ اس سے تعلیم زائد ہونے کی صورت میں بھی کم از کم سیکنڈ ڈویژن یا اس سے زائد نمبر ہوں۔ (2) جامعہ احمدیہ قادیان کے طلباء جو میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں کم از کم دو سال تعلیم حاصل کر کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہوں مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ و محترم ناظر صاحب تعلیم کی تصدیق وسفارش کے بعد حسب طریق وقواعد درجہ دوئم کے امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں۔ (3) امیدوار کا خوش خط ہونا لازمی ہوگا اور اردو Inpage کمپوزنگ جاننا اور رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے۔ (4) صرف وہ امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔ (5) جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور محرر خدمت کے خواہشمند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورا اُترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوا لیں۔ اپنی درخواست مجوزہ فارم کی تکمیل کر کے نظارت دیوان میں بھجوا دیں۔ درخواست فارم ملنے پر امتحان کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا۔ (6) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم کے ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو درج ذیل ہے۔

★ قرآن کریم ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ ★ چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ
★ کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات ★ مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ
★ نظم از درثمین (شان اسلام) ★ انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (2+10)
★ حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات

(7) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا۔ خدمت کے لئے انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے۔ (8) تحریری امتحان وانٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔ (9) اگر کسی امیدوار کی جماعت کی کسی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے تو اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا (10) سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ہوں گے۔ (ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں:

موبائل: 09815433760 ، 09464066686 دفتر: 01872-501130

E-mail: nazaratdiwanqdn@gmail.com

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

دُعائے مغفرت

● افسوس کہ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ طاہرہ اقبال صاحبہ مورخہ 18رجنوری 2017 کی رات 9بجکر 15منٹ پر ہم سب کو غمزدہ چھوڑ کر اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ گزشتہ پندرہ سولہ سال سے شوگر کی مریضہ تھیں، علاج جاری تھا۔ بظاہر کوئی فوری خطرے والی بات بھی نہیں تھی۔ وفات سے کچھ قبل سینے میں گیس کا اندیشہ محسوس کیا اور حرارت بتائی۔ چنانچہ ہومیو پیتھک دوائی پلائی گئی۔ مرحومہ نے بخار کی دوا لینے سے قبل کھانا کھانے کی خواہش ظاہر کی۔ ابھی کھانے کے چند لقمے ہی لیے تھے کہ سینے پر ہاتھ رکھ کر ہائے اللہ کہہ کر خاکسار کی طرف اوندھ گئیں اور ایک منٹ میں ہی اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملیں۔ نور ہسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹر صاحب نے ان کی وفات کی توثیق کی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اگلے روز مورخہ 19رجنوری 2017 کو کوٹھی دارالسلام میں تجہیز و تکفین کے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لایا گیا جہاں مکرم مولانا جلال الدین نیّر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین عمل میں آئی۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت قادیان نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزا۔ مرحومہ 2008 سے وفات تک بطور سیکرٹری تجنید حلقہ کوٹھی دارالسلام خدمت بجالاتی رہیں۔ مرحومہ کو بطور صدر لجنہ کوٹھی دارالسلام بھی خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ مکرم چوہدری صدیق احمد صاحب مرحوم آف لکھنؤ کی بیٹی اور مکرم قاضی زین العابدین صاحب صحابی کی پڑپوتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی اور ملنسار خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔
(مظفر احمد اقبال، کوٹھی دارالسلام، قادیان)

● میرے برادر نسبتی مکرم ماسٹر نذیر احمد منڈاشی صاحب ولد مکرم عبدالخالق منڈاشی صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ، جموں کشمیر مورخہ 2راکتوبر 2016 کو مختصر علالت کے بعد بعمر 65سال وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی تدفین اپنے آبائی وطن بھدرواہ میں عمل میں آئی۔ مرحوم نیک اوصاف کے مالک تھے۔ جماعت احمدیہ کے لیے نہایت مفید وجود تھے۔ دین کے کاموں میں ہر قسم کا تعاون کرنا اور جماعت احمدیہ کی مضبوطی کے لیے مفید مشورے دینا ان کی خاص دلچسپی تھی۔ چندہ جات وصول کرنے میں بھی ان کو خاص ملکہ تھا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ اور دو بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ بیٹی مکرمہ شامۃ الحبیب صاحبہ اپنے شوہر کے ساتھ کویت میں مقیم ہیں اور بیٹا مکرم شبیر احمد منڈاشی صاحب بنک میں ملازم ہے۔ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے بچوں کو اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
(کلیم احمد ناصر، بی کام، کارکن اُمور عامہ، قادیان)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا اور آپ کے ذریعہ سے اسلام کی حقیقت کو پہچانا۔

پس ہم میں سے ہر ایک کا یہ کام ہے کہ درد کے ساتھ اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور ہر شخص تک پہنچانے کے لئے دعائیں بھی کریں اور کوشش بھی کریں۔ کہنے کو تو بہت سے ادارے ہیں، تنظیمیں ہیں، بعض گروہ ہیں جو اسلام کے نام پر کام کر رہے ہیں۔ تبلیغی جماعت بھی ہے لیکن تقریباً ہر ایک اپنے ذاتی مفادات کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ مخالفت میں ایک دوسرے پر کفر کے فتوے دینے کو بھی تیار رہتے ہیں۔ انہوں نے کیا اسلام کی خدمت کرنی ہے یہ کام آج مسیح محمدی کے غلاموں کا ہی ہے کہ اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ ہمارا کام تو اللہ تعالیٰ خود آسان کر رہا ہے کسی کو خواب کے ذریعہ سے رہنمائی کر رہا ہے تو کسی کو کسی اور ذریعہ سے۔ اگر ہم نے حق بیعت ادا کرنا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں سے بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیں بیعت کے بعد کیسا ہونا چاہئے کیا بننا چاہئے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے۔ فرمایا کہ اسی وقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ ہو جاوے۔ منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے ان کو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا۔ اس لئے ظاہری لا الہ الا اللہ ان کے کام نہ آیا۔ تعلقات کو بڑھانا ضروری امر ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اس انسان یعنی مرشد کے ہمرنگ ہو۔ طریقوں میں اور اعتقاد میں۔ جس کو مانا ہے، جیسا وہ ہے ویسے خود بننے کی کوشش کرو۔ فرمایا عمر کا اعتبار نہیں جلد ہی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہئے اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے کہ میں کس طرح زندگی گزار رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نئے آنے والوں کو بھی ایمان و ایقان میں بڑھائے۔ اعتقادی اور عملی لحاظ سے وہ ترقی کرنے والے ہوں۔ جو ایمان کی چنگاری اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں لگائی ہے، احمدیت اور حقیقی اسلام کو قبول کرنے کے بعد وہ اس میں بڑھتے چلے جائیں۔ شیطان کبھی بھی انہیں ورغلانے والا نہ ہو اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ہم جو پرانے اور پیدائشی احمدی ہیں ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اپنے ایمانوں کو بڑھانے اور ہر وقت اس میں جلا پیدا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے تعلق میں بڑھنے کی بھی ہمیں توفیق دے۔ کبھی کسی نئے آنے والے کے لئے کوئی ٹھوکر کا باعث نہ بنے اور ہمیشہ دنیا کو سیدھا راستہ دکھانے والے ہوں۔ اس بات پر خوش نہ ہوں کہ ہم پرانے احمدی ہیں بلکہ بیعت کا مقصد پورا کرنے والے ہوں۔ دنیاوی سامان ہمارا مطمح نظر نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہو اور ہم جلد از جلد حقیقی اسلام کو دنیا میں پھیلتا ہوا دیکھیں تا کہ دنیا کو بتا سکیں کہ تم جسے دنیا کے لئے نقصان دہ چیز سمجھتے ہو وہی حقیقت میں تمہارے لئے اور دنیا کے لئے نجات کا راستہ ہے۔

......☆......☆......☆......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبِّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Dealer
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغبان، قادیان

+91-9915227821,+91-8196808703

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

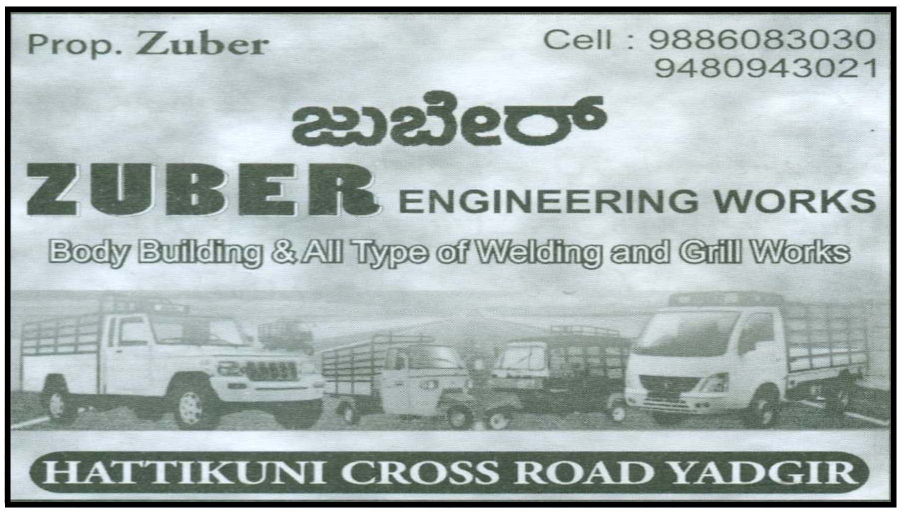

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 16 February 2017 Issue No. 7

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

آج دنیا کو حقیقی اسلام اگر کوئی سکھا سکتا ہے تو وہی سکھا سکتا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا اور آپ کے ذریعہ سے اسلام کی حقیقت کو پہچانا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10رفروری 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ دُنیا داری میں انسان ڈوبتا چلا جا رہا ہے۔ دُنیاوی سامانوں کے حصول کے لئے ایک افراتفری پڑی ہوئی ہے، ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ کو اور دین کو ایک ثانوی حیثیت دی جاتی ہے۔ بلکہ ایسے دُنیا دار ہیں اور ان کی تعداد بڑھ رہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ہی انکاری ہیں اور دین کو ایک لغو چیز خیال کرتے ہیں (نعوذ باللہ) لیکن ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تلاش میں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والے دین کی تلاش میں ہیں، جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں، جو سچے مذہب اور دین کو پہچاننا چاہتے ہیں۔ سچے دین کی تلاش کر کے اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں، اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں، بے چین ہوتے ہیں اور یقینا جب ایک درد کے ساتھ نیک بندے اس کوشش میں ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کی رہنمائی فرماتا ہے، انہیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ مختلف ذریعوں سے ان کی تسکین اور حقیقی دین کو سمجھنے کے سامان کرتا ہے۔ ان کے ایمان ویقین میں اضافہ کرتا ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور اس کے دین کو سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مسیح موعود اور مہدی معہود کا مقام دے کر بھیجا اور دُنیا کو کہا کہ اپنی سچی اور حقیقی تڑپ اور تسکین کے سامان کرنے کے لئے مسیح موعود کی بیعت میں آؤ۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستوں کو حاصل کرو۔ اپنی عبادتوں کی حقیقت کو پاؤ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھو۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں چند ایسے واقعات بیان کروں گا کہ کس طرح خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے لوگوں کی ہدایت کے سامان کرتا ہے۔

امیر صاحب گیمبیا ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک خاتون سسٹر کانی فاٹی جن کی عمر 65 برس ہے گزشتہ دس سال سے پاؤں کی تکلیف میں مبتلا تھیں اور کہیں سے بھی ان کا علاج نہیں ہو رہا تھا۔ اس تکلیف کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے بھی قاصر تھیں۔ علاج کے سلسلہ میں اپنے گاؤں سے دُور ایک علاقے میں گئیں جہاں اتفاق سے انہیں ایم۔ٹی۔اے پر میرا خطبہ سننے کا موقع مل گیا۔ موصوفہ جب اپنے گاؤں واپس آئیں تو خواب میں انہیں بتایا گیا کہ تم نے ٹی وی پر جس کو دیکھا تھا اسی کے پیچھے چلو کیونکہ وہ صحیح اور نجات کا راستہ تمہیں بتا رہا ہے۔ چنانچہ موصوفہ نے اس خواب کے بعد بیعت کر لی۔ بیعت کرنے کی دیر تھی کہ ان کے پاؤں کی تکلیف جاتی رہی اس وجہ سے ان کے ایمان میں بڑا اضافہ ہوا اور اب وہ سارے گاؤں میں تبلیغ کرتی ہیں لوگوں کو بتاتی ہیں کہ کس طرح ان کی تکلیف جماعت احمدیہ میں شمولیت کی برکت سے دُور ہو گئی۔

حضور انور نے فرمایا: جو اس طرح کے ذاتی تجربات سے گزرا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اس کو حاصل ہوئی ہو، یقینا وہ اپنے ایمان میں مضبوطی حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ مجھے کئی لوگ خط لکھتے ہیں کہ ہم نے جس طرح اللہ تعالیٰ سے تسلی پا کر اور نشان دیکھ کر بیعت کی ہے۔ ہمارے ایمان کو کوئی ہلا بھی نہیں سکتا۔ ہمیں کسی مزید دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک واقعہ سیریا کے ایک شخص احمد صاحب کا ہے۔ پہلے تو وہ مخالفت میں بڑھا ہوا تھا لیکن پھر حقیقت پانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کا خیال اسے پیدا ہوا۔ کہتے ہیں کہ احمدیوں کے ساتھ میرے تعلقات تھے۔ اٹھنا بیٹھنا تھا۔ باہر ملتے تھے یا میرے گھر میں بھی آ جاتے تھے۔ میں بہت ساری باتیں مانتا تھا لیکن وفات مسیح پر آ کر اٹک جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں ایک لمبے عرصے سے مسیح کے آسمان سے نزول کا منتظر تھا اور مسیح کے لشکر میں شامل ہو کر بیت المقدس کو آزاد کروانے کی دیرینہ خواہش لئے ہوئے تھا۔ وفات مسیح کے بارے میں سن کر میرے مزعومہ جہاد کے سارے خواب چکنا چور ہو گئے۔ مسیح آسمان سے نہیں اُترے گا تو میں جہاد کس طرح کروں گا؟ کہتے ہیں ایک روز میرے گھر میں بعض احمدی احباب بیٹھے ہوئے تھے ان میں ایک قزق صاحب بھی تھے۔ اس دوران جو وفات مسیح کے موضوع پر بات شروع ہوئی تو میں نے کہا کہ تم احمدیوں کو خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آج کے بعد وفات مسیح کے موضوع پر مجھ سے بات نہ کرنا۔ اس پر قزق صاحب نے کہا کہ میری بھی ایک درخواست ہے کہ آپ خدا تعالیٰ سے اس بارے میں رہنمائی کے لئے دُعا کریں۔ کہتے ہیں یہ بات ان کی مجھے بڑی پسند آئی اور میں نے اسی شام سے خدا تعالیٰ کے حضور سجدوں میں رو رو کر دعا کرنی شروع کر دی۔ جب رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ میں کسی بلند مقام کی طرف سفر کر رہا ہوں۔ راستے میں ایک بھُر بھُری سی زمین کا ٹکڑا آتا ہے جس پر قدم رکھتے ہی احساس ہوتا ہے کہ یہ مجھے کسی گہری کھائی کی طرف دھکیل کر لے جا رہا ہے۔ اس پریشانی کے عالم میں ایک شخص مجھے کندھے سے پکڑ کر اٹھا لیتا ہے اور کہتا ہے ابوحسن اب اس جگہ ہرگز نہ آنا اور یقین کر لو کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ پھر اس نے کہا کہ لو اب اپنے راستے پر چلتے رہو۔ جب میں بیدار ہوا تو اپنے احمدی بھائی سے فون کر کے کہا کہ میں نے قزق صاحب کے پاس جانا ہے۔ ہم دونوں معتزل صاحب کے گھر پہنچے تو داخل ہوتے ہی دیوار پر لگی ایک تصویر کو دیکھ کر میں ٹھٹھک کر رہ گیا اور پوچھا کہ یہ کس کی تصویر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر ہے۔ یہ سنتے ہی میں نے کہا کہ میں ابھی بیعت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ کمرے کی دیوار پر لگی یہ تصویر اسی شخص کی تھی جس نے خواب میں مجھے کندھوں سے پکڑ کر دلدل نما مٹی سے نکال کر کہا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آج کل بہت سے لوگ ہیں جو ایم.ٹی.اے کے ذریعہ بھی حقیقی اسلام کا علم پا کر احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ بینن کے مبلغ سلسلہ نے لکھا کہ ایک علاقے کے چیف جو مشرک تھے ان کو تبلیغ کی گئی تو وہ احمدی ہو کر حقیقی اسلام پر عمل کرنے لگ گئے۔ ان کے علاقے میں ایک مسجد کا افتتاح ہوا تو اس موقع پر انہوں نے جو خطاب کیا اس کا کچھ حصہ انہی کی زبانی بیان کرتا ہوں، وہ کہتے ہیں کہ :

مجھے سمجھ نہیں آتی کہ غیر احمدی جماعت احمدیہ کی مخالفت کیوں کرتے ہیں! آج جماعت احمدیہ ہی تو اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا رہی ہے۔ میں ایک سال پہلے تک مشرک تھا اور مشرکوں کا بادشاہ تھا جماعت احمدیہ کے مبلغ نے میری سوچ کو بدل دیا اور اسلام کا صحیح چہرہ مجھے دکھایا تو میں اسلام میں داخل ہو گیا۔ اگر جماعت احمدیہ عیسائیوں اور مشرکوں کو اسلام میں لا رہی ہے تو تمہیں اس کی کیا تکلیف ہے۔ یہ مسجد تمام لوگوں کے لئے کھلی ہے۔ اللہ کی عبادت کے لئے اگر ایک عیسائی بھی اس مسجد میں آئے گا تو اس کو روکا نہیں جائے گا۔ تم لوگ مخالفت چھوڑو اور اندر آ کر دیکھو۔ یہاں صرف محبت امن اور بھائی چارے کا سبق ملے گا۔

حضور انور نے فرمایا: ایک طرف تو وہ لیڈر علماء ہیں جو اسلام کے نام پر فتنہ وفساد پیدا کر رہے ہیں۔ تکبر کے مارے ہوئے ہیں۔ اپنی ذاتی اَناؤں کی وجہ سے مسلمان سے مسلمان کا خون کروا رہے ہیں دوسری طرف اللہ تعالیٰ کو کسی مشرک کی کوئی نیکی پسند آتی ہے تو اسے اسلام کی تعلیم دینے کے لئے کھڑا کر دیتا ہے۔ تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فعل۔ اگر انسان عاجز ہو تو اس پر فضل فرماتا ہے لیکن اگر تکبر میں بڑھا ہوا ہے تو لاکھ وہ نمازیں پڑھنے والا ہے، دعائیں کرنے والا ہے، اپنے آپ کو نیک سمجھنے والا ہے، حاجی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت نہیں ملتی۔

حضور انور نے فرمایا: ایک واقعہ بیان کرتا ہوں کہ کس طرح اسلام کا درد رکھنے والے ایک دور دراز علاقے میں رہنے والے شخص کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے سنا اور اسلام کی حقیقی تعلیم کے رائج کرنے کے لئے ایک احمدی مبلغ کو اس کے پاس بھیجا۔ آئیوری کوسٹ کے ایک معلم لکھتے ہیں کہ آئیوری کوسٹ ابنگرو ریجن کے ایک دور افتادہ گاؤں یاؤ کورو سے سعیدو صاحب بیان کرتے ہیں کہ ان کے گاؤں میں اسلام ان کے دادا کے ذریعہ آیا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ لوگ اسلام سے دور ہو گئے یہاں تک کہ اسلام برائے نام رہ گیا۔ سعیدو صاحب کہتے ہیں کہ میں اکثر دعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرمائے کہ گاؤں کے لوگ اسلام کی اصل تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ رمضان المبارک 2016ء کے آغاز میں یہ دعا کرتے کرتے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بہت درد سے میں نے دعا کی۔ اس کے ایک دو روز بعد ہی جماعت احمدیہ کے مبلغ ہمارے گاؤں آئے اور جماعت کا تعارف کرایا۔ یہ بات میرے لئے بہت ایمان افروز تھی کہ ہمارے دور افتادہ گاؤں میں بھی کوئی داعی الی اللہ اس طرح اسلام کے احیائے نو کا پیغام لے کر آیا ہے۔ مبلغ سلسلہ کے اس دورے کے دوران گاؤں کے 55رافراد نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی اور اس طرح جماعت احمدیہ کی بدولت آج ہم اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ذرا غور کریں ایک طرف تو ترقی یافتہ ملکوں میں رہنے والے لوگ ہیں، دین کو بھلا کر دنیاوی چیزوں کے لئے بے چین ہیں اور دوسری طرف ایک دور دراز گاؤں کا رہنے والا ایک شخص، افریقہ کے علاقے میں، جس کے گاؤں تک پکی سڑک بھی شاید نہیں جاتی، جو دنیا کی آسائشوں سے بھی محروم ہے لیکن ایک تڑپ دل میں رکھے ہوئے ہے، اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہے کہ اسلام کی تعلیم یہاں ختم ہو رہی ہے کسی کو بھیج جو ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم پر دوبارہ قائم کرے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے مسیح محمدی کا ایک غلام اس علاقے تک پہنچتا ہے اور ان کو اسلام کے بارے میں بتاتا ہے کیونکہ آج دنیا کو حقیقی اسلام اگر کوئی سکھا سکتا ہے تو وہی سکھا سکتا

باقی خلاصہ خطبہ صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad